

# عربی محاورات

## مع ترجمہ و تعبیر



مصنف

مولانا اسد الحق محمد عامر قادری انصاری

خانقاہ الیقاہ قادریہ دہلی

مکتبہ ربیعہ شریعت

داتا دربار مارکیٹ لاہور 0322-4304109

# عربی محاورات مع ترجمہ و تعبیر

مصنف

مولانا اسد الحق محمد عام قادی ازہری <sup>ظہیر الدین</sup>  
خانقاہ عالیہ قادریہ مدنیہ لاہور

مکتبہ ایشیائی کتب خانہ لاہور

داتا ڈربار مارکیٹ لاہور 0322-4304109

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
وَعَلَىٰ اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

نام کتاب \_\_\_\_\_ عربی محاورات مع شرحہ و تعبیر

مصنف \_\_\_\_\_ مولانا سید الحق محمد عام قادری انہری

ناشر \_\_\_\_\_ مکتبہ اہل بیت داتا دار بار مارکیٹ لاہور

حسب ارتضا \_\_\_\_\_ محمد رضا الحسن قادری دار الاسلام لاہور

ٹائٹل ڈیزائن \_\_\_\_\_ محمد آصف عطاری پرنٹرس کراچی

صفحات \_\_\_\_\_ 256

قیمت \_\_\_\_\_ 220/-

اشاعت اول پاکستان \_\_\_\_\_ رجب المرجب 1433 بمطابق مئی 2012ء

## ملنے کے پتے

- مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ، لاہور
- مکتبہ فیضان مدینہ، فیصل آباد
- مکتبہ شمس و قمر، بھائی گیٹ، لاہور
- مکتبہ اہلسنت، فیصل آباد
- مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی
- برکات المدینہ، کراچی
- مکتبہ قادریہ، کراچی
- مکتبہ فیضان سنت نزد فیضان مدینہ بس سٹاپ گجرانوالہ
- کراچی
- مکتبہ غوثیہ عطاریہ بالمقابل بلدیہ اوکاڑہ
- کراچی
- کراچی
- کراچی

انتساب

اپنے دوست

شِحات الأزرَق منصور الحسینی

کے نام

جن سے دوستی اس کتاب کی ترتیب کا بہانہ بن گئی

اسید الحق قادری

اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَأَصَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ مُنِيبٌ مُبِينٌ

اللَّهُمَّ  
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَأَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ مُنِيبٌ مُبِينٌ

## فہرست مشمولات

7	اظہاریہ	•
12	تقریظ: ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم (جامعہ ازہر، مصر)	•
15	تقریظ: ڈاکٹر عصام عید فہمی (جامعہ القاہرہ)	•
17	تقریظ: ڈاکٹر علیم اشرف جاسی (آزادیونی ورثی، حیدرآباد)	•
19	تقریظ: ڈاکٹر مصطفیٰ شریف (جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد)	•
22	مقدمہ: مرتب	•
22	عربی اور اردو محاورات تحقیق و تجزیہ	•
23	اردو محاورے کی تعریف و تفہیم	•
28	محاورے اور ضرب الامثال میں خلط مبحث	•
32	عربی محاورے کی تعریف و تفہیم	•
36	عربی محاورات کے ماخذ	•
37	قرآنی محاورے	•
44	قدیم محاورے	•
45	جدید محاورے	•
48	مُعَرَّب محاورے (عربی میں غیر عربی محاورے)	•

54	محاورات کا تاریخی پس منظر	✿
57	محاورات پر تہذیب و تمدن کا اثر	✿
62	عربی اردو محاورات کا تقابلی جائزہ	✿
74	بامحاورہ ترجمے میں احتیاط	✿
78	کچھ کتاب کی ترتیب کے بارے میں	✿
84	مصادر مقدمہ	✿
86	باب اول: (وہ محاورات جن کا پہلا جز فعل ہے)	✿
186	باب دوم: (وہ محاورات جن کا پہلا جز اسم یا حرف ہے)	✿

## اظہار یہ

ستمبر ۱۹۹۹ء سے جولائی ۲۰۰۲ء تک میں بہ سلسلہ حصول علم قاہرہ (مصر) میں مقیم رہا اور اپنے ظرف کے مطابق تھوڑا بہت علم حاصل کیا، ازہر شریف میں میرے حصول علم کا اصل میدان تو علوم دینیہ بالخصوص علوم قرآن اور تفسیر رہا، مگر اپنے ذاتی ذوق کی بنیاد پر عربی ادب کا بھی کچھ نہ کچھ مطالعہ کرتا رہا، یہ مطالعہ قدیم کلاسیکی ادب، جدید ادب، قدیم و جدید شاعری، اسلامیات اور خالص ادبیات سبھی کو شامل رہا، میں نے ایک ڈائری بنالی تھی، دوران مطالعہ کوئی شگفتہ جملہ، محاورہ، مثل یا جدید اصطلاح نظر سے گزرتی تو اس کو نوٹ کرتا جاتا تھا تا کہ گفت گو یا تحریر میں ان سے مدد لی جاسکے، دو تین سال کی محنت کے نتیجے میں عربی لکھنے، عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کرنے کی تھوڑی شد بد پیدا ہو گئی۔

۲۰۰۲ء میں ایک اتفاق کے تحت محبت گرامی شحات الازرق الحسینی سے ملاقات ہوئی (۱)، انھوں نے جامعہ ازہر (قاہرہ) کے شعبہ اردو سے اردو میں ایم اے کیا تھا، اس کے بعد ”قرۃ العین حیدر کی ناول ’گردش رنگ چمن‘ میں اردو محاورے کا استعمال“ کے موضوع پر ایم فل کی تیاری کر رہے تھے، انھیں کسی ایسے آدمی کی تلاش تھی جو اردو اور عربی دونوں زبانوں پر نظر رکھتا ہو، یہ شحات کی محبت اور ان کا حسن ظن تھا کہ انھیں میرے اندر یہ دونوں خوبیاں نظر آ گئیں، حالاں کہ من آنم کہ من دانم

۱- یہ حسینی سادات گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، مصر کے مشہور تاریخی شہر الاقصر کے مضافات میں ایک گاؤں صحیح الضمان کے رہنے والے ہیں۔



بہ ہر حال ان سے ربط ضبط بڑھا تو انھوں نے خواہش ظاہر کی کہ قرۃ العین حیدر کے ناول ”گردش رنگ چمن“ میں اردو محاورات کی نشان دہی کر کے ان کو عربی میں منتقل کر دوں، زبان و ادب کی رو سے چوں کہ یہ چیز خود میرے لیے بہت مفید تھی اس لیے میں نے منظور کر لیا اور کام شروع کر دیا، پہلے تقریباً چھ سات سو صفحات کا ناول پڑھا اور اس میں اردو محاورات پر نشان لگاتا گیا، پھر ان محاورات کو عربی میں منتقل کیا (۱) اس عمل کے دوران محاورات کے ترجمے کی دشواری اور نزاکت کا احساس ہوا، مگر اس کے نتیجے میں خود مجھے دونوں زبانوں کے محاورات کی اچھی خاصی شد بد ہو گئی اور دونوں زبانوں کے محاورات کا ایک معتد بہ ذخیرہ بھی جمع ہو گیا، یہیں سے خیال پیدا ہوا کہ اپنی اس محنت کا حاصل مرتب کر کے شائع کر دیا جائے تاکہ بعد میں آنے والے طلبہ کو ترجمے کی ان دشواریوں کا سامنا نہ ہو جن سے میں گزرا ہوں۔

دعائیں دیں مرے بعد آنے والے میری وحشت کو

بہت کانٹے نکل آئے مرے ہم راہ منزل سے

شحات الازرق جن کے لیے یہ ”جوئے شیر“ لائی گئی تھی انھوں نے بھی اصرار کیا، ان کا کہنا تھا کہ یہ کتاب ہندوستانی طلبہ کے لیے تو مفید ہوگی ہی، ان مصری طلبہ کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہوگی جو اردو زبان کی تحصیل کر رہے ہیں، اسی دوران جامعہ ازہر میں شعبہ اردو کے اُستاد ڈاکٹر ابراہیم صاحب سے ملاقات ہوئی، میں نے ان کو اس بارے میں بتایا تو انھوں نے بھی اس کام کی اہمیت کا اندازہ کر کے حوصلہ افزائی کی، چنانچہ میں نے کام شروع کیا اور دوران قیام مصر ہی یہ کام ۲۰۰۴ء کے ابتدائی مہینوں میں پایہ تکمیل کو پہنچا، کتاب مکمل کرنے کے بعد نظر ثانی اور اصلاح کے

۱- اس کام کے دوران دو مرتبہ ان کے گاؤں نجع الضمان جانے اور ہفتہ عشرہ وہاں قیام کرنے کا بھی اتفاق ہوا، یہ گاؤں قاہرہ سے کم و بیش ایک ہزار کلومیٹر دور ہے، یہاں دوران قیام مصر کی دیہی زندگی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور جنوب مصر کی دیہاتی زبان اور اس کے محاورات و تعبیرات سے بھی واقفیت ہوئی۔

لیے ڈاکٹر ابراہیم صاحب کے حوالے کردی (۱) ڈاکٹر ابراہیم صاحب نے کتاب پر نظر ثانی کی اور کئی جگہ اصلاحات کیں، کچھ عربی مثالوں کا اضافہ بھی کیا۔ اس کے بعد ارادہ تھا کہ کتاب پر ایک مبسوط مقدمہ لکھ کر جلد اس کو شائع کر دیا جائے گا، مقدمہ کے نکات اور کچھ حصہ میں نے لکھ بھی لیا تھا کہ اسی دوران جون ۲۰۰۲ء میں میرا تربیت افتا کا کورس مکمل ہو گیا اور ۳۱ جولائی ۲۰۰۲ء کو میں انڈیا واپس آ گیا۔

مصر کے دوران قیام میں نے ”عربی اور اردو محاورات کا تقابلی جائزہ“ کے عنوان سے ایک مضمون قلم بند کیا تھا، جو ماہ نامہ ”جام نور“، دہلی، شمارہ جولائی ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا، مضمون میں میں نے کتاب کا ذکر بھی کر دیا تھا کہ یہ کتاب عن قریب منظر عام پر آنے والی ہے، خیال تھا کہ ہندوستان آ کر چند ماہ میں کام مکمل کر کے کتاب پریس کے حوالے کر دوں گا، مگر یہاں آ کر دوسری مصروفیات اس طرح دامن گیر ہوئیں کہ اس کتاب کی اشاعت میں تاخیر ہوتی چلی گئی، جن لوگوں بالخصوص طلبہ نے ”جام نور“ میں میرا مضمون پڑھا تھا ان کی طرف سے کتاب کی اشاعت کے تقاضے بھی ہوتے رہے، مگر نامعلوم وجوہ سے اس کتاب کا کام اتنا ہی میں رہا، گو کہ اس ۶ سال کی مدت میں ۲۵ سے زیادہ کتب مسائیل کی تالیف، ترتیب، ترجمہ، تحقیق اور تخریج کا کام ہوا، مگر پتا نہیں کیوں اس کتاب پر توجہ کرنے کی نوبت نہیں آئی، یہ تاخیر کچھ اتنی غیر معمولی تھی کہ بعض احباب نے یہ ”حسن ظن“ فرمایا کہ اس قسم کی کسی کتاب کا ”وجود ذہنی“ ہو تو ہو، مگر خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔

اس سال رمضان (۱۴۳۲ھ / اگست ۲۰۱۱ء) میں اس کتاب پر توجہ کرنے کا موقع ملا، پہلے میں نے محاوروں کی صرف عربی مثالیں لکھی تھیں، مدرسہ قادریہ بدایوں

۱- عربی تو ڈاکٹر موصوف کی مادری زبان ہے، لیکن اردو پر بھی اچھی خاصی دست رس رکھتے ہیں، ششہ اردو لکھتے بھی ہیں اور اردو میں بے تکلف گفت گو بھی کرتے ہیں، اردو زبان کی تحصیل کے لیے انھوں نے چند برس پاکستان میں گزارے ہیں۔

کے بعض طلبہ کی خواہش پر ان مثالوں کا اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے، واقعی یہ ضروری تھا، اس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے، مقدمہ از سر نو لکھا ہے، اس میں حتی الامکان محاورات پر مختلف جہتوں سے تفصیلی بحث کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن پھر بھی بعض مباحث کے اضافے کی گنجائش سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔

عربی اور اردو دونوں زبانیں گونا گوں اور متنوع المعنی محاورات اور تعبیرات سے مالا مال ہیں، زیر نظر کتاب میں موجود محاورات کی تعداد ”مشتے نمونہ از خروارے“ (جس کو عربی محاورے میں غِیْضٌ مِنْ فِیْضٍ کہتے ہیں) سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی، یہ کتاب غالباً اس سلسلے کا نقش اول ہے، ابھی اس موضوع پر بہت کچھ لکھنے کی گنجائش باقی ہے نیز اس کتاب میں بھی حذف و اضافہ اور اصلاح و ترمیم کے تمام دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

میں یہاں خصوصیت سے ان چند حضرات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے کسی نہ کسی پہلو سے کتاب کی ترتیب میں تعاون کیا ہے۔

شحات الازرق جو اس کتاب کی ترتیب کے اصل محرک ہیں، میرے بے تکلف دوست اور کرم فرما ہیں، وہ حقیقت یہ کتاب انہیں کی خاطر لکھی گئی ہے۔ ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم (صدر شعبہ اردو، جامعہ ازہر، مصر) نے کتاب کو بہ نظر غائر دیکھا اور ضروری اصلاحات و ترمیمات سے نوازا۔ ڈاکٹر عصام ابو غریبہ سے تربیتِ افتا کے کورس کے دوران میں نے عربی ادب و انشا میں کافی استفادہ کیا ہے، انھیں اردو تو نہیں آتی، لیکن کتاب کے محاورات اور عربی مثالوں کو انھوں نے دیکھا اور کتاب پر تقریظ لکھ کر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ محترم ڈاکٹر مصطفیٰ شریف صاحب اور مخدومی ڈاکٹر علیم اشرف جاسی صاحب کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود کتاب پر نظر فرمائی، بعض جگہ اصلاح کی اور مفید مشوروں سے نوازا، نیز اپنے تاثرات لکھ کر اس کتاب کو درجہ استناد عطا فرما دیا۔ ان دونوں حضرات نے کتاب کے

مرتب کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اُس کو میں ان بڑوں کی اپنے چھوٹوں پر شفقت سمجھتا ہوں۔

مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں کے طلبہ عزیزم حافظ عبدالعلیم قادری اور عزیز می حافظ امیر رضا قادری نے کتاب کی پروف ریڈنگ میں بڑی محنت کی ہے، رب قدر و مقدر انھیں علم نافع کی دولت سے نوازے اور دارین کی برکات عطا فرمائے۔

آخر میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ عربی تو بہ ہر حال میری مادری زبان نہیں ہے، اردو جو مادری زبان ہے اس میں بھی کسی قسم کی ہمہ دانی کا دعویٰ نہیں رکھتا ہوں، کتاب میں اگر کوئی کام کی بات ہے تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور جو غلطیاں ہیں وہ سب میری کم علمی کا نتیجہ ہیں، اگر اس کتاب سے کسی طالب علم کو کوئی فائدہ پہنچے تو کتاب کے مرتب کے لیے دعائے خیر کرے اور اہل علم و ادب سے گزارش ہے کہ اگر ترتیب، ترجمہ یا تعبیر میں کہیں کوئی غلطی دیکھیں تو اپنی نجی محفلوں میں مذاق اُڑانے کی بجائے مرتب کو مطلع کر کے مخلصانہ علمی تعاون فرمائیں!

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا۔

أسید الحق قادری بدایونی

خانقاہ قادریہ، بدایوں

۹ رزوالقعدہ ۱۴۳۲ھ / ۸ اکتوبر ۲۰۱۱ء



## تقریظ

ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم  
صدر شعبہ اُردو، جامعہ ازہر، مصر

الحمد لله وحده، و الصلاة والسلام على من لا نبي بعده.  
أما بعد...

یہ اپنی نوعیت کی نئی اور اپنے موضوع پر ایک منفرد کتاب ہے، جس میں قابل قدر تعداد میں عربی محاورات جمع کر دیے گئے ہیں، ان کے ساتھ ساتھ کہیں ان کا متبادل اردو محاورہ اور بعض جگہ ان کی تشریح کی گئی ہے، ان عربی محاورات کے ساتھ عربی جملے بھی دے دیے گئے ہیں جو ان محاورات کے استعمال کا طریقہ اور ان کا معنی مراد واضح کر رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ بڑی اہم کتاب ہے، خاص کر ان غیر عرب لوگوں کے لیے جو عربی سیکھ رہے ہیں، غالباً اس سے پہلے کسی کو اس قسم کی کتاب کا خیال نہیں آیا، اگرچہ یہ مواد مختلف کتابوں اور مقالات میں بکھرا ہوا موجود تھا، لیکن ایک کتاب میں اس کو منظم و مرتب شکل میں سلیقے سے جمع کرنا یقیناً ایسا کارنامہ ہے جس کے لیے مولف کی ستائش کی جانی چاہیے۔

محاورات کسی بھی زبان میں ایک اہم اور دقیق وسیلہ اظہار ہے، اس کی اہمیت تو اس حیثیت سے ہے کہ اس کے ذریعے سے ہم اپنی بات کو مزید پُر اثر اور خوب صورت بنا سکتے ہیں اور محاورے کے ذریعے ہم ایسی طوالت سے مستغنی ہو جاتے ہیں جو قاری یا تقریظ کا اصل عربی متن کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

سامع کو اکتاہٹ کا شکار کر دیتی ہے، بہ شرطے کہ ہم محاورے کا استعمال خوب صورتی کے ساتھ کریں اور محاورے کو استعمال کرنے میں ہم تکلف سے گریز کریں۔

محاورے کی نزاکت اور وقت اس جہت سے ہے کہ محاورہ دو معنی کا احتمال رکھتا ہے ایک معنی حقیقی یا معنی قریب، جو خارجی طور پر محاورے کے الفاظ کو لاحق ہوتا ہے، اس معنی حقیقی یا معنی قریب کو ہر وہ شخص بہ آسانی سمجھ سکتا ہے جو اس زبان سے تھوڑی بہت بھی واقفیت رکھتا ہو، لیکن یہ معنی اس محاورے سے مقصود نہیں ہوتا۔ دوسرے محاورے کا وہ معنی جو معنی مجازی یا معنی بعید ہوتا ہے اور یہ معنی داخلی طور پر محاورے میں ہوتا ہے، یہی معنی دراصل محاورے کا مقصود و مراد ہوتا ہے، اس معنی کو اہل زبان ادبی یا لغوی شعور کے ذریعے سمجھ لیتے ہیں، جب کہ غیر اہل زبان اس معنی کو اس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک اس زبان کا گہرا مطالعہ نہ کر لیں یا اہل زبان کے ساتھ کچھ وقت نہ گزار لیں، محاورے کے معنی حقیقی اور معنی مجازی کو ایک بار یک ڈور مربوط کرتی ہے جو ان دونوں کے درمیان ایک قدر مشترک کو جنم دیتی ہے۔ محاورے کے استعمال کی باریکی اور وقت اسی میں پوشیدہ ہے، اس لیے کہ محاورے کے استعمال میں ذرا سی غلطی محاورے کے معنی کو کبھی کبھی سرتاپا بدل کر رکھ دیتی ہے، اور جس اسلوب کو قوی اور خوب صورت بنانے کے لیے ہم محاورے کو لائے تھے وہ اس غلطی سے مضبوط ہونے کی بجائے اور کم زور ہو جاتا ہے۔

یہیں سے ہم زیر نظر کام (کتاب) کی اہمیت کا اندازہ کر سکتے ہیں، اردو والے جو عربی پڑھ رہے ہیں ان کے لیے بھی اور وہ اہل عرب جو اردو پڑھ رہے ہیں ان کے لیے بھی، اسی طرح ہم اس بات کا اندازہ بھی کر سکتے ہیں کہ مولف کتاب برادر ماسید الحق محمد عاصم قادری نے ان عربی محاورات کی جمع و ترتیب، تہذیب و ترجمہ، شرح اور مثالوں کے سلسلے میں کس قدر محنت صرف کی ہے، اسی لیے یہ میری سعادت ہے کہ مولف نے مجھ سے کتاب پر نظر ثانی کرنے اور اس پر تقریظ لکھنے کی فرمائش کی، اولاً تو

اس لیے کہ کتاب کا موضوع اہم ہے، دوسرے یہ کہ وہ غیر عرب جو عربی سیکھ رہے ہیں ان کو ایسی کتاب کی ضرورت بھی تھی۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کام میں جتنی محنت صرف کی گئی ہے اللہ اس کو اتنا ہی مفید بنائے۔

یہ بھی میری سعادت ہی ہے کہ مجھے مؤلف کتاب برادر عزیز اُسید الحق محمد عاصم قادری سے تعارف حاصل ہوا، جو اتر پردیش کے ایک شہر بدایوں سے نسبت رکھتے ہیں، اس شہر نے بے شمار علماء، شعرا اور ادبا پیدا کیے ہیں جن پر برصغیر ہندوپاک کے لوگ بجا طور پر فخر کرتے ہیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ اُسید الحق بھی انہیں علماء کی صف میں شامل ہوں گے۔ خاص کر جب کہ انہوں نے جامعہ ازہر شریف میں کلیہ اصول الدین کے شعبہ تفسیر سے فراغت حاصل کی ہے اور پھر کامل ایک سال گہرا مطالعہ کرنے کے بعد مصری دارالافتا سے اجازتِ افتا بھی حاصل کی ہے۔

غالباً اُسید الحق کا شمار قابل ذکر شعرائے بدایوں میں بھی ہوتا ہے، کیوں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ شعر بھی کہتے ہیں، ان کا تعلق اس صوبے سے ہے جس کے لیے اردو مادری زبان کا درجہ رکھتی ہے یعنی اتر پردیش سے، اگرچہ میں نے اب تک موصوف کی شاعری کا مطالعہ نہیں کیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا ان سے تعارف ابھی حال ہی میں ہوا ہے، یہ تعارف میرے عزیز ترین پاکستانی دوست حافظ محمد منیر کے ذریعے ہوا جنہوں نے ابھی حال ہی میں جامعہ الدول العربیہ قاہرہ کے معہد البحوث و الدراسات العربیہ سے ایم فل کی ڈگری حاصل کی ہے۔

آخر میں مؤلف کتاب کے لیے نیک خواہشات اور تمام ہندوستانی مسلمانوں کے لیے سلام و تحیت۔ والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم

صدر شعبہ اردو، فیکلٹی آف ہیومنیز

جامعہ الازہر (شعبہ لسواں) قاہرہ

جولائی ۲۰۰۴ء

## تقریظ

ڈاکٹر عصام ابو غریبہ

پروفیسر: قاہرہ یونیورسٹی، قاہرہ، مصر

الحمد لله رب العالمين حمدا دائما طيبا مباركا فيه ملء  
السموات و ملء الأرض و ما بينهما كما ينبغي لجلال وجهه و  
عظيم سلطانه، و الصلاة و السلام على سيدنا محمد و على اله  
و اصحابه و من والاہ۔

و بعد..

پیش نظر کتاب بڑی اہم اور مفید کتاب ہے، اس میں مؤلف نے بڑی تعداد میں  
عربی محاورات جمع کر دیے ہیں اور بڑی کامیابی سے ان کو اردو میں منتقل کیا ہے، یقیناً  
مؤلف نے بیش قیمت جواہر پیش کیے ہیں، ان محاورات کو جمع کرنے، ترتیب دینے،  
سمجھنے اور پھر ان کو اردو میں منتقل کرنے میں مؤلف نے بڑی محنت کی ہے، حالاں کہ  
ترجمہ کرنے میں بڑی دشواریاں اور نزاکتیں ہوتی ہیں۔

مؤلف کتاب برادر محمد اسید الحق محمد عاصم قادری دارالافتا (قاہرہ) میں عربی  
زبان و ادب کی تحصیل کے لیے میرے درس میں شریک ہوئے ہیں تاکہ فہم قرآن میں  
یہ معاون ہو سکے، میں جو کچھ نحو و صرف اور لغت و انشا کے درس دیا کرتا تھا اس سے  
انہوں نے بہ خوبی استفادہ کیا، یقیناً اس میں ہر اس شخص کے لیے عظیم فائدہ ہے جو علوم

تقریظ کا اصل عربی متن کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔



”اردو زبان و ادب پر عربی کے اثرات“ سے پہلے منصہ شہود پر آیا ہوتا تو میں اپنے مقالے میں کم از کم ایک فصل کا اضافہ ضرور کرتا۔

یہ کتاب مقارناتی ادب کے مطالعے میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اس سے عربی اور اردو زبان کے طلبہ اور اسکالرز یکساں طور پر مستفید ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ عربی اردو ترجمہ کرنے والوں کے لیے بھی بے حد مفید ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب جلد ہی عربی شعبوں کی سفارش کردہ کتابوں کی فہرست میں نظر آئے گی۔

ڈاکٹر علیم اشرف جابسی

شعبہ عربی، مولانا آزاد یونیورسٹی، حیدرآباد



## تقریظ

ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شریف

صدر شعبہ عربی، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ  
الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَ صَحْبِهِ  
الْاَكْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ۔ وَ بَعْدُ۔

قرآن کریم اور حدیث نبوی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام عربی ادب کے دو اساسی اور  
اصلی مصادر ہیں، عربی ادب خواہ قدیم ہو یا جدید ان دو عظیم مصادر کا ہمیشہ مرہونِ منت  
رہے گا، کیوں کہ ان مصادر نے نہ صرف یہ کہ عربی ادب کو اپنی فصاحت و بلاغت سے  
سرفراز کیا بلکہ اس کے معمولی اور عام کلمات کو بھی عظیم القدر اور واجب التعمیم بنا دیا،  
قرآن کریم کے صرف ایک کلمے پر غور کرنے سے پتہ چلے گا کہ ہمارا یہ دعویٰ کتنا سچا ہے۔  
جاہلی دور میں ”قَابَ قَوْسَیْنِ“ ایک معمولی نوعیت کا کلمہ تھا، جس کو جنگ ختم  
کرنے اور متحارب فریقین میں صلح کے لیے استعمال کیا جاتا تھا، لیکن قرآن مجید نے  
اس کا مرتبہ اتنا اونچا کر دیا کہ ”قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اٰذْنٰی“ سنتے ہی ہمارے سر  
عقیدت سے جھک جاتے ہیں، کیوں کہ یہ قرآنی کلمہ عرشِ عظیم پر محبوب و محبت کے  
قرب کو بتا رہا ہے۔

کسی بھی زبان کے محاورات کے سلسلے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ ان میں عموماً مجازی معنی مراد لیے جاتے ہیں اگر حقیقی معنی لیے جائیں تو ان کی رُوح ہی ختم ہو جائے گی، اکثر مترجمین مطالعہ کی کمی یا محاورات کی عدم معرفت کی وجہ سے فاش غلطیوں کا شکار ہوتے ہیں اور جب معاملہ کلامِ الہی یا حدیثِ رسول ﷺ کا ہوتا ہے تو اس کی نزاکت اور بھی بڑھ جاتی ہے، حال ہی میں ایک اسکالر نے ”أصابته الجروح البليغة“ کا ترجمہ **He received eloquent injuries** کیا تھا کیوں کہ ان کے سامنے بلیغ کے معنی صرف eloquent ہی کے تھے۔ اسی طرح ایک مترجم نے قرآن کریم کی آیت شریف ”رَفَعَ سَمَكَهَا“ کا ترجمہ **He lifted its fish** کیا تھا، جب کہ ”سَمَك“ اور ”سَمَك“ کے معنی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

عالم گیریت (globalization) کے دور میں ترجمے کی بڑی اہمیت ہے، ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مترجم دونوں زبانوں (جس سے ترجمہ کیا جا رہا ہے source language اور جس میں ترجمہ کیا جا رہا ہے Target language) کا ماہر ہو اور ہر دو زبان کی تعبیرات و محاورات کا کامل درک رکھتا ہو، ظاہر ہے کہ یہ درک قیل و قال سے نہیں بل کہ ہر دو زبان کے گہرے مطالعے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

زیر نظر کتاب ایک ایسے ہی عالم کے نوکِ قلم سے معرضِ وجود میں آئی ہے جو الحمد للہ بہ یک وقت دونوں زبانوں پر گہری نظر رکھتے ہیں، مزید یہ کہ وہ صوفی بھی ہیں عالم بھی، ادیب بھی ہیں ناقد بھی، مترجم بھی ہیں مؤلف بھی اور ماہر لسانیات بھی، اردو نے تو انہیں کے خانوادوں میں انگریزیاں ملی ہیں، عربی ادب کی آخری پناہ گاہ (جامع ازہر) میں ان کا قیام اور وہاں کے عبقری اساتذہ سے ان کا استفادہ اس پر مستزاد۔

مولانا موصوف سے میری پہلی ملاقات شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ میں ہوئی، نورانی منتہیہم چہرہ اور اندازِ تکلم ان کی خاندانی اور ذاتی علمی و جاہت کی گواہی دے رہا تھا،

عربی زبان اور بالخصوص محاورات کے سلسلے میں ان کی گفت گو سے اندازہ ہوا کہ وہ صرف اسیدالحق ہی نہیں بل کہ "اسدالادب" بھی ہیں۔ اللہم : فزدا  
 مصری اساتذہ کی تقریظ کے بعد اس ہندستانی طالب علم کی تقریظ کی چنداں ضرورت نہیں تھی، لیکن مولانا اسید صاحب کی خواہش تھی کہ بہ حیثیت خادم عربی میں بھی کتاب پر اظہار رائے کریں، لہذا چند سطور سزس کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔  
 یہ عاجز مولانا فی خدمت میں اس نادر کتاب کی تالیف پر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہے، مگر ساتھ ہی شکوہ و شکایت کی بھی اجازت چاہتا ہے، تہنیت تو اس لیے کہ مولانا موصوف نے عوام و خواص دونوں کے لیے یہ عمدہ کتاب ترتیب دی اور شکوہ و شکایت اس پر کہ مولانا نے اپنے خاندانی عثمانی جود و سخا کے باوجود اس کتاب میں نہایت بخل سے کام لیا، کاش اس میں مزید محاورات و تعبیرات شامل ہوتے تو اس کتاب کی اہمیت اور بڑھ جاتی۔

کتاب میں کہیں کہیں کتابت کی غلطیاں نظر سے گزریں، مجھے اُمید ہے کہ پروف ریڈنگ کے دوران ان غلطیوں کو دور کر لیا جائے گا۔ (۱)  
 اللہ رب العزت سے دُعا ہے کہ مولانا محترم کی اس کتاب کو قبول عام عطا فرمائے اور ان کے علمی فیضان کو جاری و ساری رکھے! امین بحق سید المرسلین و بحق طہ و یسین۔

خادم لغة القرآن الكريم

محمد مصطفیٰ شریف

پروفیسر و صدر شعبہ عربی، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد

ڈائریکٹر: دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد

۱۵ اکتوبر ۲۰۱۱ء

۱- ڈاکٹر صاحب کے توجہ دلانے پر پروف ریڈنگ پر خاص توجہ کی گئی ہے اور حتی الامکان کتابت کی غلطیاں درست کر لی گئی ہیں۔ (مرتب)

## مقدمہ

## عربی اور اردو محاورات: تحقیق و تجزیہ

کسی بھی زبان کے منظوم و منثور ادب میں محاوروں کی لسانی، تہذیبی اور اسلوبی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لسانیات بالخصوص ادبیات کے باب میں محاورے کی ہمہ گیریت کا اندازہ محض اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کسی زبان سے اس کے محاورات الگ کر لیے جائیں تو جو کچھ باقی بچے گا وہ شاید ایک بے روح جسم کے علاوہ اور کچھ نہ ہو۔ محاورہ اپنی ہیئت ترکیبی اور معنوی گہرائی کے اعتبار سے زبان کی ایک خوب صورت فنی پیداوار ہوتا ہے۔ عام طور پر محاورہ تشبیہ، استعارہ اور کنایہ جیسی اصناف بلاغت کے حسین امتزاج سے تشکیل پاتا ہے اور عوام و خواص کا بے تکلف اور برجستہ استعمال اس کی فصاحت، بلاغت، ہمہ گیریت اور مقبولیت پر مہر تصدیق ثبت کر دیتا ہے۔ سید محمد محمود اکبر آبادی محاورے کی ہمہ گیریت کے بارے میں لکھتے ہیں:

”بیان کے اسالیب میں محاورہ سب سے ہمہ گیر، ہار آور اور مفید اسلوب

ہے، شکل اور صورت کے اعتبار سے بھی محاورہ زبان کی ایک حسین فنی پیدا

وار ہے، کب بننا شروع ہوتا ہے اور کب بن چکتا ہے یہ ایک دقیق لسانی

بحث ہے اور زبان پیدا ہونے کی وسیع تر بحث کی ایک شاخ ہے، محاورے

کے وجود میں آنے کے اسباب اور منازل حیات و ارتقا کا پتا چلا لینا، مفرد

الفاظ کے وجود کی تحقیق سے زیادہ دشوار ہے اور لسانیات کے علاوہ معاشرت کی تاریخ سے بھی متعلق ہے۔“

(اردو زبان اور اسالیب: ج ۱ ص ۱۹۸ بہ حوالہ اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو: ص ۲۷، ۲۸) یہاں ہم اردو اور عربی دونوں زبانوں کے محاورات کی تعریف و تفہیم، ان کے لفظی اور معنوی حدود اور بے، ان محاورات کے تاریخی، تہذیبی اور سماجی پس منظر، دونوں زبانوں کے محاورات کا تقابل و تجزیہ اور ایک زبان سے دوسری زبان میں ان کے ترجمے کی مشکلات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

### اردو محاورے کی تعریف و تفہیم:-

اردو کے علمائے ادب محاورے کی کسی جامع و مانع تعریف پر متفق نظر نہیں آتے، اس سلسلے میں مختلف لوگوں نے مختلف تعریفات پیش کی ہیں جو باہم متعارض و متضاد ہیں، ان تعریفات میں ہمیں ڈاکٹر یونس اگاسکر کی پیش کردہ تعریف کسی حد تک جامع اور مکمل نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر یونس اگاسکر محاورے کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”صوری اعتبار سے محاورہ الفاظ کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس سے لغوی معنی کی بجائے ایک قرار یافتہ معنی نکلتے ہوں، محاورے میں عموماً علامت مصدر ’نا‘ لگتی ہے جیسے آب آب ہونا، دل ٹوٹنا، خوشی سے پھولے نہ سمانا، محاورہ جب جملے میں استعمال ہوتا ہے تو علامت مصدر ’نا‘ کی بجائے فعل کی وہ صورت آتی ہے جو گرامر کے اعتبار سے موزوں ہوتی ہے جیسے دل ٹوٹ گیا، دل ٹوٹ جاتے ہیں، دل ٹوٹ جائے گا وغیرہ۔“

(اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو: ص ۳۵)

ڈاکٹر یونس اگاسکر کی اس تعریف میں چند نکات قابل توجہ ہیں: محاورے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ”الفاظ کا مجموعہ“ ہو، یعنی محاورہ کم از کم دو لفظوں سے مرکب ہوتا ہے، گویا محاورہ بیک لفظی نہیں ہو سکتا۔

۲- محاورے میں الفاظ کے حقیقی معنی مراد نہیں ہوتے بل کہ مجازی معنی مراد ہوتے ہیں، مثال کے طور پر ”جھاڑ و پھیرنا“ کا حقیقی معنی ہے کسی فرش پر جھاڑ و لگانا، مگر مجازی معنی یہ ہے کہ کسی چور نے چوری کی اور ایسی چوری کی کہ کچھ بھی نہیں چھوڑا تو کہا جائے گا کہ ”چور نے فلاں کے مکان میں جھاڑ و پھیر دی“، اسی طرح ”کان بھرنا“ کا حقیقی معنی ہے کہ کسی کے کان میں کوئی چیز بھرنا، مگر یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی کسی کو کسی دوسرے کی طرف سے بھڑکا دے، متنفر کر دے، برگشتہ کر دے۔

۳- محاورے میں عموماً علامت مصدر ”نا“ ہوتی ہے، جو فعل کی مختلف حالتوں میں حسب موقع بدلتی رہتی ہے۔

ڈاکٹر یونس اگاسکر کی اس تعریف میں محاورے کے لیے علامت مصدر ”نا“ کو ضروری قرار نہیں دیا گیا ہے بل کہ ”عموماً“ کہہ کر نکلنے کا ایک راستہ کھلا رکھا گیا ہے، ہمارے خیال میں یہ درست بھی ہے، کیوں کہ اگر محاورے کو علامت مصدر ”نا“ کے ساتھ مشروط کر دیا جائے تو پھر خواب خرگوش، ٹیڑھی کھیر، مجذوب کی بڑ، مگر چھ کے آنسو وغیرہ کو محاورے سے خارج کرنا ہوگا، جب کہ ان پر ضرب المثل کی تعریف بھی صادق نہیں آتی۔

اردو کے مشہور عالم پنڈت برج موہن دتا تریہ کپٹی نے بھی تقریباً محاورے کی وہی تعریف کی ہے جو یونس اگاسکر نے کی ہے البتہ پنڈت کپٹی نے علامت مصدر والی قید نہیں لگائی ہے، لکھتے ہیں:

”وہ کلام جس کے لفظ اپنے معنی غیر موضوع لہ میں استعمال ہوتے ہوں، محاورہ ہے۔ محاورہ کم سے کم دو کلموں سے مرکب ہوتا ہے۔ محاورہ قواعد کی خلاف ورزی کبھی نہیں کرتا۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ اکثر محاوروں کی بنیاد استعارے پر ہوتی ہے درست نہیں معلوم ہوتا، استعارے کی جگہ تمثیل کہا

جائے تو مضا لقعہ نہیں۔“ (کیفہ: ص ۱۳۲)

پھر ”خاص احتیاط“ کے عنوان سے محاورے کے بارے میں چند اہم باتیں لکھی

ہیں:

محاورہ کسی قسم کے تصرف یعنی کمی بیشی یا تغیر کی مداخلت کو برداشت نہیں کرتا، محاورہ جوں کا توں اور قطعاً مناسب محل پر استعمال ہونا چاہیے۔“

(مرجع سابق: ص ۱۳۵)

کچھ مثالیں دینے کے بعد لکھتے ہیں:

”محاورہ اپنے تعینات اور معنی میں مکمل ہوتا ہے اور اس میں کسی قسم کی بھی مداخلت نا جائز ہے۔“ (مرجع سابق: نفس صفحہ)

اس تعریف کے بعد کہتی نے محاوروں کی جو فہرست دی ہے اس میں وہ خود اپنی کی ہوئی تعریف پر قائم نہ رہ سکے، تعریف میں انھوں نے قید لگائی تھی کہ ”محاورہ کم سے کم دو کلموں سے مرکب ہوتا ہے“ مگر اپنی پیش کردہ محاوروں کی فہرست میں انھوں نے گہنا نا، کھنڈر، لہرا، لہرانا اور بگٹ کو بھی شامل کر لیا ہے جو ظاہر ہے کہ دو کلموں سے مرکب نہیں ہیں۔ اسی طرح انھوں نے اس فہرست میں بہت سے ایسے جملوں کو بھی شامل کر لیا ہے جو ہمارے خیال میں ضرب المثل ہیں، مثال کے طور پر ان جملوں پر غور کریں۔ کو اچلا ہنس کی چال اپنی چال ہی بھول گیا، دو دھیل گائے کی لاتیں بھی سہلی جاتی ہیں، گدھا پیٹے گھوڑا نہیں بنتا، ہماری بلی اور ہمیں سے میاؤں، آم کے آم گٹھلیوں کے دام، خر بوزے سے خر بوزہ رنگ پکڑتا ہے، گھی کہاں گیا کھجڑی میں، سونار کی ایک لوہار کی، سوت نہ کیاس کو لی سے لٹھم لٹھا، دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا، کھیانی بلی کھبا نوچے، یہ تمام جملے ضرب المثل کی فہرست میں شامل ہونے چاہئیں۔

اردو محاورے کے بارے میں پنڈت کینپی نے ایک بات یہ بھی لکھی ہے کہ

”اردو میں محاورے کا ذخیرہ شاید تمام زبانوں سے زیادہ ہے، یہی نہیں کہ



محاورے ہماری زبان میں سب سے زیادہ ہیں بل کہ ان کی نوعیتیں گونا گوں ہیں، یہ افراط اور تنوع دوسری زبانوں میں نہیں پایا جاتا۔“

(کیفہ: ص ۱۳۳)

ممکن ہے کہ پنڈت کیفی کی یہ بات اور زبانوں کے بارے میں درست ہو لیکن جہاں تک عربی زبان کا سوال ہے تو اس کے مقابلے میں اردو محاورے کی یہ وسعت تسلیم نہیں کی جاسکتی، راقم کو دونوں زبانوں کی تھوڑی بہت شد بد ہے اس کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

عربی میں محاوروں کی گونا گوں نوعیتیں، معنوی تنوع، کثرت و افراط وغیرہ کا اردو والے تصور بھی نہیں کر سکتے۔

پروفیسر نعمان ناصر اعوان نے محاورے کی جو تعریف کی ہے وہ ڈاکٹر یونس اگاسکر کی پیش کردہ تعریف سے کافی مماثلت رکھتی ہے، محاورے کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا وہ مجموعہ ہے جو مصدر سے مل کر اور اپنے حقیقی معنی سے ہٹ کر مجازی معنی میں بولا جائے۔ مثلاً: دھوکا کھانا، غم کھانا وغیرہ یہاں کھانا کے معنی نہیں بل کہ مجازی معنی ہیں۔“

(ہمارے محاورے: ص ۶)

کچھ اور مثالیں دے کر لکھتے ہیں:

”محاورے کے استعمال میں مصدر کے جملہ مشتقات سے کام لیا جاتا ہے، لیکن محاورے میں کسی قسم کے تصرف کا اختیار نہیں ہے۔ مثلاً ’سر سہارا ہنا‘ محاورہ ہے، اس کی بجائے ’سر پر سہارا ہنا‘ نہیں کہیں گے۔“

(مرجع سابق، نفس صوفی)

مگر انھوں نے بھی اپنی پیش کردہ فہرست محاورات میں رتجھنا، کڑھنا، ٹیٹانا، سہارنا، دھتکارنا، گڑگڑانا اور چلبلانا کو شامل کر کے خود ہی اپنی تعریف سے انحراف کر لیا ہے کیوں کہ مذکورہ مثالیں دو لفظی نہیں بل کہ یک لفظی ہیں، دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ جس طرح ڈاکٹر اگا سکر نے محاورے کے لیے عموماً علامت مصدر ”نا“ کی قید لگائی تھی، اسی طرح پروفیسر نعمان نے ”جو مصدر سے مل کر اور اپنے حقیقی معنی سے ہٹ کر مجازی معنی میں بولا جائے“ کی قید لگائی ہے، ساتھ ہی انھوں نے محاورے کے استعمال میں مصدر کے جملہ مشتقات سے کام لینے کی بات بھی کی ہے، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انھوں نے اپنی کتاب محاورات میں بہت سے ایسے جملے درج کیے ہیں جن پر محاورے کی یہ تعریف صادق نہیں آتی، مثلاً انھوں نے مندرجہ ذیل جملوں کو محاورے میں شمار کیا ہے: ذرا سیکھ کر بجایے گا، ذرا عقل کے ناخن لو، ذرا ہوش میں آؤ، زمین سخت آسمان دور، سر جھاڑ منھ پہاڑ، صبح گئے سلامت آئے، صورت نہیں دیکھی، ظاہر اور باطن اور فرشتے نے گھر دیکھ لیا ہے، قبلے کی طرف با وضو بیٹھا ہوں، گہروں کی بالی نہیں دیکھی، یہیں سے سلام کرتے ہیں، یہ اور ہوئی، یہ باتیں ہیں، وغیرہ یہ جملے نہ ہی مصدر سے ملنے کے محتاج ہیں اور نہ ہی ان کے استعمال میں مصدر کے جملہ مشتقات سے کام لیا جاتا ہے، یہ عبارت میں جوں کے توں استعمال ہوتے ہیں اور عبارت میں الگ سے پہچان لیے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ پروفیسر نعمان نے بھی پنڈت کپٹی کی طرح محاوروں کی فہرست میں بہت سے ایسے جملوں کو شامل کر لیا ہے جو ضرب المثل کہلائے جانے کے مستحق ہیں مثلاً ایک تو کر یلا دوسرا نیم چڑھا، ظاہر رحمن کا باطن شیطان کا، قبر پر قبر نہیں بنتی، گاتے گاتے آدمی کلاؤنت ہو جاتا ہے، نادان کی دوستی جی کا زیاں، وہ دن گئے کہ خلیل خاں فاختہ اڑایا کرتے تھے، وغیرہ، دوسری طرف انھوں نے ضرب الامثال کی جو فہرست دی ہے اس میں ”بھینس کے آگے بین بجانا“ جیسے کئی محاورات شامل کر لیے ہیں۔

اب تک محاورے کی جو تعریفات مذکور ہوئیں ان میں محاورے کے لیے کم از کم دو الفاظ سے مرکب ہونے کی قید لگائی گئی تھی، مگر سید منظور الحسن نے گلزار انشا میں اس قید کو ضروری نہیں سمجھا، لکھتے ہیں:

”جب ایک یا کئی لفظ آپس میں مل کر اپنے اصلی معنی میں نہیں بولے جاتے بل کہ اور دوسرے معنی میں بولے جاتے ہیں تو اسے محاورہ کہتے ہیں۔“ (گلزار انشا: ص ۲۶)

آگے لکھتے ہیں:

”محاورے کے لیے یہ شرط بھی ہے کہ محاورے کے معنی اور اصلی معنی میں کوئی مناسبت یا لگاؤ ضرور ہونا چاہیے اور اہل زبان نے اس کو استعمال کیا ہو۔“ (مرجع سابق ص: ۲۷)

صاحب ”فیروز اللغات“ نے بھی محاورے کے لیے مرکب ہونے کی قید نہیں لگائی ہے، لکھتے ہیں:

”وہ کلمہ یا کلام جسے اہل زبان نے لغوی معنی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص مفہوم کے لیے مخصوص کر لیا ہو۔“ (فیروز اللغات: مادہ م ح)

اس سے قطع نظر کہ ”فیروز اللغات“ کی یہ تعریف ناقص ہے کیوں کہ موجودہ صورت میں یہ محاورہ، ضرب المثل اور اصطلاح تینوں پر صادق آرہی ہے، اس تعریف میں ”وہ کلمہ“ بتا رہا ہے کہ محاورہ کبھی مفرد بھی ہوتا ہے۔

محاورے اور ضرب الامثال میں خلط مبحث :-

آپ نے دیکھا کہ علمائے اردو محاورے کی کسی ایک تعریف پر متفق نہیں ہیں، یہ اسی عدم اتفاق کا نتیجہ ہے کہ عام طور پر محاورہ اور ضرب المثل کے درمیان خلط ملط کر دیا جاتا ہے، یہ غلطی ایسی ”عامۃ الورد“ ہے کہ عموماً لوگ اس کا شکار ہو گئے ہیں، پنڈت برج موہن دتاتریہ کیٹی اور پروفیسر نعمان اعوان کی مثالیں گزشتہ صفحات میں مذکور

ہوئیں، ان کے علاوہ پروفیسر محمد حسن کی کتاب ”ہندوستانی محاورے“ میں آدھے سے زیادہ ضرب الامثال درج کر دی گئی ہیں، اسی طرح منشی چرنجی لال نے ”مخزن المحاورات“ کے نام سے جو ذخیرہ جمع کیا ہے اس میں کثرت سے امثال، روزمرہ اور اصطلاحات کو شامل کر لیا ہے، منیر لکھنوی کی مشہور لغت ”محاورات نسواں“ دراصل ضرب الامثال کا مجموعہ ہے، اسی طرح ان کی کتاب ”محاورات ہندوستان“ بھی روزمرہ، محاورے اور ضرب الامثال کا مجموعہ ہے۔

(اگر، کتاب، تمیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو: ص ۴۴)

جیسا کہ ہم نے ابھی عرض کیا کہ دراصل یہ خلطِ مباح محاورہ اور نثر کا سنتھنہ ہے، معرمانع تعریف وضع نہ کیے جانے کا شاخسانہ ہے، مثال کے طور پر ”فرہنگ آصفیہ“ کے مصنف نے اصطلاح کی جو تعریف کی ہے اس کو کسی حد تک محاورے کی تعریف تو کہا جاسکتا ہے، مگر ان کی بیان کردہ محاورے کی تعریف دراصل نہ محاورے پر صادق آتی ہے نہ ضرب المثل پر، محاورے کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”محاورہ اس ہم کلامی و روزمرہ سے عبارت ہے جس میں عوام الناس خواندہ و ناخواندہ اپنے اپنے ملک کے رواج کے موافق بے فکر و تامل گفت گو کرتے ہیں، اس میں ترکیبِ نحوی و رعایتِ لفظی سے چنداں بحث نہیں بل کہ عین مستورات کی زبان کو محاورہ کہنا مناسب ہے، مثال:

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے  
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے“

(فرہنگ آصفیہ ج ۱ ص ۶۴)

اس تعریف میں انہوں نے یہ جملہ لکھ کر مسئلہ کو اور پیچیدہ کر دیا کہ ”عین مستورات کی زبان کو محاورہ کہتے ہیں“ پھر دل چسپ بات یہ ہے کہ مثال میں مصنف نے میر کا جو شعر نقل کیا ہے اس میں غالباً ”زلفوں کا اسیر ہونا“ کو تو محاورہ کہا جاسکتا

ہے، مگر یہ مسئلہ تحقیق طلب ہے کہ یہ ”عین مستورات کی زبان“ کیوں کر قرار پایا!!!  
اصطلاح کی تعریف میں لکھتے ہیں:

”اصطلاح: اصطلاح میں ایک گروہ کا متفق ہو کر کسی لفظ کے معنی موضوع کے علاوہ اور معنی کا مقرر کر لینا ہے کہ ہم اپنی قوم کی اصطلاح میں اس لفظ سے یہ مراد لیں گے اس میں وجہ اور غیر وجہ کی قید نہیں ہے۔“

(فرہنگ آصفیہ ج ۱ ص ۶۵)

پھر کچھ آگے چل کر مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اردو میں جیسے کہ چال چلنا بہ معنی فریب میں لانا دغا دینا اور دال گلنا بہ معنی مقصد حاصل ہونا مراد کو پہنچانا رائج ہے۔“ (مرجع سابق، نفس صفحہ)

چال چلنا اور دال گلنا دونوں محاورے ہیں جن کو صاحب فرہنگ آصفیہ نے اصطلاح کی مثال میں پیش کیا ہے۔

اردو میں محاورہ اور ضرب المثل کی متضاد تعریفوں اور غیر متعین حدود اور بچہ ہی کا نتیجہ ہے کہ جن مخصوص کلمات کو ”فیروز اللغات“ میں محاورہ قرار دیا گیا ہے ان کلمات کو فرہنگ آصفیہ میں صرف ”مصدر“ کہا گیا ہے اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے جن جملوں کو محاورہ لکھا ہے وہ ”فیروز اللغات“ میں ضرب المثل کے تحت درج ہیں۔

در اصل محاورہ اور مثل میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ مثل ہمیشہ جوں کی توں استعمال کی جاتی ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جاسکتی مثلاً اردوئی کلمہ ”کھسانی بلی کھبانو چے“ اب ایسا نہیں ہے کہ آپ اس کو مرد کے لیے استعمال کریں تو ”کھسانا بلا کھبانو چے“ کر دیں، اس کے برخلاف محاورے میں تذکیر و تانیث واحد و جمع اور ماضی و حال و مستقبل کے اعتبار سے حسب ضرورت اور حسب موقع صیغے میں تبدیلی کی جاتی ہے، مثلاً شرم سے پانی پانی ہو گیا، ہو گئے، ہو گئی، ہو جاؤ گے وغیرہ۔ یہاں یہ بات قابل لحاظ ہے کہ محاورے میں تبدیلی صرف صیغے کی حد تک ہوتی ہے ورنہ

جس طرح مثل کے اصل الفاظ میں کوئی تبدیلی جائز نہیں ہے ویسے ہی محاورے میں بھی کسی قسم کا تغیر از روئے قواعد ناجائز ہے۔ ڈاکٹریونس اگاسکر لکھتے ہیں:-

”یہاں یہ غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے کہ کہاوت میں تو کوئی تبدیلی جائز نہیں لیکن محاورے میں ہر تبدیلی روا ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے، محاورے میں محض علامت مصدرنا، فعل کی مختلف صورتوں کے مطابق تبدیل ہو سکتی ہے، محاورے کے الفاظ میں کسی قسم کا رد و بدل قابل قبول نہیں ہے، مثلاً اردو کا مشہور محاورہ ہے ’آٹھ آٹھ آنسو رونا‘ یعنی مسلسل آنسو بہانا، اب یہ نہیں ہو سکتا کہ بہت زیادہ رونے کے مفہوم کو شدید بنانے کے لیے اسے ’سولہ آنسو رونا‘ کر دیا جائے، اسی طرح ’ہاتھ دھونا‘ کو ’دونوں ہاتھ دھونا‘ یا ’تین پانچ کرنا‘ کو ’پانچ سات کرنا‘ نہیں بنا سکتے۔“

(اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو ص: ۴۶)

مثل اور محاورے میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ محاورہ عبارت کا جز بن کر اس میں جذب ہو جاتا ہے، مگر مثل عبارت میں اپنی الگ شناخت رکھتی ہے، مثلاً ”ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا“ ایک مثل ہے یہ اگر کسی عبارت میں ہوگی تو الگ سے پہچان لی جائے گی، اس کے برخلاف ویرانی کی کیفیت بتانے کے لیے ”اُلو بولنا“ ایک محاورہ ہے، یہ عبارت کا جز بن کر اس میں جذب ہو جائے گا جیسے ”نواب صاحب کی کوشی میں تو اُلو بول رہے ہیں“، اس فرق کو پنڈت کپنی نے ان الفاظ میں واضح کیا ہے:

”کہاوت اور محاورے میں بڑا فرق یہ ہے کہ محاورہ کلام کا جز بن کر اس میں جذب ہو جاتا ہے، کہاوت میں یہ قابلیت نہیں، اگر حذف کر دی جائے تو کلام تام رہے گا مثالیں:

محاورہ: جنگ کی وجہ سے وہ تجویز کھٹائی میں پڑ گئی۔

کہاوت: بنک میں جو کچھ تھا ڈوبا ہی، آپ نے بھی تقاضا شروع کر دیا سچ

کہتے ہیں مرتے کو ماریں شاہ مدار۔“ (کیفہ: ص ۱۲۷)

اُردو امثال کا ایک بڑا ذخیرہ وہ ہے جس کو ڈاکٹر شمس بدایونی نے ”شعری ضرب الامثال“ کے نام سے ممیز کیا ہے، امثال کی یہ قسم یا تو کسی شعر کا ایک مصرع ہوتی ہے جو اپنی برجستگی اور کثرت استعمال کے سبب مثل کے درجے کو پہنچ گئی ہے، یا پھر اتفاقاً طور پر کسی مثل میں وزن کی صورت پیدا ہو گئی ہے، اُردو کی مثل ہے:

ع اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی

ایک اور مثل ہے:

ع زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

مگر محاورہ ابتداء فاعلاتن فاعلن کی بھول بھلیوں میں کبھی قید نہیں ہوتا بل کہ اس کو حسب ضرورت شعر میں استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً ”پانی پانی کرنا“ شرمندہ کرنے کے معنی میں ایک محاورہ ہے، اقبال کہتے ہیں:

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات

تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

اسی طرح ”پاؤں اکھڑنا“ ایک محاورہ ہے، شکست کھانے کے معنی میں، دیکھیے  
داغ گئے کس خوبی سے نظم کیا ہے:-

منزل عشق میں ثابت قدمی مشکل ہے

اچھے اچھوں کے یہاں پاؤں اکھڑ جاتے ہیں

عربی محاورے کی تعریف و تفہیم

جدید عربی میں محاورے کو ”التعبیر الاصطلاحی“ (Idiomatic Expression) کہتے ہیں، عربی میں ”التعبیر الاصطلاحی“ کا مفہوم اردو میں محاورے کے مفہوم سے تھوڑا وسیع ہے، اردو میں ہم محاورہ، روزمرہ اور اصطلاح تین قسمیں کرتے ہیں اور ان تینوں کے درمیان لفظی و معنوی اعتبار سے فرق کیا جاتا

ہے، مگر عربی میں ”التعبير الاصطلاحی“ اپنے وسیع تر مفہوم میں ان تینوں کو شامل ہے۔

ڈاکٹر کریم زکی التعبیر الاصطلاحی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:  
 إنه نمط تعبیری خاص بلغة ما يتميز بالثبات، و  
 يتكون من كلمة أو أكثر، تحولت عن معناها الحرفي  
 إلى معنى مغائر اصطلاحت عليه الجماعة اللغوية۔

(التعبير الاصطلاحی: ص ۳۲)

ترجمہ: ”کسی بھی زبان میں ایک خاص تعبیری اسلوب جو ثبات و استقلال سے  
 متمیز ہوتا ہے، یہ ایک کلمہ یا ایک سے زیادہ کلمات سے بنتا ہے، اپنے لفظی  
 معنی کی بجائے ایک ایسے معنی میں ہوتا ہے جس پر ارباب لغت اتفاق  
 کر لیں۔“

ڈاکٹر احمد علی ہمام نے بھی تقریباً یہی تعریف کی ہے:

التعبير الاصطلاحی يمكن أن يتكون من كلمتين أو  
 أكثر أو يتكون من جملة كاملة، و في كل تعبير  
 اصطلاحی نجد أن مفرداته قد تحولت معانيها إلى  
 معنى متفق عليه من الجماعة اللغوية۔

(بعض مشکلات ترجمۃ العبارات الاصطلاحية: ص ۲۳۸۲)

ترجمہ: ”التعبير الاصطلاحی ایک کلمے یا ایک سے زیادہ کلمات سے وجود  
 میں آتی ہے یا کبھی ایک مکمل جملے سے بنتی ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے  
 مفردات اپنے لفظی معنی سے انحراف کر کے ایسے معنی میں تبدیل ہو جاتے  
 ہیں جس پر ارباب لغت اتفاق کر لیں۔“

مثال کے طور پر عربی کی ایک تعبیر ہے: ”طار من الفرح“، اس کا لفظی



ترجمہ ہوا: ”وہ خوشی سے اڑ گیا“، مگر یہ لفظی ترجمہ مراد نہیں ہے بل کہ اس سے مراد انتہائی خوشی و مسرت کی کیفیت ہے، جس کو ہم اردو میں ”خوشی سے پھولا نہیں سما یا“ کے ذریعے تعبیر کرتے ہیں۔

اردو محاورے کی تعریف و تفہیم کی بحث میں آپ نے پڑھا تھا کہ اکثر لوگوں نے اردو محاورے کے لیے دو یا دو سے زیادہ کلمات کی قید لگائی ہے، مگر عربی میں ”التعبیر الاصطلاحی“ کے لیے یہ قید نہیں ہے، کیوں کہ یہ کبھی یک لفظی بھی ہوتی ہے۔ اسی طرح اردو محاورات کے لیے بعض لوگوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ اس میں علامت مصدر ”نا“ ضروری ہے، اور یہ مصدر کے جملہ مشتقات سے مل کر اپنا معنی دیتا ہے، لیکن عربی ”التعبیر الاصطلاحی“ کے لیے ضروری نہیں کہ وہ مصدر سے مل کر اپنے معنی دے بل کہ عربی تعبیر کبھی مرکب اضافی اور کبھی مرکب توصیفی بھی ہوتی ہے، اسی لیے ہم نے عرض کیا تھا کہ عربی ”التعبیر الاصطلاحی“ کی حدود اربعہ اردو ”محاورے“ سے وسیع ہیں۔ (۱)

ڈاکٹر کریم زکی کی تحقیق کے مطابق متاخرین نے محاورے کے لیے کئی اصطلاحی نام استعمال کیے ہیں، مثلاً العبارة الماثورة، الکلام الماثور، القول الماثور، القول السائر وغیرہ، لیکن قدام کے یہاں متفقہ طور پر محاورات مثل ہی کے ضمن میں شمار ہوتے چلے آئے ہیں۔ متاخرین کا اختلاف بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

قد رأينا تباین المصطلحات و اختلافها عند الباحثين  
المحدثين فإننا سنجد الأمر مختلفاً عند اللغويين  
المسلمين القدماء على اختلاف طبقاتهم فقد اتفقوا  
تقريباً على مصطلح واحد هو المثل و عبروا به عما

۱- ہم آئندہ سطور میں ارباب اردو کی سہولت کے لیے ”التعبیر الاصطلاحی“ کی بجائے لفظ ”محاورہ“ ہی استعمال کریں گے، مگر اس سے محاورے کا اردو معنی و مفہوم نہیں بل کہ عربی ”التعبیر الاصطلاحی“ مراد ہوگی۔

أسمیناه بالتعبیر الاصطلاحی۔ (التعبیر الاصطلاحی ص ۲۶، ۲۵)  
ترجمہ: ”ہم نے دیکھا کہ جدید محققین کے یہاں مصطلحات میں کس قدر تضاد  
و اختلاف ہے، لیکن قدیم مسلم اہل لغت کے یہاں اختلاف طبقات کے  
باوجود ہم معاملہ اس کے برعکس پاتے ہیں کہ وہ تقریباً ایک اصطلاح پر  
متفق نظر آتے ہیں اور وہ مثل ہے، اور اس لفظ کے ذریعے وہ اسی چیز کو  
تعبیر کرتے ہیں جس کا نام ہم نے التعبیر الاصطلاحی رکھا ہے۔“

اس سلسلے میں انھوں نے قدیم ماہرین لغت مثلاً ابو عبیدہ (وفات: ۲۰۸ھ) ابو  
زید (وفات: ۲۱۵ھ) الاصحی (وفات: ۲۱۶ھ) الازہری (وفات: ۳۷۰ھ) ابن  
سیدہ (وفات: ۲۵۸ھ) ابن فارس (وفات: ۳۹۵ھ) ابن عمرو السدوسی (وفات:  
۱۹۵ھ) ابن سلمہ (وفات: ۳۰۸ھ) اور ثعالبی (وفات: ۴۳۰ھ) وغیرہ کا حوالہ دیا  
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لسان العرب (مؤلفہ: ابن منظور متوفی: ۷۱۱ھ) وغیرہ جیسی قدیم  
لغات میں محاورات کو مثل کے نام سے ہی درج کیا گیا ہے۔ امیدانی (وفات:  
۵۱۸ھ) کی ”مجمع الامثال“ میں امثال اور محاورات شانہ بہ شانہ نظر آئیں گے، ابن  
عمرو السدوسی کا رسالہ ”کتاب الامثال“ در اصل محاورات یا بہ الفاظ دیگر التعبیر  
الاصطلاحی کا مجموعہ ہے، البتہ ثعالبی نے ”فقه اللغة“ میں محاورات کو امثال  
سے الگ رکھتے ہوئے ان کو ”فصل فی الاستعارة“ کے تحت درج کیا ہے۔

ڈاکٹر کریم زکی کی تحقیق کے مطابق سب سے پہلے محاوروں کو مثل سے جدا کرنے  
کا کام ۱۹۵۰ء کی دہائی میں اسماعیل مظہر نے کیا، انھوں نے ”قاموس الجمل و  
العبارات الاصطلاحیة“ کے نام سے ایک جامع لغت ترتیب دی جس میں صرف  
محاورات درج کیے اور انگریزی میں ان کا متبادل محاورہ پیش کیا۔ لیکن یہ لغت بہت کم  
یاب رہی، عام طور سے اہل علم اور شائقین لغت کی دست رس میں نہیں آسکی۔ (1)

1۔ خود ڈاکٹر کریم زکی نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ یہ کتاب ان کو بعض بڑے کتب خانوں مثلاً  
قاہرہ یونیورسٹی اور امریکن یونیورسٹی (قاہرہ) کی لائبریری تک میں دست یاب نہ ہو سکی۔

۱۹۸۵ء میں ڈاکٹر کریم زکی نے اس موضوع پر جامع کام کیا، ان کے کام کی جامعیت کا اندازہ کتاب کے نام سے ہوتا ہے "التعبير الاصطلاحی: دراسة في تأصيل المصطلح و مفهومه و مجالاته الدلالية و أنماطه التركيبية" اس کتاب میں انھوں نے موضوع کے تمام اہم گوشوں کا احاطہ کیا ہے۔ اس کے بعد لغوی اور ادبی حلقوں میں محاورہ ضرب المثل سے ممتاز ہو کر اپنی ایک الگ شناخت کے ساتھ موضوع بحث بنا اور اس پر مستقل مقالات، مضامین اور کتابیں سامنے آئیں۔ ڈاکٹر محمد داؤد نے "معجم التعبير الاصطلاحی فی العربية المعاصرة" کے نام سے اس موضوع پر نہایت جامع اور وسیع معجم ترتیب دی، جس میں کم و بیش ڈھائی ہزار محاورات جمع کیے گئے ہیں، اگرچہ اس میں بعض جگہ امثال بھی درآئی ہیں، لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔ (1)

عربی محاورات کے ماخذ:-

محاورات پر تحقیق کرنے والوں نے عربی محاوروں کو ان کی اصل یا ماخذ کے اعتبار سے ۴ اقسام میں تقسیم کیا ہے:-

۱- قرآنی محاورے: وہ محاورے جو قرآن کریم میں وارد ہوئے ہیں، ان میں سے بعض نزول قرآن سے قبل بھی عربی میں رائج تھے، بعض محاورے قرآنی تراکیب کے زیر اثر معرض وجود میں آئے۔

۲- قدیم محاورے: ایسے محاورے جو قدیم عربی میں مستعمل تھے۔

۳- جدید محاورے: وہ محاورے جن کے الفاظ تو قدیم ہیں، مگر ان کی ہیئت ترکیبی اور مجازی معنی دور جدید کی پیداوار ہے۔

۴- معرب محاورے: وہ محاورے جو دوسری زبانوں سے ترجمہ ہو کر عربی میں داخل ہوئے۔

1- یاد رہے کہ یہ گفت گو مصر میں ہونے والے تحقیقی کام کے تناظر میں کی جا رہی ہے، دوسرے عرب ممالک میں اس موضوع پر جو کام ہوا ہے وہ فی الحال ہمارے سامنے نہیں ہے۔

بعض حضرات نے حدیث پاک کو بھی محاورات کے مستقل ماخذ کے طور پر شمار کیا ہے، مگر بعض ماہرین کا خیال ہے کہ ایسی تعبیرات کی تعداد زیادہ نہیں ہے جو حدیث پاک کے ذریعے بہ طور محاورہ پہلی بار عربی میں استعمال ہوئیں، اسی لیے ان حضرات نے حدیث پاک کو محاورات کا مستقل اور اساسی ماخذ قرار نہیں دیا ہے۔  
ذیل میں ہم محاورے کے ان چاروں ماخذ پر تفصیلی روشنی ڈالیں گے۔

### قرآنی محاورے:

قرآن کریم اللہ تبارک و تعالیٰ کا کلام اور اس کے آخری رسول ﷺ کا معجزہ ہے، جس زمانے میں قرآن کریم نازل ہوا یہ وہ زمانہ تھا جب عربی زبان و ادب اپنے نقطہ عروج پر تھا، قرآن نے منکرین کو چیلنج کیا کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو قرآن جیسی ایک سورت یا دس آیتیں یا ایک ہی آیت بنا کر لے آؤ، منکرین نے سب کچھ کر لیا، لیکن قرآن کے جواب سے عاجز رہے، یہ قرآن کریم کی شانِ اعجاز کا ایک پہلو ہے۔

قرآن کریم میں بھی جگہ جگہ محاورات وارد ہوئے ہیں، جب ہم قرآنی محاورات کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ عربی کے بہت سے محاورے قرآن کریم میں بھی اسی مجازی معنی میں وارد ہوئے ہیں جن مجازی معنی میں وہ عہد نزول قرآن میں استعمال ہوتے تھے، جب کہ قرآنی محاورات کا ایک حصہ وہ ہے جو قرآن کریم میں تو حقیقی معنی میں وارد ہوا ہے لیکن بعد میں ان کا استعمال مجازی معنی میں ہونے لگا، یہاں ہم دونوں قسم کے محاورات قرآنی کا جائزہ لیں گے۔

وہ محاورات جو قرآن کریم میں بھی اپنے مجازی معنی میں وارد ہوئے ہیں بہ کثرت ہیں، مثال کے طور پر یہاں چند کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے:

۱۔ "اَشْتَعَلَى الرَّأْسُ شَيْبًا" اس کا لفظی ترجمہ ہے کہ "اس کے سر میں سفیدی چمکی"، یا "سر کے بال سفید ہو گئے"، مگر اس کا یہ لفظی معنی مراد نہیں ہوتا بلکہ اس سے

مراد یہ ہوتا ہے کہ ”وہ بوڑھا ہو گیا“ اگر کسی کے بال بڑھاپے کے باوجود سفید نہ ہوں تب بھی اس کے لیے یہ محاورہ استعمال ہو سکتا ہے اور اگر کسی کے بال جوانی ہی میں سفید ہو جائیں تو اگرچہ محاورے کا لفظی معنی اس پر صادق آ رہا ہے مگر اس کے باوجود یہ محاورہ اس شخص کے لیے استعمال نہیں ہوگا۔ یہ محاورہ اپنے اسی مجازی معنی میں قرآن کریم میں وارد ہوا ہے:-

قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَ  
لَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا۔ (مریم: ۴)

ترجمہ: ”(ذکر یا علیہ السلام نے) عرض کیا کہ اے میرے رب! میری ہڈیاں کم زور ہو گئیں اور میرے بال سفید ہو گئے/میں بوڑھا ہو گیا اور میں تجھے پکار کر کبھی محروم نہ رہا۔“

۲- ”ذَهَبَتْ رِيحُهُ“ اس کا لفظی ترجمہ ہے ”اس کی ہوا چلی گئی“، لیکن اس کا مجازی معنی ہے کہ ”اس کا اثر و نفوذ کم ہو گیا، یا اس کی طاقت کم ہو گئی“، اس معنی کی تعبیر کے لیے اردو میں یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے ”اس کی ہوا اکھڑ گئی“، قرآن کریم میں یہ محاورہ اسی مجازی معنی میں وارد ہوا ہے:

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ۔ (الانفال: ۴۶)

ترجمہ: ”آپس میں جھگڑا مت کرو (اگر ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی/تمہاری طاقت و قوت جاتی رہے گی۔“

۳- ”قَلْبٌ كَفِيهِ“ اس کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا: ”اس نے اپنی دونوں ہتھیلیاں پلٹ لیں“، مگر مجازاً اس سے افسوس اور حسرت کی کیفیت مراد ہوتی ہے جس کو ہم اردو میں ”افسوس سے ہاتھ ملنا“ یا ”کفو افسوس ملنا“ کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے:

وَ أُحِيطَ بِشَمْرِهِ فَاصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفِّهِ عَلَىٰ مَا انْفَقَ فِيهَا۔

(الکہف: ۴۲)

ترجمہ: ”اور اس کے پھل (آفت سے) گھیر لیے گئے (اور وہ تباہ ہو گیا) تو جو

کچھ اس نے باغ پر خرچ کیا تھا اس پر اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا۔“

۴- ”عَضَّ عَلَى يَدَيْهِ“ اس کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا: ”اس نے اپنے ہاتھ کو دانتوں

سے کاٹا/ چبایا/ ہاتھ کو دانتوں سے پکڑا“، مگر مجازاً اس سے بھی حسرت و افسوس کی

کیفیت مراد ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اسی مجازی معنی میں وارد ہوا ہے:-

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ

الرَّسُولِ سَيْلًا۔ (الفرقان: ۲۷)

ترجمہ: ”اور اس دن کافر افسوس سے اپنے ہاتھ ملے گا اور کہے گا کہ اے کاش!

میں نے رسول ﷺ کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔“

۵- ”نَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ“ اس کا لفظی ترجمہ ہے: ”اس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک

دیا“ مجازی معنی یہ ہے کہ کسی چیز کو اہمیت نہیں دی، اس کی طرف وہ التفات نہیں کیا

جس کی وہ مستحق تھی، اردو میں اس معنی کی تعبیر کے لیے ”پس پشت ڈالنا“ استعمال ہوتا

ہے۔ قرآن کریم میں ہے:-

نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ

ظُهُورِهِمْ كَانَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔ (البقرة: ۱۰۱)

ترجمہ: ”اہل کتاب کے ایک گروہ (یہود) نے اللہ کی کتاب (توریت) کو پس

پشت ڈال دیا گویا وہ اس کو جانتے ہی نہیں ہیں۔“

ان کے علاوہ بہت سے محاورات ایسے ہیں جو قرآن کریم میں بہ طور محاورہ نہیں

بل کہ اپنے سادہ لغوی معنی میں وارد ہوئے ہیں، مگر بعد میں کسی وجہ سے وہ قرآنی تعبیر

بہ طور محاورہ مجازی معنی میں استعمال ہونے لگی۔ ایسی قرآنی تعبیرات کی چند مثالیں

پیش خدمت ہیں:-

۱- زمانہ جاہلیت میں ایک دستور یہ تھا کہ لوگ جب حج کے ارادے سے احرام

باندھ کر گھر سے نکل جاتے اور اس کے بعد انھیں کوئی کام یاد آتا تو وہ گھر کے دروازے سے داخل نہیں ہوتے تھے بل کہ پچھلی دیوار توڑ کر یا چھت کے ذریعے گھروں میں آیا کرتے تھے۔ ان کے اس طریقے کو قرآن کریم نے فضول قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ  
مَنْ اتَّقَى وَاتَّقَى الْبُيُوتَ مِنْ أَسْوَاقِهَا وَاتَّقَى اللَّهَ لَعَلَّكُمْ  
تُفْلِحُونَ۔ (البقرة: ۱۸۹)

ترجمہ: ”یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم (حالتِ احرام میں) گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ، بل کہ نیکی تو پرہیزگاری اختیار کرنے میں ہے اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔“

اس آیت کریمہ میں ایک جملہ ”وَ اتَّقَى الْبُيُوتَ مِنْ أَسْوَاقِهَا“ وارد ہوا ہے، اس کا مطلب ہے کہ ”تم گھروں میں ان کے دروازے سے داخل ہو“، یہاں یہ اپنے حقیقی معنی میں ہے، مگر بعد میں یہ ایک محاورہ بن گیا، آج اس کا استعمال اس کے حقیقی معنی میں نہیں بل کہ مجازی معنی میں ہوتا ہے، یعنی کسی کام کو اس کے صحیح طریقے سے انجام دینا، مثال کے طور پر کسی یونیورسٹی میں داخلے کے لیے ضروری ہے کہ داخلہ فارم متعلقہ دفتر میں جمع کیا جائے، فیس وغیرہ جمع کی جائے، اس موقع پر کہا جائے گا:-

عند ما تفكر في الالتحاق بالجامعة عليك ان تأتي  
البیت من بابہ و تقدم الأوراق الى مكتب التنسيق۔

ترجمہ: ”اگر تم یونیورسٹی میں داخلہ چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ تم گھر میں اس کے دروازے سے آؤ (یعنی صحیح راستہ اختیار کرو) اور اپنے کاغذات اپڈیشن آفس میں داخل کرو۔“

انگلیش میں بھی تقریباً انہیں الفاظ میں اسی معنی کی ادائیگی کے لیے ایک محاورہ

استعمال ہوتا ہے:-

**To come through the proper channels.**

ممکن ہے کہ اردو میں بھی اس کا متبادل کوئی محاورہ ہو، لیکن راقم کے علم میں نہ

آسکا۔

۲- قرآن کریم میں اہل جہنم کی غذا کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ  
لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ  
جُوعٍ۔ (الغاشیہ: ۷۶)

ترجمہ: ”ان (اہل جہنم) کے لیے سوائے آگ کے زہریلے کانٹوں کے اور کوئی  
کھانا نہ ہوگا، (یہ کھانا) نہ ان کو موٹا کرے گا نہ ان کی بھوک مٹائے گا۔“  
اس میں ایک مکمل جملہ ہے: ”لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ“ یعنی یہ  
کھانا ”نہ ان کو موٹا کرے گا، نہ ان کی بھوک ختم کرے گا“، قرآن کریم میں یہ جملہ  
اپنے لفظی و حقیقی معنی میں وارد ہوا ہے، مگر بعد میں اس کو مجازی معنی میں استعمال کیا  
جانے لگا، کوئی ایسی چیز جو بے فائدہ ہو، اس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو تو اس  
کے لیے مجازاً کہا جاتا ہے: ”لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ“ یعنی کچھ بھی  
فائدہ نہیں دیتا ہے، یا بالکل بے فائدہ ہے، مثال کے طور پر:-

ضَاعَ وَقْتَهُ فِي مَطَالَعَةِ الْكُتُبِ الَّتِي لَا تَسْمِنُ وَلَا تُغْنِي  
مِنْ جُوعٍ۔

ترجمہ: ”بے فائدہ کتابوں کے مطالعے میں اس نے اپنا وقت ضائع کر دیا۔“

۳- قحط کے زمانے میں برادران یوسف جب حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس دوسری  
مرتبہ غلہ لینے کے لیے مصر گئے تو ان کے پاس مال بہت کم تھا جس کے بدلے وہ غلہ  
خریدتے، انھوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ ہم آپ کی خدمت میں یہ بہت کم یا  
معمولی پونجی لے کر آئے ہیں، آپ ازراہ کرم بیش از بیش غلہ مرحمت فرمائیں، اس



پورے معاملے کو قرآن کریم نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے:-

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَ  
جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ  
اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ۔ (یوسف: ۸۸)

ترجمہ: ”جب (برادرانِ یوسف) یوسف (علیہ السلام) کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو بولے کہ اے عزیز مصر! (یعنی یوسف علیہ السلام) ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر مصیبت آن پڑی ہے، ہم یہ معمولی سی پونجی لے کر آئے ہیں آپ ہمیں اس کے بدلے (غلے کا) پورا پورا ناپ دے دیں، اور (اس کے علاوہ) ہم پر کچھ صدقہ بھی کریں، بے شک اللہ خیرات کرنے والوں کو جزا عطا فرماتا ہے۔“

آیت کریمہ میں ایک ترکیب ”بضاعة مزجاة“ وارد ہوئی ہے، جس کا حقیقی معنی ہے: ”معمولی یا کم یا حقیر پونجی“ (وہ مال جس کے بدلے سامان خریدا جائے) قرآن کریم میں یہ لفظ اپنے اسی حقیقی معنی میں آیا ہے، مگر یہ قرآنی تعبیر بعد میں کسی بھی چیز میں قلت اور حقارت بیان کرنے کے لیے استعمال ہونے لگی، مثلاً:

كانت بضاعته في علوم الحديث مزجاة۔

ترجمہ: ”علوم حدیث میں اس کی پونجی کم ہے۔“

یعنی اس کا ہاتھ ذرا تنگ ہے / زیادہ درک نہیں رکھتا۔

یہ تعبیر نفی کے ساتھ بھی استعمال ہوتی ہے، اس وقت اس کے معنی قابلِ قدر، غیر

معمولی، یا ”اہمیت کے قابل“ ہو جائیں گے، مثال کے طور پر آپ گزشتہ جملے کو اس طرح کر دیں:

بضاعته في علوم الحديث ليست بمزجاة۔

ترجمہ: ”علوم حدیث میں اس کا ہاتھ تنگ نہیں ہے۔“

یعنی علوم حدیث میں وہ قابل ذکر/ قابل قدر مہارت یا ورک رکھتا ہے۔

۴- قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کے ضمن میں مذکور ہے کہ جب ان کے بھائی ان کو کنویں میں ڈال کر روتے پٹیتے اپنے والد کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ ہم آپس میں دوڑ کا مقابلہ کر رہے تھے، ہم نے یوسف علیہ السلام کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا "فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ" (یوسف: ۱۷) تو ان کو بھیڑیا کھا گیا، چوں کہ یہ بات خلاف واقعہ تھی، بھیڑیے نے حضرت یوسف کو نہیں کھایا تھا، بل کہ بھیڑیا اس الزام سے بری تھا، قرآن کریم کی اسی آیت کی روشنی میں ایک محاورہ بن گیا کہ اگر کسی معاملے میں کسی کی براءت دکھانا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو اس سے ایسے ہی بری ہے جیسے بھیڑیا حضرت یوسف علیہ السلام کے خون سے بری تھا، اردو میں اس کا ترجمہ کرتے وقت "بالکل بری" یا "بالکلیہ بری" یا "اس کا دامن پاک ہے" وغیرہ استعمال ہوگا، مثال دیکھیں:

يتهم الإسلام بما هو برىء منه براءة الذئب من دم ابن يعقوب۔

۱- اسلام پر ایسی باتوں کی تہمت لگائی جا رہی ہے جن سے وہ ایسے ہی بری ہے جیسے بھیڑیا ابن یعقوب (یوسف علیہ السلام) کے خون سے بری تھا۔

۲- اسلام پر ایسی باتوں کی تہمت لگائی جا رہی ہے جن سے وہ بالکلیہ بری ہے۔

۳- اسلام پر ایسی باتوں کی تہمت لگائی جا رہی ہے جن سے اس کا دامن بالکل پاک ہے۔

ایک مثال اور دیکھیں!

أنا أعرف أنك برىء من تهمة الاختلاس براءة الذئب من دم يوسف ولكن عليك أن تقدم الأدلة على براءتك۔

ترجمہ: ”میں خوب جانتا ہوں کہ تم غبن کی تہمت سے بالکل بری ہو، مگر ضروری ہے کہ تم اس کے لیے مضبوط دلائل پیش کرو۔“

یہ چند مثالیں ہیں ان سے بنیادی طور پر یہی ثابت کرنا مقصود تھا کہ قرآن کریم کی ایسی بہت سی تعبیرات ہیں جو اولاً قرآن کریم میں اپنے سادہ لغوی معنی میں وارد ہوئیں، بعد میں ان کا استعمال مجازی معنی میں ہونے لگا اور وہ بہ حیثیت محاورہ عربی میں رائج ہو گئیں۔

قدیم محاورے:-

عربی محاورات کے ذخیرے میں بڑا حصہ ان محاورات کا ہے جو قدیم عربی میں رائج تھے، جاہلی شاعری اور قدیم نثری ادب میں یہ جاہلہ جادیکھنے کو ملتے ہیں، ان میں سے بہت سے محاورے ایسے ہیں جو اب متروک یا مہجور ہو چکے ہیں اور بعض وہ ہیں جو آج بھی معاصر ادب میں رائج ہیں۔

قدیم محاورات کو ہم تین خانوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:-

۱- وہ قدیم محاورات جو اب متروک ہیں، اب نہ ان کو استعمال کرنے والے باقی رہے نہ ان کا معنی سمجھنے والے، لہذا ایسے محاورات اگر اب استعمال کیے جائیں تو نہ صرف یہ کہ عبارت بوجھل ہو جائے گی بل کہ ان کی تفہیم بھی مشکل ہوگی، ایسے محاورات کا مطالعہ اور تحقیق اس جہت سے مفید ہے کہ اس سے کلاسیکی ادب اور قدما کی شاعری کی تفہیم میں مدد ملے گی۔

۲- قدیم محاورات میں بہ کثرت ایسے محاورات ہیں جو آج بھی اسی مجازی معنی میں استعمال ہوتے ہیں جن معنی میں قدما ان کو استعمال کرتے تھے، زمانے کی گرد نے ان کے حسن و جمال اور فصاحت و بلاغت کو متاثر نہیں کیا۔ مثال کے طور پر ذیل کا محاورہ دیکھیں:

قَلْبٌ لَّهُ ظَهْرٌ الْمَجْنُونِ

لفظی ترجمہ: ”فلاں نے فلاں کے لیے ڈھال کی پیٹھ پٹ لی۔“  
 مجازی معنی: ”(دوستی کے بعد) قطع تعلق کر لیا، دشمنی پر آمادہ ہو گیا۔“  
 یہ قدیم محاورہ ہے اور آج بھی اسی مجازی معنی میں استعمال ہوتا ہے جس میں قدما استعمال کرتے تھے، حضرت علی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نام ایک خط میں لکھا تھا کہ

”قلبت لابن عمك ظهر المجن“  
 ترجمہ: ”تم نے اپنے چچا زاد بھائی سے قطع تعلق کر لیا ہے۔“

(النهاية لابن الاثير: ج ۱ ص ۳۰۸ بہ حوالہ معجم التعبير الاصطلاحی ص ۲۲۰)

۳- قدیم محاورات میں بعض ایسے محاورات بھی ہیں جو اپنے الفاظ اور ہیئت ترکیبی کے اعتبار سے تو قدیم ہیں مگر ان کا قدیم مجازی معنی اب متروک ہو گیا اور ان سے کوئی دوسرا مجازی معنی مراد لیا جانے لگا، یا پھر قدیم مجازی معنی بالکل متروک نہیں ہوا بل کہ اس معنی میں قدرے عمومیت یا وسعت پیدا ہو گئی ہے۔ مثال کے طور پر ایک قدیم محاورہ ہے:

ضرباً خماساً لأسداس۔

قدیم عرب میں یہ محاورہ ایسے آدمی کے لیے بولا جاتا تھا جو کسی کو دھوکا دے، مگر ظاہر یہ کرے کہ وہ اس کی خیر خواہی یا اطاعت کر رہا ہے۔ (1)  
 اب معاصر عربی میں ”ضرباً خماساً فی أسداس“ شدید حیرت کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (معجم التعبير الاصطلاحی ص ۲۲۰)

جدید محاورے:-

عربی ذخیرہ محاورات میں بہت سے ایسے محاورات موجود ہیں جن کے الفاظ تو

1- اس محاورے کے پس منظر میں ایک طویل واقعہ ہے جس کو ہم قلم انداز کر رہے ہیں، دیکھیے: لسان العرب مادہ خ م س

قدیم عربی لغات میں موجود ہیں، مگر ان کی ہیئت ترکیبی اور مجازی معنی دور جدید کے تجربات یا کسی واقعہ سے متاثر ہو کر وجود پذیر ہوئے ہیں، مثال کے طور پر سرکس دور جدید کی پیداوار ہے، سرکس میں مختلف طرح کے کرتب ہوتے ہیں، انہیں میں ایک کرتب یہ ہے کہ رینگ (Ring) میں دو رسیاں بلندی پر باندھ دی جاتی ہیں اور ایک آدمی اپنے دونوں پیر دونوں رسیوں پر رکھ کر چلتے ہوئے اپنا توازن برقرار رکھتا ہے اس کے لیے بڑی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے، اسی سے ایک محاورہ بنایا گیا: ”هو يلعب على الحبلين“ یعنی وہ دو رسیوں پر کھیل رہا ہے، مجازی طور پر یہ محاورہ ایسے شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے جو بہت چالاک اور دھوکے باز ہو۔

(معجم التعبير الاصطلاحی ص ۵۹۱)

”الرقص على الحبال“ بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اُنیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں برطانوی سامراج نے جزیرہ مالٹا کو اپنے قیدیوں کے لیے بہ طور قید خانہ استعمال کرنا شروع کیا، جزیرہ مالٹا میں آبادی نہ ہونے کے برابر تھی، جو لوگ تھے بھی وہ یا تو انگریز فوجی تھے یا پھر ان کے قیدی، ایسی صورت میں وہاں اذان دینے کا بہ ظاہر کوئی فائدہ نہیں تھا کیوں کہ وہاں ایسا کوئی تھا ہی نہیں جو اذان سن کر نماز پڑھنے کے لیے آئے، اسی سے ایک محاورہ بنا: ”هو يؤذن في مالطة“ یعنی وہ مالٹا میں اذان دے رہا ہے، یعنی کوئی ایسا کام کر رہا ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، اس کو اردو میں ”بھینس کے آگے بین بجانا“ کہتے ہیں۔

ٹرین کی ایجاد کے بعد کئی محاورے بنے۔ ان میں ایک محاورہ یہ ہے: ”فاتح القطار“، اس کی ٹرین چھوٹ گئی، یعنی موقع ہاتھ سے نکل گیا۔

انگریزوں نے گھوڑوں کی دوڑ کے ذریعے جو اکیلنا شروع کیا، کسی نے ایسے گھوڑے پر پیسہ لگایا جو ہارنے والا تھا تو کہا جانے لگا: ”قامر علی جواد“

خاسر“ یعنی اس نے ہارے ہوئے گھوڑے پر جوا کھیلا۔ اب یہ محاورہ بن گیا یعنی گھائے کا سودا کیا۔

کچھ محاورات دورِ جدید کے کھیلوں سے متاثر ہو کر معرضِ وجود میں آئے، والی بال یا فٹ بال کے میدان میں دونوں ٹیموں کے الگ الگ علاقے ہوتے ہیں، جن کو اردو میں ہم ”پالہ“ کہتے ہیں، ایک ٹیم گیند کو کیک کرتی ہے یا ہاتھ سے مارتی ہے اور اپنی مخالف ٹیم کے پالے میں پھینک دیتی ہے، گویا انہوں نے اپنا کام کر دیا اب مخالف ٹیم کی باری ہے۔ اب اگر کوئی اپنا کام کر دے اور باقی کا کام کسی دوسرے کے سپرد کر دے تو اس وقت کہا جاتا ہے کہ ”اس نے گیند فلاں کے پالے میں ڈال دی“ یا ”اب گیند فلاں کے پالے میں ہے“۔ یہی محاورہ عربی میں بھی استعمال ہوتا ہے، بابرہ مسجد کا قضیہ چل رہا تھا، اس سلسلے میں مرکزی حکومت نے یہ کہہ کر اپنا پلہ جھاڑ لیا کہ اس کا فیصلہ سپریم کورٹ کرے گا، یہ خبر میں نے مصری اخبار ”الاہرام“ میں پڑھی تھی، خبر کا ایک جملہ یہ تھا:

”أن الحكومة المركزية قذفت بالكرة في مرمى المحكمة العليا۔“

یعنی مرکزی حکومت نے گیند سپریم کورٹ کے پالے میں ڈال دی ہے۔ اس کی ایک مثال اور دیکھیں:

طالب الرئيس عرفات مراراً و تکراراً بالشروع في المفاوضات، و الكرة الآن في ملعب إسرائيل۔

(معجم التعبير الاصطلاحي ص ۱۲۲)

ترجمہ: ”صدر عرفات نے کئی مرتبہ مذاکرات کے آغاز کا مطالبہ کیا ہے، اب گیند اسرائیل کے پالے میں ہے۔“

ایک جدید محاورے کی تشکیل کا تجربہ خود مجھے ہوا، ۲۰۰۳ء میں عراق پر قبضے کے

بعد امریکی فوجیوں نے ابو غریب نامی جیل میں عراقی فوجیوں کو قید کر دیا، اسی درمیان ابو غریب جیل سے ایسی ویڈیو سامنے آئیں جن میں امریکی فوجیوں کو عراقیوں پر انسانیت سوز مظالم کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا، بین الاقوامی میڈیا میں اس کا بہت چرچا رہا، اس زمانے میں مصری دارالافتا میں تربیت افتا کا کورس کر رہا تھا، ڈاکٹر احمد کمال اصول فقہ کا درس دیتے تھے، دورانِ درس انہوں نے کوئی واقعہ سنایا جس میں کسی شخص پر بہت مظالم کیے گئے تھے، اس کی تعبیر کے لیے انہوں نے کہا: ”کأنه حبسه في سجن أبي غريب“ یعنی گویا کہ اسے ابو غریب جیل میں قید کر دیا گیا ہو، اس وقت تو بات ہنسی میں آئی گئی ہو گئی، مگر چند ماہ بعد میں نے یہی محاورہ اسی معنی میں مصر کے موقر روزنامے ”الاہرام“ میں پڑھا، اس سے اندازہ ہوا کہ گویا اب تشدد اور ظلم و زیادتی کے اظہار کے لیے یہ ایک محاورہ بن چکا ہے۔

معرب محاورے:-

زبانوں کا آپس میں اخذ و افادہ قدیم زمانوں میں بھی ہوتا رہا ہے اور یہ عمل آج بھی جاری ہے، عربی نے بھی اپنے تشکیلی اور ارتقائی مراحل میں دوسری زبانوں سے بہت کچھ استفادہ کیا ہے، بل کہ علوم قرآن کے ضمن میں ایک بحث یہ بھی آتی ہے کہ خود قرآن کریم میں بھی غیر عربی الفاظ وارد ہوئے ہیں یا نہیں؟ بعض علمائے لغت نے اس رائے کو تسلیم کیا ہے، جب کہ امام شافعی سمیت بعض حضرات نے بڑی شد و مد سے اس امکان کو خارج کر دیا ہے۔ (1)

انیسویں صدی کے نصف آخر اور بیسویں صدی کے نصف اول میں بہت سے عرب ممالک پر برطانیہ، فرانس اور اٹلی وغیرہ کا ناجائز تسلط رہا، جس کو ہم اردو میں

1- امام سیوطی نے قرآن میں معرب الفاظ کے مسئلے پر ایک مستقل رسالہ ”المہذب فیما وقع فی القرآن من المعرب“ کے نام سے تحریر فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ”الإتقان“ میں بھی اس موضوع پر ایک مستقل باب بائدھا ہے۔

”سامراج“ اور عربی میں ”الاستعمار“ کہتے ہیں، یورپ کے اس سیاسی غلبے کے زمانے میں عربوں کی تہذیب، روایات، فکر اور زبان ہر چیز کسی نہ کسی حد تک متاثر ہوئی، جس کے نتیجے میں آج معاصر عربی میں بے شمار ایسے الفاظ اور تعبیرات موجود ہیں جن کا شجرہ نسب قدیم عرب سے نہیں ملتا بلکہ یہ کسی نہ کسی یورپی زبان سے عربی میں داخل ہوئے ہیں، یہاں ”مُعَرَّبٌ محاورے“ سے اسی قسم کے محاورے مراد ہیں۔

یورپی استعمار کے علاوہ مُعَرَّبٌ محاوروں کی موجودگی کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ گزشتہ ایک صدی میں جدید ذرائع ابلاغ کی ایجاد کے بعد قومیں سیاسی، اقتصادی، سفارتی اور تہذیبی سطح پر ایک دوسرے سے قریب ہوئی ہیں، جس کے نتیجے میں زبان کے معاملے میں باہم افادہ و استفادہ کے زیادہ مواقع پیدا ہو گئے ہیں۔

دور جدید کے محققین اور علمائے لغت کے درمیان مُعَرَّبٌ محاوروں کے سلسلے میں بحثیں ہوئی ہیں، راقم کے ناقص مطالعے کی حد تک اس معاملے میں دو انتہا پسند جماعتیں بن گئی ہیں، کچھ لوگ اپنی زبان کے معاملے میں اتنے قدامت پسند واقع ہوئے ہیں کہ جدید سے جدید تعبیر کے لیے بھی وہ قدیم عربی لغات ”القاموس المحیط“ اور ”لسان العرب“ وغیرہ سے کوئی نہ کوئی اصل نکال ہی لاتے ہیں، دوسری طرف کچھ لوگ یورپی زبانوں کے ایسے دل دادہ ہیں کہ اگر کوئی عربی تعبیر کسی یورپی زبان سے لفظ و معنی میں ذرا بھی مماثلت رکھتی ہو تو فوراً اسے مُعَرَّبٌ کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔ (1)

1- اس معاملے کے فروغ میں مستشرقین نے بھی اپنا کردار ادا کیا ہے، جرجی زیدان نے تو اپنی کتاب ”الفلسفۃ اللغویة و الألفاظ العربیة“ میں پوری عربی زبان ہی پر ہاتھ صاف کر دیا ہے۔ جرجی زیدان نے اپنی دوسری کتاب ”اللغة العربیة کائن حی“ میں اس سلسلے میں ”التراکیب الأعجمیة“ کے عنوان سے ایک پوری فصل ذکر کی ہے۔ عربی زبان میں معرب کے مسئلے پر متقدمین میں ماہر لغت موهوب الجوالیقی (وفات: ۱۹۵۴ھ) کی کتاب ”المعرب من الکلام الأعجمی“ جامعیت اور تحقیق دونوں جہتوں سے ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ متاخرین میں اس مسئلے پر عبدالقادر المنزلی کی کتاب ”الاشتقاق و التعریب“ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)



بہ ہر حال یہ ایک نازک اور دقیق لسانی بحث ہے کہ کون سی تعبیر اصیل ہے اور کون سی دخیل۔

ہمارے خیال میں اس میں کوئی شک نہیں کہ جدید عربی نے بہت سی سیاسی، جنگی، سفارتی، اقتصادی، سائنسی اور ادبی اصطلاحات اور تعبیرات کے سلسلے میں دیگر یورپی زبانوں سے استفادہ کیا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ جدید عربی کا ہر وہ محاورہ جو کسی دوسری زبان کے محاورے سے لفظ و معنی میں ذرا بھی مشابہت یا مماثلت رکھتا ہو وہ ہر حال میں اسی زبان سے ترجمہ ہو کر عربی میں آیا ہو، ہاں بعض محاورات کے ساتھ کچھ ایسے شواہد ضرور ہوتے ہیں جن کی روشنی میں حتمی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ محاورہ عربی الاصل نہیں بل کہ معرب ہے۔

مغربی ماہر لغت سٹگی فیش (1) نے اس امر کی ایک سے زیادہ مثالیں دی ہیں کہ لفظی اور معنوی یکسانیت کی وجہ سے بعض عجلت پسندوں نے بہت سے عربی محاورات کو معرب قرار دے دیا ہے، حالانکہ یہ محاورات قدما کے یہاں بھی موجود ہیں۔ مثال کے طور پر ہم اردو میں کہتے ہیں کہ ”میں سراپا گوش ہو گیا“ یعنی پوری توجہ سے کسی کی بات سننے لگا، مصری ادیب نجیب محفوظ نے اسی معنی میں اپنی ناول ”السراب“ میں ایک محاورہ استعمال کیا:

”أصغيت إليها و كلي آذان“

(بقیہ صفحہ گزشتہ) کافی مفصل ہے، مصر میں یہ کتاب ہمارے مطالعے میں تھی، فی الحال پیش نظر نہیں ہے۔ ڈاکٹر ابراہیم السامرائی نے اپنی کتاب ”معجمیات“ میں ایک مستقل باب ”تعبیر اوردوبیة فی العربیة الحدیثة“ (جدید عربی میں یورپین تعبیرات) کے نام سے ذکر کیا ہے (ص ۳۷۹ تا ۳۵۵) اس کے علاوہ مغربی ماہر لغت سٹگی فیش کی کتاب ”العربیة الفصحی الحدیثة: بحوث فی تطورات الالفاظ و الاسالیب“ (ترجمہ و تعلق: ڈاکٹر محمد حسن عبدالعزیز) اس موضوع پر ایک مفصل اور جامع کتاب ہے، آخر الذکر دونوں کتابیں ہمارے پیش نظر ہیں۔

1- عربی میں ”ڈ“ اور ”ٹ“ وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے غیر عربی ناموں کا حلیہ بگڑ جاتا ہے، کتاب کے سرورق پر یہ نام اس طرح درج ہے: ”سٹگنیش“ اس کے صحیح انگریزی تلفظ تک ہماری رسائی نہیں ہو سکی۔

یعنی میں نے اس کی بات اس حال میں سنی کہ میرا پورا وجود کان بن گیا۔  
انگلش میں بھی اس معنی کی تعبیر کے لیے ”I was all ears“ استعمال ہوتا  
ہے۔ اس سے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ یہ محاورہ عربی الاصل نہیں بل کہ معرب  
ہے، جب کہ ابن الفارض کے یہاں اس قسم کا محاورہ استعمال ہوا ہے:

إذا ما بدت ليلي فكلي أعين

و إن هي ناجتني فكلي مسامع

ترجمہ: ”جب لیلیٰ سامنے آتی ہے تو میں سراپا آنکھ بن جاتا ہوں اور جب وہ مجھ  
سے سرگوشی کرتی ہے تو میں سراپا گوش ہو جاتا ہوں۔“

(العربية الفصحى الحديثة ص ۲۶۲)

کسی چیز میں اگر پائے داری نہ ہو تو اس کو انگلش میں اس طرح تعبیر کرتے ہیں:

**It is but a picture on the wall**

ترجمہ: ”یہ تو صرف دیوار پر ایک تصویر ہے۔“

عربی کا محاورہ یوں ہے:-

”ما هو إلا صورة في الحائط“

یہ بالکل انگریزی محاورے کا لفظی ترجمہ ہے، اس سے بعض لوگوں نے گمان کیا  
کہ یہ محاورہ انگلش سے آیا ہے، مگر ڈاکٹر محمد مندور کی تحقیق کے مطابق قدیم ناقد الامدی  
نے یہ محاورہ استعمال کیا ہے۔ (مرجع سابق، نفس صفحہ)

اسی قسم کے بعض اور محاورات پر غور کریں!

عربی کا محاورہ ہے:

”ضرب عصفورين بحجر“

یعنی ایک پتھر سے دو چڑیوں کو مارا۔

اس کو ہم اردو میں ”ایک پتھر دو کاج کرنا“ یا ”ایک تیر سے دو شکار کرنا“ کہتے

ہیں، بالکل انہیں الفاظ میں اسی مجازی معنی کے لیے انگلش میں بھی محاورہ موجود ہے:

### To kill two birds with one stone

طارق بن زیاد کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے اندلس پہنچ کر اپنی کشتیاں جلا کر واپسی کا راستہ مسدود کر دیا، اسی واقعہ سے متاثر ہو کر یہ محاورہ بنا:

”أحرق السفن من وراءه“

یعنی اپنے پیچھے کشتیاں جلا دیں!

بالکل انہیں الفاظ میں اُردو کا محاورہ بھی ہے، جب کوئی شخص کسی خطرے میں کود پڑے اور واپسی کے راستے خود اپنے ہی ہاتھ سے مسدود کر دے، تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی کشتیاں جلا دی ہیں۔

یہی محاورہ انہیں الفاظ میں انگلش میں بھی موجود ہے:

### Burning one's boats

لڑکی کو شادی کا پیام دینے کو اُردو میں ”ہاتھ مانگنا“ کہتے ہیں، اگرچہ عربی میں اس کا مفرد ”أن يخطبها“ موجود ہے، مگر یہی تعبیر عربی میں یوں بھی استعمال ہوتی ہے:

”فلان طلب يد فلانة“

یعنی فلاں لڑکی کے فلاں لڑکی کا ہاتھ مانگا۔

انہیں الفاظ میں انگلش کا محاورہ بھی ہے:

### X asked for the hand of y

اس قسم کی اور کئی مثالیں سنگی فیٹس نے دی ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ یہ محاورات مُعَرَّب نہیں ہیں، بل کہ یہ عربی الاصل ہیں۔

(دیکھیے: العربية الفصحى الحديثية ص ۲۵۱-۲۶۴)

البتہ بہت سے ایسے محاورات ہیں جن کے بارے میں یقین سے کہا جاسکتا ہے

کہ یہ انگلش یا فرنچ یا کسی دوسری زبان سے ترجمہ ہو کر عربی میں داخل ہوئے ہیں، قدیم عربی میں ان کی اصل پیش نہیں کی جاسکتی۔ مثال کے طور پر کسی معاملے میں کوئی کردار ادا کرنا اس کے لیے جدید عربی میں ”لعب دوراً“ استعمال ہوتا ہے، یعنی ”اس نے کردار کھیلا“، لعب فعل کی یہ ایک نئی تعبیر ہے جو قدیم عربی میں نہیں ملے گی، اس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ یہ بعینہ اس انگلش محاورے کا ترجمہ ہے:

He plays his part (معجمیات: ص ۳۵۸)

غصے یا جھنجلاہٹ کے اظہار کے لیے ہم اردو میں کہتے ہیں: ”جہنم میں جاؤ“ یا

بھاڑ میں جاؤ“

انگلش میں انہیں الفاظ میں اسی تعبیر کے لیے کہا جاتا ہے:

Go to Hell

عربی میں ”لیذهب الی الجحیم“ استعمال ہوتا ہے۔

ڈاکٹر محمد داؤد کی تحقیق کے مطابق یہ عربی محاورہ اسی انگلش محاورے کا ترجمہ ہے۔

(معجم التعبير الاصطلاحی ص ۲۷۸)

بعض محاورات مغرب کے سیاسی یا جنگی حالات کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں، ان کے بارے میں یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ انگلش کے اسی محاورے کا عربی ایڈیشن ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے زمانے میں اتحادی ممالک کے کچھ جاسوس تھے جو درپردہ مخالف خیمے کے خلاف اپنا کام انجام دے رہے تھے، اتحادی ممالک ۴ تھے، گویا ۴ فوجیں تو یہ ہو گئیں اور پانچ ویں فوج ان کے جاسوس ہوئے، ان جاسوسوں کے لیے ایک تعبیر استعمال ہوتی تھی: Fifth column عربی میں اس کو ”الطابور الخامس“ کہا جانے لگا۔

اسی طرح ”سرد جنگ“ ایک خاص سیاسی اصطلاح ہے، جو انگلش اصطلاح

”cold War“ کا ترجمہ ہے۔ یہی اصطلاح عربی میں ”الحرب الباردة“ کے ذریعے استعمال کی جاتی ہے۔

عہدِ وسطیٰ میں جب عرب میں تہذیب و تمدن اور علوم اپنے منتہائے کمال پر تھے، اس زمانے میں یورپ جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا، اس خاص زمانے کے لیے مغربی مؤرخین نے ”Dark ages“ کی اصطلاح وضع کی، اس اصطلاح کا لفظی ترجمہ عربی میں ”العصور المظلمة“ کیا گیا جو اب بھی رائج ہے۔

اسی طرح ایک خاص اصطلاح ”Yellow Journalism“ ہے جس کا لفظی ترجمہ ہم اردو میں بھی ”زرد صحافت“ استعمال کرتے ہیں۔ اسی کا لفظی ترجمہ عربی میں بھی ”الصحف الصفراء“ ہے۔

بلند و بالا عمارتوں کو ہم اردو میں ”فلک بوس عمارت“ کہتے ہیں، یعنی ”آسمان کو بوسہ دینے والی عمارت“، عربی میں اس معنی کے لیے ”ناطحات السحاب“ یعنی ”بادل کو سینگ مارنے والی“ استعمال ہوتا ہے۔ ڈاکٹر محمد داؤد کے بقول یہ انگلش تعبیر ”Sky Scrappers“ کا ترجمہ ہے۔

کسی کو اپنے دشمنوں کی فہرست میں شامل کرنے کے لیے ایک خاص اصطلاح ”Black list“ استعمال ہوتی ہے، یعنی فلاں کو اس نے اپنی بلیک لسٹ میں شامل کر لیا۔ اردو میں اس کا لفظی ترجمہ ”کالی فہرست“ استعمال نہیں ہوتا بلکہ اردو میں بھی ہم ”بلیک لسٹ“ ہی کہتے ہیں، مگر عربی میں ”القائمة السوداء“ استعمال ہوتا ہے۔

### محاورات کا تاریخی پس منظر:-

ذخیرہ محاورات میں کچھ محاورے ایسے بھی ہیں جن کا کوئی نہ کوئی تاریخی پس منظر بھی ہے۔ یہ محاورے کسی واقعے یا حادثے کے بطن سے جنم لیتے ہیں اور رفتہ رفتہ اصل واقعہ فراموش ہو جاتا ہے، مگر محاورہ سکہ رائج الوقت کی طرح بازارِ ادب میں چلتا رہتا ہے۔ ہم میں سے کون نہیں کہتا کہ ”میں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے“ یعنی اس کو

کرنے کا پختہ ارادہ اور عزم کر لیا ہے یا اس کی ذمہ داری اپنے سر لے لی ہے، مگر کم ہی لوگ جانتے ہوں گے کہ دراصل اس محاورے کے پس منظر میں ایک راجپوتانہ رسم ہے۔ جب کسی سردار یا راجہ کو کوئی اہم کام یا جنگی مہم درپیش ہوتی تھی تو وہ دربار میں ایک تخت پر ایک تلوار، شربت کا پیالہ اور ایک پان کا بیڑا رکھوا دیا کرتا تھا اور پھر مصاحبین اور خواص سے اس اہم کام کا ذکر کرتا تھا۔ ان میں سے کوئی سو رہا آگے بڑھ کر تلوار کمر سے باندھتا تھا، شربت پیتا تھا اور پان کا بیڑا اٹھا کر منہ میں رکھ لیا کرتا تھا، گویا اس مہم کو سر کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لے لی ہے۔ چنانچہ یہ محاورہ بن گیا، اب لوگ اصل واقعے کو بھول گئے اور محاورہ استعمال ہو رہا ہے۔

(اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو: ص ۴۶)

ہندوستان میں مختلف برادریوں میں پنچایتی نظام رائج تھا، اگر کوئی شخص کوئی جرم کرتا تو اس کو برادری کی پنچایت میں پیش کیا جاتا، برادری کے بزرگ اس آدمی کے جرم کی سزا کے طور پر فیصلہ کرتے تھے کہ پوری برادری اس سے قطع تعلق کر لے، برادری کا کوئی آدمی نہ اس کے گھر جائے نہ اس کو اپنے گھر بلائے، نہ اس کے گھر کا پانی پیے نہ حقہ پیے، گویا اس کو برادری سے خارج کر دیا گیا، یہیں سے ایک محاورہ بنا "حقہ پانی بند کرنا" اب اگر کسی کا سوشل بائی کاٹ کر دیا جائے اور اس نے خواہ زندگی میں کبھی حقے کو ہاتھ بھی نہ لگایا ہو مگر کہا یہی جائے گا کہ "اس کا حقہ پانی بند کر دیا گیا"۔

بہت سے محاورے ایسے ہیں جن کے پس منظر میں کوئی فرضی حکایت ہے، مثلاً اردو کا ایک محاورہ ہے: "بندر بانٹ کرنا" یعنی کسی چیز کی ایسی تقسیم کرنا جس سے تقسیم کرنے والے کا فائدہ ہو اور جو اصل حق دار ہوں ان کا نقصان ہو۔ اس محاورے کے پیچھے ایک فرضی حکایت ہے جس میں دو بلیاں ایک بندر کے پاس اپنی روٹی کی منصفانہ تقسیم کروانے کے لیے آئی تھیں، تھوڑی تھوڑی کر کے بندر پوری روٹی کھا گیا اور بلیوں کو کچھ نہیں ملا۔

عربی کے بھی بہت سے محاوروں کا کوئی نہ کوئی تاریخی پس منظر ہے، یا کسی خاص موقع پر کوئی جملہ بولا گیا اور بعد میں وہ ایک محاورہ بن گیا۔ یہاں ہم اس قسم کی صرف دو مثالوں پر اکتفا کر رہے ہیں:

۱- ایک محاورہ ہے: "رَفَعَ عَقِيرَتَهُ"؛ مشہور لغوی ابن منظور نے اس کا پس منظر یہ بیان کیا ہے کہ عرب کے ایک شخص کی ٹانگ کٹ گئی، اس نے اپنی کٹی ہوئی ٹانگ اٹھا کر چیخنا چلانا شروع کر دیا، چوں کہ کٹے ہوئے عضو کو "عَقِيرَةٌ" کہتے ہیں لہذا کسی نے اس کو دیکھ کر کہا: "رَفَعَ عَقِيرَتَهُ" یعنی اس نے اپنی کٹی ہوئی ٹانگ اٹھالی، اسی کے بعد سے چیخنے چلانے اور شور مچانے کے لیے یہ محاورہ بن گیا (1) اب مجاز در مجاز کی چوٹ کھاتا ہوا یہ محاورہ جدید عربی میں اس طرح استعمال ہوتا ہے: "رَفَعَ عَقِيرَتَهُ ضِدَّ فُلَانٍ" یعنی فلاں کے خلاف آواز اٹھائی۔

۲- ایک محاورہ ہے: "رَجَعَ بِخُفِّي حُنَيْنٍ" یعنی وہ (عرب کے ایک شخص) حنین کے دونوں موزے لے کر واپس ہوا (2) مجازی معنی ہے کہ "وہ ناکام واپس ہوا" یا "خالی ہاتھ واپس آ گیا"۔

علمائے لغت نے اس محاورے کے سلسلے میں دو تاریخی واقعات کا ذکر کیا ہے۔ ابو عبید لغوی نے لکھا ہے کہ حنین نامی ایک شخص نے کسی اعرابی سے کوئی سودا کیا، مول بھاؤ کرنے میں بات بڑھ گئی، اعرابی ناراض ہو گیا، حنین نے واپسی کے راستے میں اپنا ایک موزہ پھینک دیا اور کچھ آگے جا کر دوسرا موزہ ڈال دیا، جب اعرابی اس راستے سے گزرا اور حنین کا موزہ پڑا ہوا دیکھا تو اس نے سوچا کہ اگر دوسرا بھی مل جاتا تو میں لے لیتا، اس موزے کو وہیں چھوڑ کر وہ آگے بڑھ گیا، جب کچھ دور گیا تو اس کو دوسرا

۱- لسان العرب مادة: ع ق ر

۲- خف چڑے کے ایک خاص قسم کے موزے کو کہتے ہیں جس کو اردو میں پائے تانبہ کہا جاتا ہے، مگر ہم یہاں خف کا ترجمہ "موزہ" ہی کر رہے ہیں۔

موزہ بھی پڑا نظر آیا، اس نے موزہ اٹھایا اپنے اونٹ کو وہیں چھوڑا اور دوسرا موزہ لینے کے لیے پیچھے چلا گیا، حنین اسی دوسری جگہ تاک میں بیٹھا تھا، جیسے ہی اعرابی پیچھے گیا حنین ساز و سامان سے لدا ہوا اس کا اونٹ لے کر فوج چکر ہو گیا، جب اعرابی دوسرا موزہ لے کر لوٹا تو اپنا اونٹ نہ پا کر اس نے سر پیٹ لیا، بہر حال وہ حنین کے وہ دونوں موزے لے کر جب اپنے گاؤں پہنچا اور لوگوں نے پوچھا کہ ”اپنے سفر سے کیا لے کر آئے؟“ تو اس نے مایوسی سے جواب دیا: ”جِئْتُكُمْ بِخُفْيِ حُنَيْنٍ“، یعنی ”میں حنین کے موزے لے کر آیا ہوں“، اسی وقت سے ناکام و نامراد لوٹنے کے لیے یہ

محاورہ بن گیا۔ (معجم المصطلحات و التراکیب و الامثال المتداولہ ص ۱۰۴)

ایک دوسرے معروف لغوی ابن السکیت نے لکھا ہے کہ حنین نامی ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ اسد بن ہاشم بن عبد مناف کا بیٹا ہے، حنین حضرت عبد المطلب کی خدمت میں آیا، وہ گہرے لال رنگ کے موزے پہنے ہوئے تھا، اس نے حضرت عبد المطلب سے کہا کہ اے چچا! میں اسد بن ہاشم کا بیٹا ہوں، حضرت عبد المطلب نے اس کو اسد کا بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے اندر ہاشم کے خصائل و شمائل میں سے کوئی بات نہیں پاتا، آخر کار حنین ناکام واپس ہوا، لوگوں نے کہا: ”رَجَعَ حُنَيْنٌ بِخُفْيِهِ“، یعنی حنین اپنے دونوں موزوں لے کر واپس لوٹا، اسی وقت سے یہ محاورہ بن گیا۔

(معجم المصطلحات و التراکیب و الامثال المتداولہ ص ۱۰۴، ۱۰۵)

### محاورات پر تہذیب و تمدن کا اثر:-

محاورات کی تشکیل اور مقبولیت میں تہذیب و تمدن، معاشرتی اقدار اور گرد و پیش کے ماحول کا بڑا اہم کردار ہوتا ہے، انسان اپنے گرد و پیش کے ماحول میں جو کچھ دیکھتا ہے اسی تجربے کے نتیجے میں محاورہ تشکیل پاتا ہے، اسی لیے مختلف علاقوں، قوموں اور ملکوں کے محاورات میں فرق ہوتا ہے، کوئی چیز کسی قوم یا معاشرے میں زیادہ اہمیت



رکھتی ہے، مگر دوسرے خطے میں وہ اتنی اہم نہیں ہوتی اسی لیے پہلی جگہ کے محاورات میں اس کا نمایاں اثر نظر آئے گا جب کہ دوسری جگہ کے محاورات میں وہ اتنی اہمیت حاصل نہیں کر پائے گی، مثال کے طور پر نقل و حمل کے لیے اونٹ کا استعمال ہمارے یہاں بھی ہوتا تھا، مگر عربوں کے لیے اونٹ ایک خاص اہمیت رکھتا تھا، کیوں کہ جزیرہ عرب کا اکثر علاقہ ریگستان پر مشتمل تھا اور ریگستانی راستوں میں سفر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو بعض ایسی خصوصیات عطا فرمائی ہیں جو کسی دوسرے سواری کے جانور میں نظر نہیں آتیں، عربوں کی زندگی بدویانہ تھی اس میں بھی اونٹ ان کا ایک اہم ساتھی ہوا کرتا تھا اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ اونٹ کی مختلف اداؤں کو مجازی طور پر مختلف معانی کی تعبیر کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔ یہاں چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

عربوں کا طریقہ تھا کہ سفر کے لیے اونٹ پر لکڑی کا ایک فریم کتے تھے اس کو پردوں سے ڈھک دیا جاتا تھا تاکہ سوار دھوپ کی تمازت اور اڑتی ہوئی ریت (یہ دونوں چیزیں ریگستان کا لازمہ ہیں) سے محفوظ رہ سکے، اس کو عربی میں رحلہ، ہودج اور محمل اور اردو میں کجاوہ کہا جاتا ہے، اگر کوئی اونٹ پر کجاوہ باندھ رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ اب سفر کرنے والا ہے، لہذا یہیں سے محاورہ تشکیل پایا "شَدُّ رِحَالٍ" یعنی کجاوہ کسنا بہ الفاظِ دیگر سفر کا قصد کرنا، اب آپ ہوائی جہاز سے سفر کا ارادہ رکھتے ہوں یا ریل سے مگر آپ یہی کہیں گے: شَدَدْتُ رِحْلَتِي اِلٰی..... یعنی میں نے فلاں جگہ کے لیے کجاوہ کس لیا ہے بہ الفاظِ دیگر فلاں جگہ کے سفر کا قصد کر لیا ہے۔

اب اسی محاورے کے ایک اور معنی دیکھیں، اگر کوئی شخص علم و فضل یا اور کسی بھی میدان میں ماہر اور مشہور ہو تو یقینی طور پر لوگ اس کے پاس دور دور سے اپنی حاجتیں لے کر آئیں گے، جب لوگ سفر کر کے آئیں گے تو لازمی طور پر اونٹوں پر کجاوے کے جائیں گے، گویا کسی کے مشہور ہونے یا کسی میدان میں ماہر ہونے کا لازمی نتیجہ ہے کہ

اس کی جانب لوگ سفر کریں، یہیں سے اس محاورے نے ایک نیا رخ لیا:

تُشَدُّ إِلَيْهِ الرَّحَالُ فِي عُلُومِهِ-

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا کہ ”ان کے علوم میں ان کی جانب کجاوے کسے جاتے ہیں“، مجازی معنی ہوگا کہ وہ بہت مشہور و معروف یا اپنے فن میں کامل و ماہر ہیں۔

اسی سے ملتا جلتا ایک محاورہ ہے:

”تُضْرَبُ إِلَيْهِ أَكْبَادُ الْإِبِلِ“

یعنی ان کی جانب اونٹوں کے پہلو (سینے، جگر) پیٹے جاتے ہیں (جب اونٹ کو تیز دوڑانے کی کوشش کی جاتی ہے تو اس کو چابک سے مارتے ہیں)۔

مطلب یہی ہے کہ وہ ایسا مشہور و معروف یا اپنے فن میں یکتا ہے کہ لوگ دور دراز سے سفر کر کے اس کی طرف آتے ہیں۔

جب تک اونٹ کی لگام ہاتھ میں ہے وہ آپ کے قابو میں ہے اگر آپ اس کی لگام چھوڑ دیں تو آزاد ہو جائے گا اور جس طرف چاہے گا جائے گا، لہذا کسی کو آزادی دینے کے لیے یہ محاورہ استعمال کیا جانے لگا: ”تَرَكَ الْحَبْلَ عَلَى الْغَارِبِ“، یعنی رسی گردن پر چھوڑ دی (1) مجازی معنی ہوا: ”اس کو کھلی چھوٹ دے دی“ یا ”اس کو ڈھیل دے دی“، اردو میں ہم ”شتر بے مہار“ استعمال کرتے ہیں، فقہا کے نزدیک ”حَبْلُكَ عَلَى غَارِبِكَ“ (تمہاری رسی تمہاری گردن پر ہے یعنی تم آزاد ہو) یہ طلاق کے الفاظ کناہ میں سے ہے۔

اونٹ کی جسامت کو دیکھتے ہوئے اس کی دُم بہت چھوٹی ہوتی ہے، کہیں بٹوارا ہو رہا ہو، ایک آدمی کا حق زیادہ بنتا ہو مگر وہ کسی وجہ سے محض اونٹ کی دُم ہی پر راضی ہو جائے تو گویا وہ بہت چھوٹی چیز پر راضی ہو گیا، اسی سے محاورہ بنا ”رَكِبَ ذَنْبَ الْبَعِيرِ“، یعنی اونٹ کی دُم پر سوار ہو گیا، یعنی اس کا حق تھا کہ وہ اور لیتا مگر صرف اونٹ

1- الغارِب: اونٹ کی کوہان اور گردن کے بیچ کا حصہ

کی دم لے کر ہی مان گیا، مثلاً:

الدول العربية تبیع نفظها بدر اھم معدودة كأنھم ركبوا  
ذنب البعیر۔

ترجمہ: (۱) عرب ممالک اپنا تیل بہت کم قیمت پر فروخت کر رہے ہیں گویا کہ وہ  
اونٹ کی دم پر سوار ہیں۔

(۲) عرب ممالک اپنا تیل بہت کم قیمت پر فروخت کر رہے ہیں اور اسی پر  
راضی ہیں۔

”العشواء“ ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں جس کو صاف نظر نہ آتا ہو، ظاہر ہے کہ جب  
صاف نظر نہیں آتا تو اس کی چال بھی اُکھڑی اُکھڑی ہوگی، کبھی کہیں پیر رکھے گی کبھی  
کہیں رکھے گی، اسی سے یہ تصور پیدا ہوا کہ کوئی شخص اگر کسی معاملے میں بغیر بصیرت  
کے کام کرے تو گویا وہ عشوا کی چال چل رہا ہے، لہذا محاورہ بنا ”یخبط خبط  
عشواء“ یعنی وہ عشوا کی چال چل رہا ہے، گویا بغیر سوچے سمجھے کام کر رہا ہے۔

محاورات کی تشکیل میں تہذیب اور ماحول کے اثر کو ایک اور رخ سے بھی دیکھا  
جاسکتا ہے، جس علاقے یا ماحول یا تہذیب میں جو حالات یا کیفیات زیادہ اور پے  
در پے پیش آنے والی ہوں ان کے لیے وہاں کی زبان میں کثرت سے محاورے تشکیل  
پا کر زبان زد ہوں گے۔ کسی دوسری قوم یا علاقے میں وہ چیز اتنی زیادہ عامۃ الورد نہ  
ہو تو اس زبان میں اس کیفیت کی تعبیر کے لیے محاورے یا تو بالکل نہیں ہوں گے یا پھر  
کم ہوں گے۔ مثال کے طور پر تاریخ میں عرب ایک جنگ جُو قوم رہی ہے، بات بات  
پر لڑائی چھڑ جاتی تھی اور برس ہا برس تک بل کہ نسل در نسل جاری رہتی تھی، اسی لیے ہم  
دیکھتے ہیں کہ جنگ کی کیفیات اور حالات کو تعبیر کرنے کے لیے عربی میں کثرت کے  
ساتھ محاورے موجود ہیں۔ مثال کے طور پر ان محاورات پر غور کریں:

۱- محاورہ: دَارَتْ رَحَى الْحَرْبِ

لفظی معنی: جنگ کی چکی گھومی مجازی معنی: جنگ کا آغاز ہوا

۲- محاورہ: شَمَرَتِ الْحَرْبُ عَنْ سَاقِهَا

لفظی معنی: جنگ نے اپنی پنڈلی سے کپڑا ہٹایا

مجازی معنی: جنگ شروع ہوگئی

۳- محاورہ: وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا

لفظی معنی: جنگ نے اپنا بوجھ رکھ دیا مجازی معنی: جنگ ختم ہوگئی

۴- محاورہ: دَقَّ فُلَانٌ طُبُولَ الْحَرْبِ

لفظی معنی: اس نے جنگ کا نقارہ بجایا

مجازی معنی: اس نے جنگ چھیڑ دی

۵- محاورہ: قَرَعَ طُبُولَ الْحَرْبِ

لفظی و مجازی معنی گزشتہ معنی میں ہے۔

۶- محاورہ: اِنْدَلَعَتِ الْحَرْبُ

لفظی معنی: جنگ باہر نکلی

مجازی معنی: جنگ نے زور پکڑا، جنگ کے شعلے بھڑکے

۷- محاورہ: قَامَتِ الْحَرْبُ عَلَى سَاقِ

لفظی معنی: جنگ اپنی پنڈلی (پیر) پر کھڑی ہوگئی

مجازی معنی: جنگ نے شدت اختیار کر لی

محاورات پر تہذیب و تمدن اور ماحول کے اثر کی ایک جہت اور ملاحظہ کریں، ایک ہی معنی کی تعبیر کے لیے ماحول اور معاشرے کے فرق سے الفاظ مختلف ہو جاتے ہیں، مثال کے طور پر عراق کے شہر بصرہ میں کھجوریں افراط میں ہوا کرتی تھیں اور دور دراز سے لوگ کھجوریں لینے کے لیے بصرہ آتے تھے، اب اگر کوئی شخص کسی دوسرے شہر سے کھجوریں لا کر بصرہ لے جائے تو یہ ایک غیر ضروری مشقت اور بے فائدہ کام

ہی کہلائے گا، یہیں سے ایک محاورہ بنا:

”يَحْمِلُ التَّمْرَ إِلَى الْبَصْرَةِ“

یعنی وہ بصرہ کی جانب کھجور لاد کر لے جا رہا ہے، (کبھی ”كَحَامِلِ التَّمْرِ إِلَى هَاجِرٍ“ بھی استعمال ہوتا ہے) مطلب یہ کہ ایسا کام کر رہا ہے جس میں مشقت بھی زیادہ ہے اور کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔

اسی سے ملتی جلتی ایک مثل یا محاورہ یہ ہے:

”بَاتِعِ الْمَاءِ فِي حَيِّ السَّقَائِنِ“

یعنی بہشتیوں کے محلے میں پانی پیچنے والا۔

اسی معنی کی تعبیر کے لیے انگریزی محاورہ ملاحظہ کریں:

**To Carry Coals to new castle**

ترجمہ: ”نیوکیسل کی جانب کوئلے لے جانا“

انگلینڈ میں نیوکیسل کا علاقہ کوئلے کی کانوں کے لیے مشہور تھا، اب اگر نیوکیسل کی جانب آپ کوئلے لے جا رہے ہیں تو بالکل ایسا ہی ہے جیسے بصرہ کی طرف کھجور لے جائیں۔ (التعبير الاصطلاحی ص ۱۰۲، ۱۰۳)

اسی معنی کو اردو میں ”اُلٹے بانس بریلی“ سے تعبیر کرتے ہیں، کسی زمانے میں بریلی میں بانس زیادہ ہوتے تھے، لہذا بریلی کی جانب بانس لے جانا ایک ایسا کام ہے جس میں مشقت بھی ہے اور فائدہ بھی نہیں کیوں کہ وہاں تو پہلے سے بانس کی افراط ہے۔ آپ غور کریں کہ محاورے کا بنیادی تصور تینوں زبانوں میں ایک ہی ہے، بس علاقوں اور ماحول کے اختلاف کی وجہ سے الفاظ الگ الگ ہو گئے ہیں۔

عربی اردو محاورات کا تقابلی جائزہ:-

اردو زبان کی تشکیل و تولید میں جن عالمی یا علاقائی زبانوں نے بنیادی کردار ادا کیا ہے ان میں عربی سرفہرست ہے، اردو میں عربی کے بے شمار مفردات اور مرکبات

داخل ہوئے اور آج بھی سکھ رائج الوقت کی طرح بازارِ ادب میں چل رہے ہیں، ان عربی الفاظ و تراکیب میں ایک بڑا حصہ ایسے الفاظ و تراکیب کا ہے جو اردو میں بھی اسی معنی میں استعمال ہوتے ہیں جن معنی میں ان کا استعمال عربی میں کیا جاتا ہے، جب کہ ایسے الفاظ و تراکیب کی تعداد بھی کم نہیں جنہوں نے اردو میں آکر اپنے معنی موضوع لہ کو ترک کر دیا اور ہندوستانی قالب میں ڈھل گئے، اب وہ عربی میں کسی اور معنی میں ہیں اور اردو میں ان سے کوئی دوسرا معنی مراد لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ”الجلوس“ عربی لفظ ہے، جس کا معنی ”بیٹھنا“ ہے، عربی میں یہ اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے، مگر اردو والوں نے جلوس کا معنی ”چلنا“ کر دیا، احتجاجی جلوس، استقبالیہ جلوس، جلوس جنازہ وغیرہ ان سب میں جلوس بیٹھنے کے معنی میں نہیں بل کہ چلنے کے معنی میں ہے، جس کو آپ اردو میں جلوس کہہ رہے ہیں اس کو عربی میں ”المو کب“ کہا جاتا ہے، یہ صرف ایک مثال ہے ورنہ اس قسم کے الفاظ کی خاصی تعداد اردو میں موجود ہے۔

چوں کہ محاورہ زبان کی ایک بہت اہم اکائی ہے اس لیے محاورات کے سلسلے میں بھی اردو نے عربی سے استفادہ کیا ہے، اردو میں ایسے بہت سے محاورے رائج ہیں جن کے بارے میں یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ یا تو بعینہ عربی سے اردو میں منتقل ہوئے ہیں یا کم از کم کسی عربی محاورے سے معنوی طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ ایسے عربی محاوروں کا اگر لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو ایک اردو داں کا ذہن بہ آسانی ان کے مجازی معنی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں یہ نکتہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ یہ ضروری نہیں کہ جن عربی اردو محاوروں میں لفظی اور معنوی یکسانیت ہو وہ ہر حال میں عربی ہی سے منتقل ہو کر اردو میں آئے ہوں، کیوں کہ قوموں کے تجربات بہت سے معاملات میں یکساں ہوتے ہیں ممکن ہے جس قسم کے تجربے سے متاثر ہو کر عربی میں وہ ترکیب بہ طور محاورہ رائج ہوئی ہو زندگی کا ویسا ہی تجربہ اردو والوں نے بھی کیا ہو اور وہ مخصوص

الفاظ اسی مجازی معنی میں اردو میں بھی استعمال ہونے لگے ہوں جن میں وہ عربی میں استعمال ہوتے ہیں۔ مگر اس امر کی تحقیق بہت دشوار ہے کہ کون سا محاورہ عربی سے آیا ہے اور کون سا خود اردو والوں کے اپنے تجربات کا نتیجہ ہے، ہاں یہاں وہ محاورات مشتق ہیں جن کے بارے میں کوئی سماجی یا تہذیبی شہادت موجود ہو جس کی روشنی میں قطعیت سے یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ محاورہ عربی سے اردو میں منتقل ہوا ہے۔

آپ سطور گزشتہ میں پڑھ چکے ہیں کہ محاورہ خواہ کسی زبان کا ہو اس سے ہمیشہ حقیقی معنی کی بجائے مجازی معنی مراد ہوتا ہے، اہل زبان تو اپنے محاورات کے مجازی معنی خوب سمجھتے ہیں، مگر غیر زبان والے کو ان کا معنی سمجھنا دشوار ہوتا ہے، یہ معنی کبھی تو سیاق و سباق سے سمجھ میں آجاتا ہے اور بعض وقت سیاق و سباق بھی اس مجازی معنی کے فہم میں غیر معاون ثابت ہوتا ہے، اردو کے محاورے میں ہم کہتے ہیں: ”اس کا دل باغ باغ ہو گیا“ اس کا معنی ہم سمجھتے ہیں کہ یہ فرحت و انبساط میں مبالغہ کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی ”وہ بہت خوش ہوا“ اگر آپ اس کا عربی میں لفظی ترجمہ کر دیں تو یہ ہوگا کہ ”أصبح قلبه حاديقۃ حاديقۃ“ ظاہر ہے کہ عربی کا بڑے سے بڑا ادیب بھی اس کا معنی سمجھنے سے قاصر رہے گا۔

اسی طرح عربی کا محاورہ ہے: ”مات حتف أنفه“

اہل زبان اس کا مجازی معنی سمجھتے ہیں، یعنی ”بغیر کسی ظاہری سبب یا مرض کے اس کا انتقال ہو گیا“، لیکن اگر اس کا لفظی ترجمہ کر دیں تو یہ ہوگا کہ ”وہ اپنی ناک کی موت مر گیا“، یہ اردو میں بالکل بے معنی ہے۔

جب ہم عربی اردو محاوروں کا تقابلی جائزہ لیتے ہیں تو محاورات کی چار قسمیں نظر آتی ہیں (یہ ہمارا اپنا ناقص مطالعہ ہے، ممکن ہے اگر کسی اور زاویہ سے تجزیہ کیا جائے تو یہ اقسام کم و بیش ہوں)

۱- عربی کے کچھ محاورے ایسے ہیں کہ اگر ان کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو بعینہ وہی

اردو کا محاورہ ہوگا۔

ب۔ عربی کے کچھ محاورے ایسے ہیں جو بعینہ تو نہیں لیکن بہت معمولی لفظی تبدیلی کے ساتھ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔

ج۔ عربی کے کچھ محاورے ایسے ہیں کہ اگر ان کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو وہ بالکل بے معنی ہو جائیں گے، اردو داں ان کا مجازی معنی اہل زبان یا معاجم کی طرف رجوع کیے بغیر نہیں سمجھ پائے گا۔

د۔ کچھ محاورے ایسے ہیں کہ اگر اردو میں ان کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو اس محاورے کا مطلب بالکل برعکس ہو جائے گا۔

ذیل میں ہم کچھ مثالوں کے ذریعے ان اقسام کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے:

۱۔ عربی کے وہ محاورے جو اردو میں بھی اسی مجازی معنی میں استعمال ہوتے ہیں جن معنی میں عربی میں استعمال ہوتے ہیں، ان کا اگر لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو معنی بالکل درست ہوگا۔ مثلاً:

۱۔ زَرَعَ الْأَشْوَاكَ فِي طَرِيقِهِ

اس کا لفظی ترجمہ ہے: ”اس کی راہ میں کانٹے بو دیے۔“

اس کا مجازی معنی ہے: ”کسی کے کام میں دشواریاں پیدا کیں۔“

اس معنی کی تعبیر کے لیے ہم اردو میں ”راہ میں کانٹے بونا“ یا ”راہ میں کانٹے بچھانا“ استعمال کرتے ہیں، اردو کا یہ محاورہ بعینہ عربی کے اس محاورے کا لفظی ترجمہ ہے، اگر کسی عربی عبارت میں یہ محاورہ ہو تو ہم اس کا لفظی ترجمہ کر سکتے ہیں اور اس لفظی ترجمے سے وہی مجازی معنی حاصل ہوگا جس کی ادائیگی کے لیے یہ عربی محاورہ لایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر درج ذیل عربی عبارت اور اس کے ترجمے پر غور کریں:

دائماً إسرائیل تزرع الأشواك في طريق العرب و



المسلمین۔

”اسرائیل ہمیشہ عرب اور مسلمانوں کی راہ میں کانٹے بوتارہتا ہے۔“

یہاں ہم نے عربی عبارت میں واقع محاورے ”زرع الأشواک فی طریق...“ کا لفظی ترجمہ کیا ہے، چوں کہ یہی اردو کا محاورہ بھی ہے اس لیے ہمارا ذہن فوراً اس طرف منتقل ہو گیا کہ ”اسرائیل ہمیشہ عرب اور مسلمانوں کے کام میں دشواریاں کھڑی کرتا رہتا ہے۔“

۲- طَرَقَ بَابَ فُلَان

اس کا لفظی ترجمہ ہوگا ”فلاں کا دروازہ کھٹکھٹایا“، اس کے حقیقی معنی پر غور کریں تو یہ ہوگا کہ کوئی شخص کسی کے گھر گیا اور اطلاع دینے کے لیے یا اجازت طلب کرنے کے لیے اس کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، مگر محاورے کا مجازی معنی ہے: ”کسی سے مدد طلب کی“ یا ”کسی کے آگے دست سوال دراز کیا“، اس معنی کی تعبیر کے لیے اردو میں بھی ”دروازہ کھٹکھٹانا“ استعمال ہوتا ہے، اگر عربی عبارت کا لفظی ترجمہ کر دیں تو کسی اردو داں کا ذہن اس کے حقیقی معنی کی طرف منتقل نہیں ہوگا بلکہ اس سے یہی سمجھا جائے گا کہ ”فلاں سے مدد طلب کی“، ان عبارتوں پر غور کریں:

عند ما فقد خالد کل مالہ فطرق باب صدیقہ۔

ترجمہ: ”جب خالد کا سارا مال ختم ہو گیا تو اس نے اپنے دوست کا دروازہ کھٹکھٹایا/دوست سے مدد طلب کی۔“

لا تطرق باباً تعرف مسبقاً انه لن تنال منه خیرا۔

ترجمہ: ”ایسا دروازہ مت کھٹکھٹاؤ جس کے بارے میں تم پہلے سے جانتے ہو کہ وہاں سے تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔“

اسی قسم کے محاورات کی چند اور مثالیں دیکھیں:

عربی محاورہ: طَارَ النَّوْمُ مِنْ عَيْنِهِ

اردو محاورہ: آنکھوں سے/کی نیندا اڑ گئی

مجازی معنی: نیند نہیں آئی، جاگتا رہا، بے چین رہا

مثال: لقد طار النوم من عين محمود منذ ان أوشك رصيده في البنك على الانتهاء۔

ترجمہ: ”جب سے محمود کا بینک اکاؤنٹ خالی ہونے کے قریب آیا ہے اس کی آنکھوں سے نیندا اڑ گئی ہے۔“

عربی محاورہ: حَمَلَ رَايَةَ كَذَا.....

اردو محاورہ: جھنڈا اٹھایا، علم اٹھایا، پرچم بلند کیا

مجازی معنی: کسی کام کی قیادت کی، اگوائی کی

مثال: ظل الإمام الغزالي يحمل راية الدفاع عن الإسلام حتى آخر انفاسه۔

ترجمہ: ”امام غزالی آخری سانس تک اسلام کے دفاع کا جھنڈا اٹھائے رہے۔“

عربی محاورہ: سَقَطَ مِنْ نَظَرِهِ

اردو محاورہ: اس کی نظر سے گر گیا

مجازی معنی: اس کی عزت باقی نہیں رہی، قدر کھو بیٹھا

مثال: إساءتك إلى الآخرين تسقطك من انظارهم

ترجمہ: ”دوسروں کے ساتھ برائی کرنا تمہیں ان کی نظروں سے گرا دے گا۔“

یہ چند مثالیں ہیں۔ اس قسم کی مثالیں اس کتاب میں جگہ جگہ موجود ہیں، ان میں

قابل غور نکتہ یہی ہے کہ ایسے محاوروں کا اگر لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو عبارت کے معنی

مراد پر کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ یہ ترجمہ اردو زبان کی رُو سے بھی فصیح ہی کہلائے گا۔

ب۔ کچھ محاورے ایسے ہیں جو الفاظ کی تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ دونوں زبانوں

میں مستعمل ہیں، ایسے محاوروں کا اگر لفظی ترجمہ کر دیں تو اگرچہ یہ اردو میں غیر فصیح ہوگا مگر سیاق و سباق کے ذریعے اس کا معنی سمجھا جاسکتا ہے، مثال کے طور پر ان محاورات پر غور کریں!

۱- قَلَّمَ اَظْفِرَةً

اس کا لفظی ترجمہ ہے: ”اس کے ناخون کاٹ دیے“، مجازی معنی ہے: ”اس کی بڑھتی ہوئی طاقت یا شرارت وغیرہ پر قدغن لگا دی“، اس معنی کی تعبیر کے لیے اردو میں ہم ”پر کاٹنا“ یا ”پر کترنا“ استعمال کرتے ہیں، اگر کسی عربی عبارت میں یہ محاورہ ہو اور اردو میں اس کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو اگرچہ یہ اردو میں غیر فصیح ہوگا، مگر سیاق و سباق کی روشنی میں اس کے مجازی معنی کی طرف رسائی ممکن ہے، مثلاً:

عند ما تتعدى المعارضة حدودها و تصبح خطراً على  
امن البلاد ينبغى عندئذ تقليم اظافرہا۔

ترجمہ: ”جب اپوزیشن حد سے تجاوز کرے اور ملک کے امن و امان کو خطرہ لاحق ہو تو اس وقت اس کے ناخون کاٹنا ضروری ہوتا ہے۔“

اس ترجمے میں محاورے کا حقیقی معنی لکھا گیا ہے یعنی ”اس کے ناخون کاٹنا ضروری ہوتا ہے“، اردو میں طاقت کم کرنے کے معنی کے لیے ”ناخون کاٹنا“ محاورہ نہیں ہے، لیکن اگر آپ عبارت پر غور کریں تو اس مجازی معنی تک پہنچ سکتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ یہ ترجمہ اردو میں غیر فصیح ہو گیا، اس ترجمے کو فصیح بنانے کے لیے دو طریقے ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ عربی کے اس محاورے کا مجازی معنی لکھا جائے مثلاً ”تو اس وقت اس پر قدغن لگانا ضروری ہوتا ہے“، یہ ترجمہ سلیس ہو گا یا پھر اس کے ترجمے میں اردو محاورہ لایا جائے مثلاً ”تو اس وقت اس کے پر کترنا ضروری ہو جاتے ہیں۔“

۲- ذَهَبَتْ رِيحُهُ

اس کا لفظی ترجمہ ہے: ”اس کی ہوا چلی گئی“، مجازی معنی ہے: ”اس کی طاقت کم

ہوگئی، اثر و نفوذ کم ہو گیا، اس معنی کی تعبیر کے لیے تھوڑی سی لفظی تبدیلی کے ساتھ اردو میں ہم کہتے ہیں: ”اس کی ہوا اُکھڑ گئی“، مثال پر غور کریں:

قرآن کریم میں ہے:

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ۔ (الانفال: ۴۶)

ترجمہ: ”آپس میں جھگڑا مت کرو (اگر ایسا کرو گے تو) تمہارے اندر بزدلی

آجائے گی اور تمہاری ہوا چلی جائے گی۔“

یہاں ”تذہب ریحکم“ کا لفظی ترجمہ کیا گیا ہے ”تمہاری ہوا چلی جائے گی“، یہ اردو ترجمہ اگرچہ محاورے کا مجازی معنی ظاہر نہیں کر رہا ہے، مگر آیت کریمہ کے سیاق و سباق سے ہم اس مجازی معنی تک پہنچ سکتے ہیں کیوں کہ اس کے قریب ترین محاورہ اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے: ”ہوا اُکھڑنا“، اب ترجمہ یہ کریں: ”اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔“

۳- تَجَمَّدَ الدَّمُ فِي عُرْوَقِهِ

اس عربی محاورے کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا: ”اس کی رگوں میں خون جم گیا“، یہ خوف و دہشت میں مبالغے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس معنی کی تعبیر کے لیے اردو محاورہ ہے: ”خون خشک ہونا“، یعنی سہم جانا، خوف چھا جانا، اسی معنی کی تعبیر کے لیے ایک اور محاورہ ہے: ”سٹی پٹی گم ہونا“۔ مثال پر غور کریں:

لَمَّا رَأَى اللَّصَّ الشَّرْطَةَ أَمَامَهُ تَجَمَّدَ الدَّمُ فِي عُرْوَقِهِ۔

ترجمہ: ”جب چور نے پولس کو اپنے سامنے دیکھا تو اس کی رگوں میں خون جم

گیا۔“

یہاں ”اس کی رگوں میں خون جم گیا“ اگرچہ اردو میں خلاف محاورہ ہونے کی وجہ سے غیر فصیح ہے مگر چونکہ الفاظ کی تھوڑی تبدیلی کے ساتھ یہ محاورہ اردو میں بھی مستعمل ہے اس لیے سیاق و سباق کی روشنی میں ہمارا ذہن محاورے کے مجازی معنی کی

محاورہ موجود ہو، ایسے محاوروں کا ترجمہ محاورے کے ذریعے نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس کے ترجمے میں ایسے تشریحی الفاظ لائے جاتے ہیں جن سے اردو کی سلاست و روانی بھی متاثر نہ ہو اور محاورے کا مجازی معنی بھی واضح ہو جائے۔ مثال کے طور پر عربی کا محاورہ ہے: ”مات حتف أنفه“، اس کا لفظی ترجمہ ہوا: ”وہ اپنی ناک کی موت مر گیا“، مجازی معنی یہ ہے کہ اس کی موت قتل، حادثہ یا بیماری کے سبب نہیں ہوئی بلکہ وہ اپنی طبعی موت مر گیا۔ اس معنی کی ادائیگی کے لیے کوئی اردو محاورہ راقم کے علم میں نہیں ہے، اس لیے اس کا ترجمہ اس طرح کیا جائے گا کہ ”بغیر کسی ظاہری سبب کے مر گیا“، یا اپنی طبعی موت مر گیا۔

د۔ چوتھی قسم ایسے محاورات کی ہے کہ اگر ان کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو یہ اردو میں بے معنی تو نہیں ہوں گے مگر جو مجازی معنی عربی میں مراد ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا معنی ادا کریں گے۔ مثال کے طور پر عربی کا محاورہ ہے: ”شمر عن ساعده“، (شمر: کپڑا سمیٹنا، ساعد: بازو) لفظی ترجمہ یہ ہوگا کہ ”اس نے اپنے بازو سے کپڑا سمیٹ لیا“، اس کا مجازی معنی ہے: ”کسی کام کا ارادہ کیا، عزم مصمم کیا“، یہ مثبت کام کے لیے استعمال ہوتا ہے، آپ اگر اس کا لفظی ترجمہ ”اس نے آستین چڑھالی“ کر دیں تو معنی کچھ کا کچھ ہو جائے گا، کیوں کہ اردو میں آستین چڑھانے کا معنی ہے: ”مرنے مارنے پر آمادہ ہو گیا“، ہم کہتے ہیں: فلاں آستین چڑھا کر میدان میں آ گیا، عربی کے اس محاورے کا جو مجازی معنی ہے اس کی تعبیر کے لیے اردو میں ”کمر کس لی“ استعمال ہوتا ہے۔

جدید عربی محاورے میں ہم کہتے ہیں: ”ضحكك على فلان“، لفظی ترجمہ ہے: ”فلاں پر ہنسا“، کسی پر ہنسنے کا معنی اردو میں یہ ہے کہ کسی کا مذاق بنایا یا اس کا تمسخر اڑایا، لیکن اس عربی محاورے کا مجازی معنی یہ نہیں ہے بلکہ اس کا مجازی معنی ہے: ”فلاں کو ٹھگ لیا“، کسی عربی عبارت میں یہ محاورہ استعمال کیا گیا ہو اور آپ اس کا

لفظی ترجمہ کر دیں تو اردو عبارت بے ربط یا غیر فصیح نہیں ہوگی، مگر اس معنی کی طرف اشارہ نہیں ہوگا جس کے لیے عربی میں یہ محاورہ لایا گیا ہے، مثال کے طور پر درج ذیل عبارت پر غور کریں!

لقد ضحك صاحب المحل على الرجل الريفى و  
أخذ كل ما معه من المال۔

ترجمہ: ”دکان دار دیہاتی پر ہنسا اور اس کے پاس جتنا مال تھا سب لے لیا۔“  
یہاں اردو عبارت بالکل درست ہے مگر اس میں قائل کی مراد کے علاوہ دوسرے معنی پر دلالت ہو رہی ہے، صحیح ترجمہ یہ ہوگا: ”دکان دار نے دیہاتی کو ٹھگ لیا اور اس کے پاس جتنا مال تھا سب اینٹھ لیا۔“ یہاں اس پر بھی غور کریں کے ہم نے عربی لفظ ”أخذ“ کا ترجمہ ”لے لیا“ نہیں کیا ہے، بل کہ عبارت کے سیاق کی مناسبت سے ”اینٹھ لیا“ کیا ہے۔

اگر کوئی شخص مرجع خلاق اور مرکز توجہ بن جائے تو اس کے لیے عربی میں محاورہ استعمال ہوتا ہے: ”یشار إليه بالبنان“، یعنی اس کی طرف پوروں یا انگلیوں سے اشارہ کیا جاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی حاجت منداپنی حاجت روائی کے لیے کسی سے مشورہ کرے کہ میری یہ حاجت کس کے پاس جا کر رفع ہو سکتی ہے، تو لوگ اسی (مرجع خلاق) کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے کہ تمہاری حاجت اس کے پاس رفع ہو سکتی ہے، لیکن ”انگلیوں سے اشارے ہونا یا انگلیاں اٹھنا“ اردو میں بالکل الگ معنی میں استعمال ہوتا ہے، اگر عربی عبارت کے ترجمے میں آپ نے محاورے کا لفظی ترجمہ لکھ دیا تو معنی بالکل برعکس ہو جائے گا۔ مثال پر غور کریں!

لما جلس الإمام الغزالي على كرسي التدريس أصبح  
مدرساً يشار إليه بالبنان۔

ترجمہ: ”جب امام غزالی مسند تدریس پر جلوہ گر ہوئے تو ایسے مدرس ہو گئے کہ

ان کی جانب اشارے ہونے لگے یا ان کی جانب انگلیاں اٹھنے لگیں۔  
 یہ ترجمہ قائل کی مراد کے بالکل خلاف ہو گیا۔ عبارت امام غزالی کی مدح میں  
 لائی گئی تھی، مگر ترجمے میں ذم کا پہلو نمایاں ہو گیا، صحیح ترجمہ یہ ہوگا:  
 ”جب امام غزالی مسند تدریس پر جلوہ گر ہوئے تو ایسے عظیم الشان مدرس  
 ہوئے کہ لوگوں کا مرجع بن گئے یا مرکز توجہ بن گئے۔“  
 ایسا جھوٹ جس میں کوئی نقصان نہ ہو یا کسی خیر کے حصول کے لیے مصلحتاً بولا  
 جا رہا ہو اس کو عربی محاورے میں ”کذب ابيض“ یا ”كذبة بيضاء“ کہتے ہیں۔  
 اس کا لفظی ترجمہ ہوا: ”سفید جھوٹ“، اردو میں ”سفید جھوٹ“ کا معنی بالکل مختلف  
 ہے، اگر کسی عربی عبارت میں یہ استعمال ہو اور آپ اس کا لفظی ترجمہ کر دیں تو اردو  
 عبارت بالکل درست ہوگی، مگر قائل کی مراد کے برعکس ہو جائے گی۔

### بامحاورہ ترجمے میں احتیاط:

گزشتہ مثالوں میں ہم نے محاورے کا ترجمہ محاورے میں کرنے کی بات کی تھی،  
 مگر یہ مرحلہ اپنے اندر بڑی نزاکت رکھتا ہے اور اس میں خاص احتیاط کی ضرورت  
 ہے۔ اس نزاکت اور احتیاط کا بیان قدرے تفصیل چاہتا ہے۔ دراصل زبان کوئی بھی  
 ہو اس میں ایک ہی معنی کی تعبیر کے لیے موقع محل، متکلم اور مخاطب کے اعتبار سے جدا  
 جدا الفاظ کا انتخاب کیا جاتا ہے، مثال کے طور پر کسی کی موت کی خبر دینے کے لیے اردو  
 میں مندرجہ ذیل الفاظ و محاورات استعمال کیے جاسکتے ہیں:

- ۱- زید مر گیا۔
- ۲- زید فوت ہو گیا۔
- ۳- زید ہلاک ہو گیا۔
- ۴- زید لقمہ اجل بن گیا۔
- ۵- زید کا انتقال ہو گیا۔
- ۶- زید انتقال فرما گئے۔
- ۷- زید کی وفات ہو گئی۔
- ۸- زید نے رحلت فرمائی۔
- ۹- زید رخصت ہو گئے۔
- ۱۰- زید اب ہم میں نہیں رہے۔

۱۱- زید نے جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ ۱۲- زید را ہی ملک بقا ہوئے۔  
۱۳- زید اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

ان تمام الفاظ و محاورات کا معنی ایک ہی ہے کہ ”زید کی موت واقع ہوگئی“، مگر موقع محل اور متکلم و مخاطب کے بدلنے سے الفاظ بدل جائیں گے، ایسا نہیں ہے کہ ان میں سے ہر لفظ ہر موقع پر یا ہر شخص کے لیے استعمال کیا جائے، ان میں کچھ عام لوگوں کے لیے ہیں، نمبر ۳ اور ۴ حادثاتی موت کے بیان کے لیے ہیں، باقی حسب مراتب الگ الگ مواقع اور شخصیات کے لیے ہیں۔ اہل زبان اپنی زبان کے الفاظ و محاورات کا محل استعمال جانتے ہیں، غیر اہل زبان یا تو اہل زبان کی صحبت کے ذریعے یا پھر اس زبان کے ادب کے گہرے مطالعے کے ذریعے اس نزاکت کو سمجھ لیتا ہے۔

اس ایک مثال سے یہ بات سمجھانا مقصود ہے کہ معنوی طور پر محاورات بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں، کچھ معیاری ہیں، کچھ سطحی ہیں، کچھ میں یک گونہ ابتداء کا پہلو ہوتا ہے، کسی میں ادب کا پہلو ہوتا ہے، کسی میں حقارت و ذلت کا رنگ ہوتا ہے، مثال کے طور حیرت و استعجاب کا اظہار کرنے کے لیے اردو کا محاورہ ہے: ”دانتوں تلے اُنگلیاں دبائیں“، یہ محاورہ فصیح ہے، متروک بھی نہیں ہے، اس میں ابتداء بھی نہیں ہے، اگر آپ اپنے کسی برابر کے ساتھی کے بارے میں کہیں کہ ”میں نے جب اپنے دوست خالد کو اپنے گھر کی قیمت بتائی تو اُس نے دانتوں تلے اُنگلیاں دبائیں“، یہ عبارت زبان کے رُخ سے بے غبار ہے، مگر یہی محاورہ آپ اس طرح استعمال کریں کہ ”میں نے جب اپنے مدرسے کے شیخ الحدیث حضرت علامہ خالد صاحب کو اپنے گھر کی قیمت بتائی تو اُنھوں نے دانتوں تلے اُنگلیاں دبائیں“ محاورے کا یہ استعمال نہ صرف یہ کہ بے ادبی ہے بل کہ زبان پر آپ کے قادر نہ ہونے کی دلیل بھی۔ اردو میں گہری دوستی کے لیے ”گاڑھی چھننا“ محاورہ استعمال ہوتا ہے، مثلاً ”میری اپنے چچا زاد بھائی سے بہت گاڑھی چھنتی ہے“، بالکل درست ہے، مگر ”فلاں فلاں صحابی کی



آپس میں بہت گاڑھی چھنتی تھی،“ خلاف ادب ہے۔

اب اس بحث کو اس زاویے سے دیکھیں کہ کبھی عربی محاورہ اپنے موقع استعمال میں وسعت رکھتا ہو اس کو صغیر و کبیر سب کے لیے عربی میں بلا تکلف استعمال کیا جاتا ہو، مگر اردو میں ہم اس کا جو متبادل پیش کر رہے ہیں ضروری نہیں کہ وہ بھی اسی قسم کی وسعت رکھتا ہو، مثال کے طور پر گزشتہ صفحات میں گہری نیند کے اظہار کے لیے ایک عربی محاورہ گزرا ”نام ملء جفونہ“، جس کا اردو متبادل ہم نے لکھا تھا ”وہ گھوڑے بیچ کر سویا“، ان دونوں میں استعمال کے اعتبار سے فرق یہ ہے کہ عربی کا یہ محاورہ اپنے سے چھوٹے کے لیے استعمال کریں یا ساتھی کے لیے یا بزرگ کے لیے، ہر جگہ استعمال ہو جائے گا، مگر اردو کے اس محاورے میں یہ وسعت نہیں ہے، مثلاً آپ اپنے دوست کے بارے میں کہہ رہے ہیں:

لقد دخلت غرفة صديقي الأمس وجدته ينام ملء جفونہ۔

”میں کل اپنے دوست کے کمرے میں گیا تو دیکھا کہ وہ گھوڑے بیچ کر سو رہا ہے۔“

یہی بات آپ اپنے مدرسے کے شیخ الحدیث کے بارے میں کہہ رہے ہیں:

لقد دخلت غرفة أستاذي الأمس وجدته ينام ملء جفونہ۔

”میں کل اپنے اُستاز کے کمرے میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ گھوڑے بیچ کر سو رہے ہیں۔“

آپ غور کریں کہ پہلی مثال میں عربی اور اردو دونوں جملوں میں محاورے کا استعمال بالکل درست ہوا ہے، دوسرے جملے میں عربی محاورہ تو بر محل ہے لیکن اردو میں اس کا متبادل محاورہ اگرچہ اسی معنی مجازی کا حامل ہے جو عربی محاورے کی مراد ہے مگر

اس کے باوجود یہ اردو محاورہ بے محل ہو گیا ہے۔

اس دوسری عبارت میں محاورے کا ترجمہ محاورے میں نہیں بل کہ اس طرح کیا جائے گا کہ ”میں کل اپنے استاذ کے کمرے میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ گہری نیند میں سو رہے ہیں“۔

یہ بہت نازک مقام ہے، اس سے سلامتی کے ساتھ گزرنے کے لیے ضروری ہے کہ دونوں زبانوں کے ادب کا گہرا مطالعہ ہو، ورنہ عموماً اس مقام پر قلم لغزش کا شکار ہو جاتا ہے۔



## کچھ کتاب کی ترتیب کے بارے میں

① کتاب میں موجود محاورات کا اکثر حصہ مندرجہ ذیل کتابوں سے ماخوذ ہے:

- ۱- المعجم الوجیز: مجمع اللغة العربية (مصر)
- ۲- التعبير الاصطلاحی: ڈاکٹر کریم زکی حسام الدین (مصر)
- ۳- معجم التعبير الاصطلاحی فی العربية المعاصرة: ڈاکٹر محمد داؤد (مصر)
- ۴- معجم المصطلحات و التراکیب و الأمثال المتداولة: ڈاکٹر محمد موسیٰ الشریف (سعودیہ)

ان کے علاوہ محاورات کا ایک حصہ ایسا ہے جو مختلف ادبا کی کتابوں سے دورانِ مطالعہ میں نے ذاتی شوق کی بنیاد پر نوٹ کر لیا تھا، اب ان کو کتاب میں شامل کر لیا ہے۔

② محاوروں کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا گیا ہے:

الف: کوشش کی گئی ہے کہ صرف وہی محاورے شامل کیے جائیں جو معاصر عربی میں استعمال ہو رہے ہیں، اسی لیے ایسے قدیم محاوروں سے اجتناب کیا گیا ہے جو اب تقریباً متروک یا قلیل الاستعمال ہیں۔

ب: عامیہ یا درجہ کے محاوروں سے بھی اجتناب کی کوشش کی گئی ہے، البتہ بعض عامی محاورات اہل علم و ادب کے بے تکلف استعمال کی وجہ سے فصیح عربی کا حصہ بن گئے ہیں، ایسے چند محاورات کتاب میں شامل ہیں۔

ج: بعض محاورات لفظ یا معنی کی جہت سے یک گونہ فحش یا ابتذال کا پہلو رکھتے

ہیں، عربی میں بھی ایسے محاورے موجود ہیں اور مستعمل بھی مثلاً ”فضن بکارتھا“ اس کا معنی ہے کسی معاملے میں پہل کرنا، مگر اس کے الفاظ میں ابتداء ہے، ہم نے اس قسم کا کوئی محاورہ شامل کتاب نہیں کیا ہے۔

و: ضرب الامثال کے اندراج سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کی گئی ہے، بعض تعبیرات ایسی ہوتی ہیں کہ اصطلاحی طور پر طے کرنا مشکل ہوتا ہے کہ یہ امثال میں ہیں یا محاورے میں، اگر اس قسم کی کچھ تعبیرات کتاب میں راہ پا گئی ہوں تو بعید نہیں۔

③ بعض محاورات لفظ یا معنی کے لحاظ سے از روئے شرع درست نہیں ہوتے۔ بعض محاورات کے پس منظر میں کوئی ایسا واقعہ بیان کیا جاتا ہے جس سے از روئے تاریخ اتفاق نہیں کیا جاسکتا، جیسے ”قمیص عثمان“ کے پس منظر میں جو واقعہ ہے اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ”تبرے“ کا گمان ہوتا ہے۔ اسی طرح ”کرسن نفسہ لکذا“ عیسائیوں کی ایک مذہبی رسم کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ اس لیے یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اس کتاب کے مرتب نے مؤرخ یا مفتی کی حیثیت سے یہ کتاب ترتیب نہیں دی ہے، یہاں صرف محاوروں کی تشریح و تفہیم مقصود ہے، اگر کسی کو از روئے شرع کسی محاورے کے استعمال پر تشویش ہو تو وہ دائرہ الافتاء سے رجوع کرے اور جو بھی حکم شرع ہو اس پر عمل کرے۔

④ محاورات کو دو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے باب میں وہ محاورات ہیں جن کی ابتدا میں کوئی فعل ہے خواہ مثبت ہو یا منفی، دوسرے باب میں ان محاورات کو رکھا گیا ہے جن کے شروع میں اسم یا حرف آتا ہے، بہ الفاظ دیگر پہلا باب جملہ فعلیہ کا ہے، دوسرا باب جملہ اسمیہ یا مرکب ناقص کا۔

⑤ عام طور سے عربی معجم کا طریقہ یہ ہے کہ فعل کے مادہ اشتقاق کو بنیاد بنایا جاتا ہے، مگر ہمیں نے طلبہ کی سہولت کے لیے شعوری طور پر اس طریقے سے انحراف کیا ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر محمد داؤد کی معجم التعبیر الاصطلاحی کا طریقہ اختیار کیا گیا

ہے۔ محاورے کے پہلے لفظ کے پہلے حرف کو بنیاد بنایا گیا ہے، خواہ وہ پہلا حرف ہمزہ یا لائے نفی ہی کیوں نہ ہو مثلاً اصولی طور پر ابتنسم له الحظ اور أثقل كاهله علی الترتیب ”ب“ اور ”ث“ کے تحت آنا چاہیے تھے، مگر ان کے ہمزے کا لحاظ کرتے ہوئے ان کو باب ”الف“ میں رکھا گیا ہے، اسی طرح جو محاورہ صیغہ نفی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اس کو باب ”لام“ میں رکھا گیا ہے مثلاً لا یفرق بین الغث و السمین وغیرہ، اسی طرح بعض محاورے بہ صیغہ مضارع ہی استعمال ہوتے ہیں، ان کو مضارع کے پہلے حرف کا لحاظ کرتے ہوئے باب ”ی“ میں درج کیا گیا ہے۔

⑥ عربی محاورے کے نیچے اس کا مجازی معنی اور اس کا اردو متبادل محاورہ درج کیا گیا ہے، بعض عربی محاوروں کے بالمقابل ایک سے زیادہ اردو محاورے موجود ہیں اور بعض کے بالمقابل اردو محاورے تک میرے رسائی نہیں ہو سکی، لہذا صرف مجازی معنی لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اردو محاورے کے سلسلے میں اس بات کا لحاظ بھی ضروری ہے کہ عربی محاورے کے بالمقابل جو اردو محاورہ لکھا گیا ہے بعض جگہ وہ مکمل طور پر اسی معنی پر دلالت کر رہا ہے جو عربی محاورے کی مراد ہے، کہیں ایسا ہے کہ اردو محاورہ صرف جزوی طور پر عربی محاورے کے معنی پر دلالت کر رہا ہے، زبانوں کے باہم تبادلے میں اس قسم کی رعایت ناگزیر ہے ورنہ اگر ہر لفظ اور ہر محاورے کے بالمقابل ایسے لفظ یا محاورے کی ضد پکڑ لی جائے جو ”دلالت مطابقی“ رکھتا ہو تو ترجمہ نگاری کا قافیہ تنگ ہو جائے گا۔

④ ہر تعبیر کو ایک عربی جملے میں استعمال کر کے دکھا دیا گیا ہے تاکہ اس کو سمجھنے میں آسانی ہو، ساتھ ہی مثال کا اردو ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے، مثالوں کے ترجمے میں لفظی ترجمے سے گریز کر کے با محاورہ اور سلیبس ترجمہ کیا گیا ہے، لہذا عربی جملے میں موجود ہر لفظ کا ترجمہ اردو جملے میں تلاش نہ کیا جائے، ایسا اس لیے کیا گیا ہے کہ طلبہ کو لفظی ترجمے اور سلیبس و با محاورہ ترجمے کے درمیان فرق سمجھ میں آجائے۔

۸) عربی مثالوں کے سلسلے میں علمی دیانت کے طور پر چند امور کی وضاحت ضروری ہے:

الف: بعض مثالیں ”معجم التعبير الاصطلاحی“ سے لی گئی ہیں، جہاں ایسا کیا گیا ہے وہاں اس کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے، اس کے لیے ہم نے کتاب کے نام کا مخفف ”مت“ اختیار کیا ہے۔

ب: بعض جگہ میں نے مثالیں چھوڑ دی تھیں، ڈاکٹر ابراہیم صاحب نے نظر ثانی کے دوران ان مقامات پر مثالیں لکھ دیں، تسوید و تبیض کے مراحل کے دوران سب مثالیں آپس میں گڈ مڈ ہو گئیں، اب یہ نشان دہی مشکل ہے کہ ڈاکٹر ابراہیم صاحب کی لکھی ہوئی مثالیں کون کون سی ہیں، ورنہ میں اس کا حوالہ ضرور دے دیتا۔

ج: بعض وہ محاورات جو میں نے مختلف ادبا کی کتابوں سے جمع کیے تھے ان کے ساتھ ہی ان کی وہ عبارت بھی نوٹ کر لی تھی جس میں وہ محاورہ استعمال ہوا ہے، مگر چونکہ اس وقت یہ کتاب ترتیب دینے کا خیال نہیں تھا اس لیے میں نے ڈائری میں حوالہ نوٹ نہیں کیا تھا، ایسے محاورات کے ضمن میں میں نے اکثر جگہ خود کوئی مثال لکھی ہے، مگر بعض جگہ انہیں ادبا کے جملے قدرے حذف و اضافے کے ساتھ درج کر دیے ہیں، اگرچہ ایسے مقامات ۲۰/۲۵ سے زیادہ نہیں ہوں گے، لیکن پھر بھی اگر کسی کو میری درج کردہ مثال کسی ادیب کی کتاب میں مل جائے تو اس کو سرفہ نہ سمجھا جائے، اگر اس وقت میں حوالے نوٹ کر لیتا تو ان کا ذکر ضرور کرتا۔

د: مثالوں میں ایک بات مجھے کھٹک رہی ہے کہ ان میں عرب کے سیاسی حالات اور امریکہ، عراق، فلسطین اور افغانستان کا ذکر کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس زمانے میں کتاب ترتیب دی جا رہی تھی اس زمانے میں افغانستان پر امریکی حملے کے زخم تازہ تھے اور عراق پر امریکہ کا تسلط ہو چکا تھا، لہذا احباب کی محفل، ٹی وی، ریڈیو، اخبارات ہر جگہ یہی موضوعات چھائے ہوئے تھے، چنانچہ غیر

ارادی طور پر یہی موضوعات مثالیں لکھتے وقت نوکِ قلم پر آگے۔

⑨ اگر کسی محاورے کی مثال میں کوئی شعر درج کیا گیا ہے تو اس کے ماخذ کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے۔ یہ ڈاکٹر محمد موسیٰ شریف کی کتاب ”معجم المصطلحات و التراکیب و الأمثال المتداولة“ سے لیے گئے ہیں، اس کے حوالے کے لیے کتاب کے نام کا مخفف ”م ص“ اختیار کیا ہے۔

⑩ جو محاورات قرآن کریم میں وارد ہیں کوشش کی گئی ہے کہ ان کی مثال میں قرآن کریم کی ہی آیت دی جائے، وہ تعبیرات جو قرآن کریم میں حقیقی معنی میں ہیں بعد میں بہ طور محاورہ رائج ہوئی ہیں ان کی مثال میں قرآن کریم کی آیت نہیں دی گئی ہے، مثلاً ادلی دلوہ وغیرہ۔

۱۱- اگر کوئی محاورہ ایک سے زیادہ مجازی معنی میں استعمال ہوتا ہے تو الگ الگ معنی لکھ کر مثالیں بھی الگ الگ درج کی گئی ہیں۔

۱۲- آج معاصر عربی میں حرکات، علامات اور املا کے سلسلے میں مجمع اللغة العربیة قاہرہ کی جاری کردہ تعلیمات کے مطابق عمل کیا جاتا ہے، اس کتاب میں بھی حتی الامکان اسی کا التزام کیا گیا ہے، اگر کہیں اس کی خلاف ورزی نظر آئے تو یہ شعوری طور پر نہیں بل کہ کمپوزنگ کی غلطی کی وجہ سے ہوگی۔ مثلاً:

الف: جن کلمات میں ہمزہ قطعی ہے ان کے الف پر علامت ہمزہ (أ) لگائی گئی ہے، ہمزہ وصلی پر علامت ہمزہ نہیں لگائی جاتی۔ البتہ میں نے طلبہ کی سہولت کے لیے باب اِنتَعَالٍ وغیرہ کے ہمزہ وصلی کے نیچے زیر لگا دیا ہے تاکہ پڑھنے میں الجھن نہ ہو مثلاً: اِشْتَعَلَ، اِرْتَعَدَ وغیرہ

ب: اسی طرح حرف مشدّد مکسور میں زیر حرف کے نیچے نہیں بل کہ حرف کے اوپر تشدید کے نیچے لگایا گیا ہے۔ جیسے ”رَب“ یوں نہیں بل کہ یوں لکھا گیا ہے ”رَب“

ج: جدید عربی املا کے مطابق ”عَلَى“ اور ”عَلِي“ جیسے کلمات میں فرق کرنے

کے لیے ”ی“ پر کھڑا زبر نہیں لگایا جاتا بلکہ ”ی“ کے نقطوں سے یہ فرق ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً علی اور علی، اس میں پہلے کو علی پڑھا جائے گا کیوں کہ اس کی ”ی“ بغیر نقطوں کی ہے اور دوسرے کو علی پڑھایا جائے گا کیوں کہ اس کی ”ی“ کے نیچے نقطے لگے ہیں، اسی طرح نفی، نفی، یوحی، یوحی، تَحَدِّي، التَّحَدِّي وغیرہ، اسی طرح املا اور علامات کے بہت سے جدید قواعد ہیں ان سب کا ذکر یہاں غیر ضروری ہے۔

البتہ کتاب میں جہاں کہیں بھی قرآن کریم کی آیتیں نقل کی گئی ہیں ان میں علامات و حرکات ویسی ہی استعمال کی گئی ہیں جیسی ہندوستانی مصاحف میں ہوتی ہیں، تاکہ پڑھنے میں کوئی غلطی نہ ہو۔

۱۳- کتاب کی پروف ریڈنگ حتی الامکان توجہ سے کی گئی ہے، پھر اغلاط کتابت کی موجودگی کے امکان سے انکار نہیں کیا جاسکتا، عربی میں زیر بر پیش کی معمولی سی غلطی سے معنی کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے، اگر ایسی کوئی غلطی نظر سے گزرے تو مرتب و ناشر کو ضرور مطلع فرمائیں۔





## مصادر مقدمہ

### عربی مصادر

- ۱- بعض مشکلات ترجمہ العبارات الاصطلاحية ڈاکٹر سید احمد علی ہمام، مقالہ مشمولہ مجلہ مقالات بین الاقوامی کانفرنس بہ عنوان "الترجمة و دورها في تفاعل الحضارات" قاہرہ، ۱۹۹۸ء
- ۲- التعبير الاصطلاحی ڈاکٹر کریم زکی حسام الدین، مکتبۃ الانجلو المصریۃ قاہرہ، ۱۹۸۵ء
- ۳- العربیۃ الفصحی الحدیثۃ: بحوث فی تطورات الألفاظ و الأسالیب ستمکی فیئس، ترجمہ و تعلیق: ڈاکٹر محمد حسن عبدالعزیز، دار النمر للطباعة قاہرہ، ۱۹۸۵ء
- ۴- معجم التعبير الاصطلاحی فی العربیۃ المعاصرۃ ڈاکٹر محمد داود، دار غویب للطباعة قاہرہ، ۲۰۰۳ء
- ۵- معجم المصطلحات و التراکیب و الأمثال المتداولۃ ڈاکٹر محمد موسیٰ الشریف، دار الأندلس النخضر، جدہ، ۲۰۰۰ء
- ۶- معجمیات ڈاکٹر ابراہیم السامرائی، المؤسسة الجامعیۃ للدراسات بیروت، ۱۹۹۱ء

### اردو مصادر

- ۷- اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو: یونس اکاسکر، مؤذن پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۴ء
- ۸- اردو محاورات کا تہذیبی مطالعہ: عشرت جہاں ہاشمی، ہاشمی پبلی کیشنز، دہلی، ۲۰۰۶ء
- ۹- ضیاء القرآن (ترجمہ قرآن): پیر کرم شاہ ازہری، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۱۹۸۹ء
- ۱۰- عرفان القرآن (ترجمہ قرآن): ڈاکٹر طاہر القادری، منہاج القرآن، حیدرآباد، انڈیا، ۲۰۰۶ء
- ۱۱- کیلیہ: پنڈت برج موہن دتاتریہ کیٹی، انجمن ترقی اردو ہند، دہلی، ۱۹۷۵ء
- ۱۲- گلزارِ انشا: سید منظور الحسن، سر سید پب ڈپو، علی گڑھ، ۱۹۷۰ء
- ۱۳- ہمارے محاورے: نعمان ناصر اعوان، رابعہ پب ہاؤس، لاہور، سندھ اردو

## لغات و معاجم

- ۱۴- فرہنگ آصفیہ: مرکزی اردو بورڈ، لاہور ۱۹۷۷ء (اردو لغت)
- ۱۵- فیروز اللغات: مولوی فیروز الدین، انجم بک ڈپو، دہلی، ۱۹۸۷ء (اردو لغت)
- ۱۶- لسان العرب: ابن منظور، دار احیاء التراث العربی، بیروت (عربی سے عربی)
- ۱۷- مصباح اللغات: عبد الحفیظ بلیاوی، مکتبہ برہان، دہلی (عربی سے اردو)
- ۱۸- المعجم الوجیز: مجمع اللغة العربیة قاہرہ ۱۹۹۵ء (عربی سے عربی)
- ۱۹- المنجد: لوئس معلوف، طبع دارالشرق، بیروت، ۱۹۷۳ء (عربی سے عربی)
- ۲۰- المورد: روحی البعلبکی، دارالعلم للملایین، بیروت طبع پنجم (عربی سے انگلش)
- 21- Advanced twentieth Century Dictionary (English into urdo)
- 22- Practical Standard 21st Century Dictionary (urdo into english)



## باب اول

وہ محاورات جن کا پہلا جز فعل ہے



● [اِبْتَسَمَ لَهُ الْحَظُّ]

مقدر جاگ اٹھا، قسمت جاگ گئی / چمک گئی / سازگار ہو گئی  
لقد ابتسم الحظ لأخي منذ أنجب ابنته۔  
”جب سے میرے بھائی کے گھر بیٹی کی ولادت ہوئی ہے اس کی قسمت جاگ گئی ہے۔“

● [اِتَّخَذَهُ وَرَاءَهُ ظَهْرِيًّا]

پس پشت ڈال دیا، اہمیت نہیں دی، کچھ نہ سمجھا  
قرآن کریم میں ہے :-

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ أُعْزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَ اتَّخَذْتُمُوهُ  
وَرَاءَ كُمْ ظَهْرِيًّا۔ (ہور: ۹۲)

”(شعیب علیہ السلام نے) کہا کہ اے میری قوم! کیا تم پر میری برادری کا دباؤ  
اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ ہے؟ اور اللہ تعالیٰ (کے حکم) کو تم نے پس پشت

ڈال دیا/ اس کے حکم کو کوئی اہمیت نہیں دی۔“

● [اتَّسَعَتْ دَائِرَتَهُ / رُقِعَتْهُ]

دائرہ وسیع ہو گیا، اثر میں اضافہ ہو گیا

الف- لقد اتسعت دائرة اتصالات محمود كثيرا-

”محمود کے تعلقات کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا ہے۔“

ب- اتسعت رقعة أمريكا في العالم العربي بعد الحرب العالمية الثانية-

”دوسری جنگ عظیم کے بعد سے عالم عرب میں امریکہ کے اثر و نفوذ میں بہت اضافہ ہوا ہے۔“

● [أَتَى الْبَيْتَ مِنْ بَابِهِ / أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا]

کسی کام کو اس کے صحیح طریقہ سے یا قانونی طریقے سے کرنا  
یہ محاورہ انگلش میں بھی استعمال ہوتا ہے:-

To come through the proper channels.

عند ما تفكر في الالتحاق بالجامعة عليك ان تأتي البيت من بابه و تقدم الأوراق إلى مكتب التنسيق-

”اگر تم یونیورسٹی میں داخلہ چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ تم صحیح راستہ اختیار کرو اور اپنے کاغذات ایڈمیشن آفس میں داخل کرو!“

● [أَتَى عَلِيَّ الْأَخْضَرَ وَالْيَابِسَ]

تباہ و برباد کر دیا، تہس نہس کر دیا، نام و نشان مٹا دیا، اینٹ سے اینٹ بجا دی  
الہجوم الأمريكي على العراق اتى على الأخضر واليابس في البلاد-

”امریکی حملے نے عراق کو تباہ و برباد کر دیا/ تہس نہس کر دیا/ عراق کی اینٹ سے

اینٹ بجادی۔“

● [اَثَخْتَهُ الْجِرَاحُ]

آلام و مصائب نے اس کو پریشان کر دیا، پئے درپئے مصیبتوں نے اس کو نڈھال کر دیا

بدأ الشعب الأفغاني يللمم صفوفه بعد ما أثخته الجراح.

(مت: ۲۱)

”پئے درپئے مصیبتوں سے نڈھال ہونے کے بعد نئے سرے سے افغانی عوام نے اپنی صفوں کو متحد کرنا شروع کیا ہے۔“

● [اَثَقَلْتَهُ اَعْبَاءٌ.....]

(پریشانیوں، قرض، ذمہ داریوں نے) اس کو تنگ کر دیا، زیر بار کر دیا، ضرورت سے

زیادہ بوجھ لا دیا

الشعب العراقي أثقلته أعباء الحروب المتتالية.

”مسلل جنگوں نے عراقی عوام کو تنگ کر دیا / پریشان کر دیا۔“

أثقلته أعباء الديون / أثقلته أعباء المسؤوليات.

● [اَثَقَلَ كَاهِلَهُ]

طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنا، زیر بار کرنا

أثقلت الديون كاهل شعوب العالم الثالث.

”تیسری دنیا کی عوام کو قرضوں کے بوجھ نے زیر بار کر دیا ہے۔“

● [اَثَلَجَ صَدْرَهُ]

دل خوش کر دیا، کلیجہ ٹھنڈا کر دیا، مردہ جسم میں جان ڈال دی

لقد أثلجت صدري بخبر نجاحك.

”تم نے اپنے پاس ہونے کی خبر سے میرا دل خوش کر دیا۔“

● [أَحْرَزَ قَصَبَ السَّبْقِ]

سبقت لے گیا / میدان مار لیا / بازی لے گیا / (کسی کام میں) پہل کی  
دائماً ما أحرزت جريدة الأهرام قصب السبق في المجال  
الصحفي-

”میدان صحافت میں اخبارِ الاہرام ہمیشہ بازی لے جاتا ہے۔“

● [أَحْرَقَ السُّفْنَ مِنْ وَرَائِهِ]

کشتیاں جلا دیں / واپسی کا راستہ مسدود کر دیا / خطرات کی پروا کیے بغیر کسی کام کا  
حتمی ارادہ کر لیا

كَأَنَّ بَكَرًا قَدْ أَحْرَقَ السُّفْنَ مِنْ وَرَاءِ هِ عِنْدَ مَا قَرَّرَ الْهَجْرَةَ وَ  
قَطَعَ عَلَى نَفْسِهِ خَطَّ الرَّجْعَةِ-

”گویا بکر نے اپنی کشتیاں جلا دیں جب اس نے ہجرت کا حتمی ارادہ کر لیا اور  
واپسی کا راستہ مسدود کر لیا۔“

● [أَحْكَمَ قَبْضَتَهُ عَلَى.....]

اپنا قبضہ مضبوط کر لیا / اپنا تسلط قائم کر لیا  
أَحْكَمَتْ إِسْرَائِيلُ قَبْضَتَهَا عَلَى فِلَسْطِينَ-

”اسرائیل نے فلسطین پر اپنا قبضہ مضبوط کر لیا۔“

● [أَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ]

ہلاکت و بربادی میں ڈال دیا / جہنم رسید کر دیا / قوم کا خیر خواہ اور قائد بن کر اس کو  
نقصان پہنچایا

قرآن کریم میں ہے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا وَ أَحَلُّوا قَوْمَهُمْ

دَارَ الْبَوَارِ- (ابراہیم: ۲۸)

”کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا اور انہوں نے اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا۔“

● [أَحْمَلَ عَلَى فُلَانٍ وَزَرَ نَفْسِهِ]

اپنی غلطی دوسرے کے سر ڈال دی / اپنا گناہ دوسرے کے سر منڈھ دیا / تھوپ دیا

تحمل عاقبة أخطاءك، و لا تحمل وزر نفسك على الآخرين۔

”تم اپنی غلطیوں کی سزا خود بھگتو، اپنا گناہ دوسروں کے سر مت تھوپو!“

● [أَخَذَ بَتَلَابَيْبٍ..... (فُلَانٍ)]

گریبان پکڑ لیا / ناطقہ بند کر دیا / جینا دو بھر کر دیا / ناک میں دم کر دیا

الف: الهجمات الإستشهادية أخذت بتلابيب إسرائيل۔

”خودکش حملوں نے اسرائیل کے ناک میں دم کر دیا ہے / ناطقہ بند کر دیا ہے۔“

ب: لما رأى أحمد اللص أخذ بتلابيبه وجره إلى قسم الشرطة۔

”جب احمد نے چور کو دیکھا تو اس کا گریبان پکڑ لیا اور اس کو گھسیٹتا ہوا پولیس

اسٹیشن لے گیا۔“

● [أَخَذَ بِخَنَاقِهِ]

پریشان کر دیا / ناطقہ بند کر دیا (یہ محاورہ عموماً بحران وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے)

الأزمة الاقتصادية أخذت بخناق شعب الهند۔

”اقتصادی بحران نے ہندوستانی عوام کے ناک میں دم کر رکھا ہے۔“

● [أَخَذَ حِزَامَ الطَّرِيقِ]

صحیح راستہ اختیار کیا / صحیح قدم اٹھایا

أخذت حزام الطريق عند ما قررت أن تلتحق بالأزهر الشريف۔

”ازہر شریف میں داخلے کا فیصلہ کر کے تم نے بالکل صحیح قدم اٹھایا۔“

● [أَخَذَ عَلَى عَاتِقِهِ]

اپنے ذمہ لے لیا / ذمہ داری اپنے سر لے لی  
أَخَذَ الْأَزْهَرَ الشَّرِيفَ عَلِيَّ عَاتِقَهُ مَسْئُولِيَّةَ نَشْرِ الدَّعْوَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ.  
”ازہر شریف نے اسلام کی دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری اپنے سر لے لی ہے۔“

● [أَخَذَ مَا أَخَذَ الْجَدَّ]

(معاملہ کو) سنجیدگی سے لیا

لا تَمْزِحْ كَثِيرًا، وَ خذِ الْأُمُورَ مَا أَخَذَ الْجَدُّ.  
”زیادہ مذاق مت کیا کرو، معاملات کو پوری سنجیدگی سے لو!“

● [أَخَذَ مَكَانَهُ]

۱- کسی کی جگہ سنبھالنا / جگہ لینا

تَقَاعَدَ الْمَدِيرَ فَأَخَذَ نَائِبُهُ مَكَانَهُ.

”منیجر ریٹائر ہو گیا تو اس کے نائب نے اس کی جگہ سنبھال لی۔“

۲- کسی شخص کو اس کا جائز مقام ملنا

أَخَذَ رَجُلٌ مَرْمُوقٌ مَكَانَهُ فِي الْوِزَارَةِ.

”اس ممتاز حیثیت کے مالک کو وزارت میں اس کا جائز مقام مل گیا۔“

● [أَخَذَ مِنْ..... بِحِظِّ وَافِرٍ]

(فلاں چیز میں) اس کو بڑا حصہ ملا ہے

أَخَذَ مِنْ عُلُومِ الْقُرْآنِ بِحِظِّ وَافِرٍ.

”علوم قرآن سے اس کو بڑا حصہ ملا ہے۔“ (یعنی علوم قرآن میں مہارت رکھتا ہے)

لَمْ يَأْخُذْ مِنْ عُلُومِ الْقُرْآنِ بِحِظِّ وَ لَا نَصِيبٍ.

”علوم قرآن سے اس کو کوئی خاص حصہ نہیں ملا۔“ (یعنی علوم قرآن میں زیادہ

درک نہیں رکھتا ہے)

● [أَخَذَ بِعَيْنِ الْأَعْتَابِ]



اس کو اہمیت دی / قدر کی نگاہ سے دیکھا / معاملہ کو سنجیدگی سے لیا  
 عند ما قدمتُ البحثُ إلى أستاذي أخذهُ بعين الاعتبار۔  
 ”جب میں نے اپنا مقالہ اُستاز کی خدمت میں پیش کیا تو اُنھوں نے اُس کو  
 بڑی اہمیت دی۔“

● [أَخْرَجَ لَهُ لِسَانَهُ]

منہ چڑھایا / مذاق اڑایا / غصہ دلایا

استطاعت إسرائيل أن تغتصب فلسطين و أن تخرج لسانها  
 للعرب۔

”اسرائیل اس قابل ہو گیا کہ فلسطین غصب کر لے اور پھر عربوں کا منہ  
 چڑھائے۔“

● [أَدَارَ ظَهْرَهُ]

(اس سے) منہ موڑ لیا / اس کو بالکل چھوڑ دیا

نَقَدُ الْغَزَالِي لِلْفَلَسَفَةِ لَا يَعْنِي أَنَّهُ أَدَارَ ظَهْرَهُ لِلْفِكْرِ وَالْعَقْلِ۔  
 ”امام غزالی کا فلسفہ پر تنقید کرنا یہ معنی نہیں رکھتا کہ اُنھوں نے فکر و عقل سے  
 بالکل ہی منہ موڑ لیا ہو۔“

● [أَدْلَى بَدْلُوهُ]

اپنی رائے پیش کی / (کسی معاملہ میں) دخل دیا / اپنے نظریے یا موقف کا اظہار کیا

لماذا لا تدلي بدلوك في موضوعات المناقشة۔

”بحث میں تم اپنی رائے کا اظہار کیوں نہیں کرتے۔“

● [أَدْلَى دَلْوَهُ]

کسی کام کا آغاز کرنا، ڈول ڈالنا، پہل کرنا

في ذلك الوقت جاء الإمام الغزالي و أدلى دلوهُ في الرد

علی الفلاسفة۔

”اس وقت امام غزالی سامنے آئے اور انھوں نے فلاسفہ کے روکا آغاز کیا۔“

● [أَدَى دَوْرًا / دَوْرَةً فِي .....]

اپنا کردار ادا کیا، پارٹ ادا کیا، رول ادا کیا  
دوراً کے ساتھ صفت بھی آتی ہے۔ مثلاً

أَدَى دَوْرًا هَامًا، دَوْرًا حَاسِمًا دَوْرًا لَا يُسْتَهَانُ بِهِ فِي .....

”(فلاں معاملے میں) اس نے اہم رول ادا کیا، زبردست کردار ادا کیا۔“

أَدَّتْ مِصْرَ دَوْرًا هَامًا فِي عَمَلِيَةِ السَّلَامِ بَيْنَ الْعَرَبِ وَ إِسْرَائِيلَ۔

”عرب اور اسرائیل کے درمیان قیام امن کے سلسلے میں مصر نے اہم رول ادا کیا۔“

● [أَذِنَتْ شَمْسُهُ بِالْمَغِيبِ / بِالْغُرُوبِ / بِالْغِيَابِ]

آخری وقت آ گیا، قریب الموت ہو گیا

لَقَدْ أَحَاطَتْ بِالرَّجْلِ أَمْرًا شَيْخُوخَةً وَ أَذِنَتْ شَمْسُهُ

بِالْمَغِيبِ۔

”اس کو بڑھاپے کے امراض نے گھیر لیا اور اس کا وقت آخر قریب آ گیا/ وہ

قریب الموت ہو گیا۔“

● [ارْتَدَّتْ عَلَيَّ عَقْبِيهِ / اَعْقَابِيهِ / عَقْبِيهِ]

پیٹھ دکھادی، ناکام و نامراد واپس ہوا، میدان چھوڑ دیا، پسپائی اختیار کی، اُلٹے

پاؤں واپس آ گیا

هاجمت العراق الكويت ثم ارتدت على أعقابها۔

”عراق نے کویت پر حملہ کیا پھر اُلٹے پاؤں واپس آ گیا۔“

● [ارْتَسَمَ عَلَيَّ وَجْهَهُ الْحُزْنَ]

چہرہ مزجھا گیا، پھیکا پڑ گیا

● [ارْتَسَمَ عَلٰی وَجْهِهِ الْفَرْحُ]

خوشی سے اس کا چہرہ کھل گیا، چہرہ پر مسرت کی لہر دوڑ گئی

لما علم والدي بخبر نجاحي في الامتحان ارتسم الفرح

علی وجہہ۔

”جب میرے والد کو امتحان میں میری کامیابی کی خبر ملی تو ان کا چہرہ خوشی سے

کھل اٹھا۔“

● [ارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهُ]

لرز گیا، ڈر گیا، دل دھک سے رہ گیا، جان نکل گئی، رونگٹے کھڑے ہو گئے

ارتعدت فرائص خالد عند مارأى امامه الأسد۔

”خالد نے شیر کو اپنے ہاٹنے دیکھا تو وہ لرز گیا / اس کی جان نکل گئی / اس کے

رونگٹے کھڑے ہو گئے۔“

● [ارْخَى اللَّيْلُ سُدُوْلَهُ]

رات گہری ہو گئی، رات کی سیاہی چاروں طرف پھیل گئی، تاریکی پھیل گئی

عند ما يُرْخِي اللَّيْلُ سُدُوْلَهُ خَرَجَ الْجَيْشُ لِيَغَارَ عَلٰی عَدُوِّهِ۔

”جب رات گہری ہو گئی تو لشکر اپنے دشمن پر شب خون مارنے کے لیے نکلا۔“

● [اَزَّاحَ السُّتَّارَ عَنْ.....]

۱- افتتاح کیا، نقاب کشائی کی

أزاح الوزير الستار عن المشروع الجديد۔

”وزیر نے نئے پروجیکٹ کا افتتاح کیا۔“

۲- راز سے پردہ اٹھایا، پردہ فاش کیا، خفیہ ارادے کو ظاہر کر دیا

مذبحة جنين ازاحت الستار عن جرائم الحرب التي

ترتکبها إسرائيل۔

”جنین میں ہونے والی خون ریزی نے اسرائیل کے جنگی جرائم سے پردہ اٹھا دیا۔“

● [ازدادت رُفَعْتَهُ]

دیکھیے: اتسعت دائرۃ

● [اسْبَلَّ سِتْرَ حِمَايَتِهِ عَلَيَّ.....]

اپنی پناہ میں لے لیا، اپنی حفاظت میں لے لیا، سہارا دیا

الإنسان الصالح هو الذي يسبل ستر حمايته على الضعفاء۔

”نیک انسان وہی ہے جو کم زوروں کو سہارا دے۔“

● [اسْتَأْصَلَهُ مِنْ جُدُورِهِ]

جڑ سے اکھاڑ پھینکا، بیخ کنی کر دی، صفایا کر دیا، خاتمہ کر دیا

إذا أرادت الهندُ التقدّم، عليها أن تستأصل الخلافات

العنصرية من جذورها۔

اگر ہندوستان حقیقی ترقی کا خواہش مند ہے تو اسے فرقہ پرستی کو جڑ سے اکھاڑنا

ہوگا/ فرقہ پرستی کا خاتمہ کرنا ہوگا۔“

● [اسْتَقَرَّتِ الْأَرْضُ تَحْتَ قَدَمَيْهِ]

حالات معمول پر آگئے، بہتر ہو گئے، جان میں جان آگئی

لم تستقر الأرض تحت قدمي الأم إلا بعد أن رجع ابنها

من السفر الخطير۔

”اس وقت تک ماں کی جان میں جان نہیں آئی جب تک اس کا بیٹا خطرناک

سفر سے واپس نہ آ گیا۔“

لم تستقر الأرض تحت قدمي الشعب العراقي حتى الان

بعد الهجوم الأمريكي عليها۔

”امریکی حملے کے بعد اب تک عراقی عوام کے حالات معمول پر نہیں آئے ہیں۔“

لما حصل خالد على وظيفة جيدة استقرت الأرض تحت قدميه۔

”جب خالد کو ایک اچھی نوکری مل گئی تو اس کے حالات بہتر ہو گئے۔“

● [أَسَدَلَ السُّتَارَ عَلَيَّ.....]

معاملہ کو ختم کر دیا / دبا دیا، رفع دفع کر دیا

تقرير اللجنة الوزارية أسدل الستار على القضية التي

شغلت الناس۔ (مت: ۴۲)

”وزارتی کمیشن کے فیصلے نے اس معاملے کو ختم کر دیا جس نے لوگوں کو

الجبھا کر رکھا ہوا تھا۔“

● [أَسْلَمَ الرُّوحَ إِلَى بَارِئِهَا]

وفات ہو گئی، جان جاں آفریں کے سپرد کر دی

ما زال يقاتل زيد بن حارثة في سبيل الله حتى أسلم روحه

إلى بارئها۔

”حضرت زید ابن حارثہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے رہے یہاں تک کہ انھوں

نے اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔“

● [أَشْتَدُّ سَاعِدَهُ]

طاقت ور ہو گیا، ماہر ہو گیا

عَلَّمَتْهُ الرَّمَايَةَ فَلَمَّا أَشْتَدَّ سَاعِدُهُ رَمَانِي۔

”میں نے اس کو تیر اندازی سکھائی جب وہ اس میں ماہر ہو گیا تو مجھ ہی پر حملہ

کر دیا۔“

● [أَشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا]

● [أَشْتَعَلَ الشَّيْبُ فِي رَأْسِهِ]

عمر رسیدہ ہو گیا، بال سفید ہو گئے  
قرآن کریم میں ہے:

قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا و  
لَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا۔ (مریم: ۴)

”(زکریا علیہ السلام نے) عرض کیا کہ اے میرے رب! میری ہڈیاں کم زور  
ہو گئیں اور میرے سر میں بڑھاپا چمکنے لگا (یعنی میرے بال سفید ہو گئے/  
میں بوڑھا ہو گیا) اور میں تجھے پکار کر کبھی محروم نہ رہا۔“

● [أَصْبَحَ فِي ذِمَّةِ التَّارِيخِ]

تاریخ کا حصہ بن گیا، پرانی بات ہو گئی، قصہ پارینہ ہو گیا

لقد رخل الرئيس عرفات بما له وما عليه و أصبح في ذمة  
التاريخ۔

”صدر عرفات اپنی اچھی بری باتوں کے ساتھ بالآخر رخصت ہوئے، اور اب  
ان کی ذات ایک قصہ پارینہ ہو گئی ہے۔“

● [أَطْلَقَ لَهُ الْعِنَانَ]

کھلی چھوٹ دے دی، ڈھیل دے دی

إن امریکا أطلقت العنان لإسرائيل تتصرف كيف تشاء۔  
”امریکا نے اسرائیل کو کھلی چھوٹ دے دی ہے کہ وہ جو چاہے کرے۔“

● [أَظْفَرَهُ الْحِظُّ بِكَذَا]

خوش قسمتی سے ایسا ہو گیا

أظفَرَهُ الْحِظُّ بِزَوْجَةٍ صَالِحَةٍ۔

”خوش قسمتی سے اس کو نیک بیوی مل گئی۔“

● [أَعْطَاهُ الْاهْتِمَامَ]

اہمیت دی، سنجیدگی سے لیا، قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا

علینا ان نعطي الاهتمام المناسب للأمر التي تستحقها۔  
”ضروری ہے کہ ہم ان معاملات کو اہمیت دیں جو اس کے مستحق ہیں۔“

● [أَعْطَى الْقَوْسَ بَارِيهَا]

کام کو اس کے ماہر کے سپرد کیا

دعك من المحاولات الفاشلة و أعط القوس باريها۔  
”اپنی ان ناکام کوششوں سے باز آؤ اور کام کسی ماہر کے سپرد کرو!“  
یہ قدیم محاورہ ہے۔ شاعر کہتا ہے:

يا بَارِي الْقَوْسِ بَرِيًّا لَسْتَ تُحْسِنُهَا

لا تُفْسِدُنَهَا و اعطِ الْقَوْسَ بَارِيهَا (م ت: ۵۵)

● [أَعْلَنَ عَنْ.....عَلَى مَلَأِ مِنَ النَّاسِ]

بہ بانگِ دُہلِ اعلان کر دیا، ڈنکے کی چوٹ پر کہا، کھلم کھلا کہہ دیا

اعلن خالد عن نواياه على ملاء من الناس۔

”خالد نے ڈنکے کی چوٹ پر اپنے ارادوں کو ظاہر کر دیا۔“

● [أَغْمَضَ عَيْنِيهِ عَنْ.....]

چشم پوشی کی، نظر انداز کیا

لا ينبغي ان نغمض أعيننا عن أخطاءنا۔

”یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اپنی غلطیوں کو نظر انداز کریں۔“

● [أَفْحَمَةٌ فِي الْحِوَارِ]

(بحث، گفتگو، مناظرہ میں) لا جواب کر دیا، خاموش کر دیا، زیر کر دیا

نستطيع أن نفهم خصمنا في الحوار بالأدلة القاطعة۔

”مضبوط دلائل کے ذریعہ ہم اپنے مخالف کو لا جواب کر سکتے ہیں۔“

● [أَقَامَ الدُّنْيَا وَ أَقْعَدَهَا]

ہنگامہ برپا کر دیا، طوفان کھڑا / پپا کر دیا، دنیا تہ و بالا کر دی، دُنیا کو ہلا ڈالا  
الہجمات الانتحارية على نيو يورك اقامت الدنيا و اقعدها۔  
”نیویارک پر ہونے والے خودکش حملوں نے دُنیا کو ہلا ڈالا / ایک طوفان پپا  
کر دیا۔“

● [اِقْتَلَعَهُ مِنْ جُدُورِهِ]

جڑ سے اکھاڑ دیا، صفایا کر دیا، نام و نشان باقی نہ رکھا  
الإسلام اقتلع تقاليد الجاهلية من جذورها۔  
”اسلام نے جاہلی رسم و رواج کو جڑ سے ختم کر دیا۔“

● [أَكَلَ عَلَيْهِ الدَّهْرُ وَ شَرِبَ]

۱۔ کسی چیز کی قدامت میں مبالغہ کے لیے، بہت پرانا ہو گیا، اس پر زمانہ گزر گیا  
أكل الدهر على هذا البيت و شرب حتى كاد يصرخ:  
أهدموني۔

”یہ مکان اس قدر پرانا ہو چکا ہے کہ خود ہی پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ مجھے گرا دو!“  
نابغہ جعدی نے کہا:

سألتني عن أناس هلكوا

شرب الدهر عليهم و أكَلَ (م ص: ۲۷)

” (میری پڑوسن) نے مجھ سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا جو

ہلاک ہو چکے اور ان پر زمانہ گزر گیا۔“

۲۔ طویل عمر اور کثیر التجربہ شخص کے لیے، گھاٹ گھاٹ کا پانی پیے ہوئے ہے، منجھا  
ہوا ہے۔

هذا العجوز الفاني قد أكل عليه الدهر و شرب۔



”ان بڑے میاں نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے۔“

● [أَكَلَ عُمُرَهُ]

قریب الموت ہے، بہت بوڑھا ہو گیا، پوس ہو گیا

هذا العجوز لقد أكل عمره وبلغ ما يقارب تسعين من عمره۔

”بڑے میاں بہت بوڑھے ہو گئے، لگ بھگ ۹۰ برس کی عمر ہے۔“

● [الْقَى بِاللَّهِ إِلَى.....]

توجہ دی، دھیان دیا، متوجہ ہوا

لا تُلقِ بالآ إِلَى مَا يَفْسِدُ عَلَيْكَ وَقَتِكَ۔

”جو چیز تمہارا وقت ضائع کرے اس کی طرف توجہ مت کرو!“

● [الْقَى بِظَلَالِهِ عَلَى.....]

اثر انداز ہوا، اثر مرتب کیا، برا اثر ڈالا (عموماً یہ منفی اثرات کے لیے استعمال

ہوتا ہے)

الخلافات العربية أَلَقَتْ بِظَلَالِهَا عَلَى تَقَدُّمِ الْأُمَّةِ۔

”عربوں کے آپسی اختلافات نے اُمت کی ترقی پر بہت برا اثر ڈالا ہے۔“

● [الْقَى بِهِ دَبْرَ أُذُنِيهِ]

سنی اُن سنی کر دی، اس کان سے سن کر اس کان سے نکال دیا، (بات،

مشورہ، نصیحت کو) اہمیت نہیں دی

كَلَّمَا كَلَّمْتَهُ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ الْقَى بِمَا أَقُولُ لَهُ دَبْرَ أُذُنِيهِ۔

”جب بھی میں اس سے نماز کی پابندی کی بات کہتا ہوں تو وہ سنی اُن سنی کر دیتا ہے۔“

● [الْقَى مَسْئُولِيَّةً..... عَلَى عَاتِقِهِ / عَلَى كَتِفِهِ]

اس نے اس کو ذمہ داری سوچی، کندھوں پر بار ڈالا

لَقَدْ الْقَى الرَّئِيسُ مَسْئُولِيَّةَ خِدْمَةِ الشَّعْبِ عَلَى عَاتِقِ الْوُزَرَاءِ۔

”صدر مملکت نے عوام کی خدمت کی ذمہ داری وزرا کے سپرد کر دی۔“  
کبھی مجہول بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

أَلْقَيْتُ مَسْئُولِيَّةَ خِدْمَةِ الشَّعْبِ عَلَى عَاتِقِ الْوُزَرَاءِ۔

”عوام کی خدمت کا باروزیروں کے کندھوں پر ڈال دیا گیا۔“

● [أَلْقَى عَصَاهُ بِ.....]

● [أَلْقَى عَصَا التَّرْحَالِ بِ.....]

اقامت پذیر ہوا، قیام کیا، پڑاؤ ڈالا

أَلْقَى خَالِدٌ عَصَاهُ بِالْقَاهِرَةِ بَعْدَ التَّحَاقِقِ بِالْأَزْهَرِ الشَّرِيفِ۔

”ازہر شریف میں داخلے کے بعد خالد قاہرہ ہی میں اقامت پذیر ہو گیا۔“

کبھی اس پس منظر میں استعمال ہوتا ہے کہ آدمی مختلف شہروں میں گھومتے پھرتے

کسی شہر میں پہنچا اور وہیں کا ہو رہا، ایسے موقع پر عموماً ”حتی“ کے ساتھ آتا ہے مثلاً:

مَا زَالَ يَتَجَوَّلُ خَالِدٌ بِلَادًا عَرَبِيَّةً حَتَّى أَلْقَى عَصَاهُ بِالْقَاهِرَةِ۔

”خالد مختلف عرب ممالک میں گھومتا پھرتا رہا، آخر کار قاہرہ میں اقامت پذیر ہو گیا۔“

● [أَلْقَى ضَوْءًا عَلَيَّ.....]

(کسی معاملہ پر) روشنی ڈالی

الْيَوْمَ أَنَا الْقِي ضَوْءٌ أَعْلَى مَوْضُوعِ هَامِ۔

”آج میں ایک بہت ہی اہم موضوع پر روشنی ڈالوں گا۔“

● [أَمَا إِنَّ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ كَذَا]

● [أَلَمْ يَأْنِ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ كَذَا]

کیا ابھی وقت نہیں آیا ہے کہ وہ ایسا کرے

اب وقت آ گیا ہے کہ وہ ایسا کرے، اب اسے ایسا کر دینا چاہیے

أَلَمْ يَأْنِ لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يُوْحِدُوا صُفُوفَهُمْ۔

”کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ مسلمان اپنی صفوں کو متحد کر لیں/ آپس میں اتحاد پیدا کریں۔“

قرآن کریم میں ہے:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ.

(الحمدید: ۱۶)

”کیا ایمان داروں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لیے جھک جائیں۔“

● [أَمَّا طَ اللّٰثَامَ عَنْ .....]

(کسی معاملہ یا راز کو) ظاہر کیا، اجاگر کیا، ..... سے پردہ اٹھایا

أَمَّا طَ الْعِلْمُ اللّٰثَامَ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ أَسْرَارِ الْكُونِيَةِ.

”سائنس نے کائنات کے بہت سے راز ہائے سر بستہ سے پردہ اٹھایا ہے۔“

● [إِمْتَلَاكَ لِنَاصِيَةِ .....]

فلاں چیز میں مہارت تامہ ہے، منجھا ہوا ہے

أَسْلُوبُهُ يَدُلُّ عَلَى امْتِلَاكِهِ لِنَاصِيَةِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَةِ.

”اُس کا اُسلوب گواہی دیتا ہے کہ اُس کو عربی پر کامل مہارت حاصل ہے۔“

● [أَمْسَكَ الْعَصَا مِنْ وَسْطِهَا]

درمیانی راہ اختیار کی، اعتدال کا راستہ اپنایا، میانہ روی اختیار کی

لَا تَكُنْ مَتَطَرِفًا فِي عَوَاطِفِكَ وَأَمْسِكِ الْعَصَا مِنْ وَسْطِهَا.

”اپنے جذبات میں انتہا پسندی اختیار مت کرو بل کہ میانہ روی اختیار کرو۔“

● [أَنَارَ لَهُ الطَّرِيقَ إِلَى .....]

اُس کی رہ نمائی کی، اُس کو راستہ دکھایا

إِرْشَادَاتِ عُلَمَاءٍ نَاتِيْر لِنَا طَرِيقِ الْفَلَاحِ.

”ہمارے علما کی رہ نمائی ہی نے ہمیں کامیابی کا راستہ دکھایا ہے۔“

● [انْتَقَلَ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ]

● [انْتَقَلَ إِلَى الرَّفِيقِ الْأَعْلَى]

وفات ہوگئی، خالق حقیقی سے جا ملے، پر وہ فرمایا

انتقل جدي إلى رحمة الله قبل سن السبعين۔

”میرے دادا ستر سال کی عمر سے پہلے ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔“

● [انْدَلَعَتِ الْحَرْبُ / نَارُ الْحَرْبِ]

جنگ نے زور پکڑا، جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے

لقد اندلعت الحرب بين البلدين لأسباب واهية۔

”دونوں ممالک کے درمیان معمولی بات پر جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔“

● [انْسَلَخَ مِنْ جِلْدِهِ]

اپنی اصل نسبت کو چھوڑ دیا، اپنی بنیاد سے منحرف ہو گیا، اپنی جڑ کو چھوڑ دیا

يريد الغرب أن ينسلخ المسلمون من جلدهم و يعيشون

مقلدي الغرب۔

”مغرب چاہتا ہے کہ مسلمان اپنی بنیاد سے منحرف ہو جائیں اور مغرب کے

نقال بن کر رہیں۔“

● [انْشَقَّتِ الْأَرْضُ عَنْ.....]

اچانک ظاہر ہوا

كنت أقود السيارة و فجأة انشقت الأرض عن حصان

يجري بعكس الاتجاه۔

”میں گاڑی چلا رہا تھا کہ اچانک ایک گھوڑا جانب مخالف سے دوڑتا ہوا نمودار ہوا۔“

● [انْفَجَرَ بَاكِيًا]

بلک بلک کر رویا، روتے روتے بے حال ہو گیا

ما إن سمع خالد بخبر وفاة والده حتى انفجر باكيا كطفل صغير.  
”جیسے ہی خالد نے اپنے والد کی خبر وفات سنی تو وہ چھوٹے سے بچے کی طرح  
بلک بلک کر رو پڑا۔“

● [انْفَقَ سَوَادَ لَيْلِهِ وَ بَيَاضَ نَهَارِهِ فِي ...]

رات دن ایک کر دیا، بڑی محنت و جاں فشانی سے کام کیا

لقد انفق محمود سواد ليله و بياض نهاره في المذاكرة  
حتى نجح في امتحانه بتقدير ممتاز.  
”محمود نے تیاری میں رات دن ایک کر دیا یہاں تک کہ وہ امتحان میں اعلیٰ  
پوزیشن سے کام یاب ہوا۔“

● [انْقَلَبَتِ الْآيَةُ]

پانسپلٹ گیا، معاملہ الٹا ہو گیا

قامت دولة إسرائيل على الإرهاب و الآن انقلبت الآية  
فهي تُسمى المقاومة الفلسطينية بالإرهاب.  
”اسرائیل خود دہشت گردی کے نتیجے میں قائم ہوا ہے، مگر اب پانسپلٹ گیا  
ہے، اب وہ فلسطینی جدوجہد کو دہشت گردی قرار دے رہا ہے۔“

● [أَهْلَكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ]

زبردست تباہی مچادی، تباہ و برباد کر دیا، اینٹ سے اینٹ بچادی

لقد أهلك الغزو الأمريكي للعراق الحرث و النسل في هذا  
البلد العريق.

”امریکی حملے نے عراق کو تباہ و برباد کر دیا۔“

● [أَهْلَكَ الضَّرْعَ وَ الزَّرْعَ]

گزشتہ معنی میں ہے۔

● [أَوْغَرَ صَدْرَهُ عَلَيَّ .....]

(کسی کی طرف سے) متنفر کرنا، برگشتہ کرنا، ورغلانا، کان بھرنا  
(عموماً منفی طور پر برگشتہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے)

اوغر محمود صدري علي خالد فقطعتُ علاقتي معه۔  
”محمود نے مجھے خالد کی طرف سے ورغلا دیا جس کے نتیجے میں میں نے اس سے  
تعلقات منقطع کر لیے۔“

● [أَوْقَدَ نَارَ الْحَرْبِ / نَارَ الْفِتْنَةِ]

جنگ کے اسباب پیدا کرنا، فتنے کا بیج بونا، فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا

تعمل الدول الكُبرى على أن توقد نار الحرب بين الدول  
المتخلفة حتى تسوق أسلحتها۔

”بڑی طاقتیں پس ماندہ ممالک کے درمیان جنگ کی آگ بھڑکانے کی کوشش  
کرتی رہتی ہیں تاکہ ان کے ہتھیاروں کی خرید و فروخت کا بازار گرم رہے۔“  
قرآن کریم میں ہے:

كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ۔ (المائدہ: ۶۴)

”جب کبھی وہ لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے۔“

● [أَوَى إِلَيَّ رُكْنٍ شَدِيدٍ]

۱۔ کوئی مضبوط سہارا اختیار کیا، کسی مضبوط پناہ میں آیا

قرآن کریم میں ہے:

قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوَى إِلَيَّ رُكْنٍ شَدِيدٍ۔ (هود: ۸۰)

”حضرت لوط علیہ السلام نے) فرمایا: کاش تمہارے مقابلے کی مجھے طاقت

ہوتی یا میں کوئی مضبوط سہارا اختیار کرتا۔“

۲- گوشہ نشینی اختیار کی، کنارہ کشی اختیار کر لی

كاد الرجل من شدة بأسه أن يعتزل المجتمع و يأوي إلى ركن شديد۔

”قريب تھا کہ وہ آدمی اپنی تنگ دستی اور بد حالی کے سبب معاشرے سے کٹ جاتا اور گوشہ نشینی اختیار کر لیتا۔“

### ﴿ب﴾

● [بَاءَ بِالْفِشْلِ]

نا کام ہو گیا، ضائع ہو گیا

باء ت جھوڈہ بالفشل۔  
”اس کی تمام کوششیں نا کام ہو گئیں۔“

باء ت حركة تحرير الهند بالفشل في سنة ۱۸۵۷ م۔  
”۱۸۵۷ء کی ہندوستان کی تحریک آزادی بری طرح نا کام ہوئی۔“

● [بَاعَتْ جَسَدَهَا]

جسم فروشی کرنا

لا ينبغي لامرأة أن تبيع جسدھا أيا كانت الظروف۔  
”حالات خواہ کیسے بھی ہوں عورت کے لیے جسم فروشی جائز نہیں ہے۔“

● [بَدَرَ إِلَى خَلْدِهِ]

اس کو خیال آیا، اس کو یاد آیا

كلما زرت قريتي بدرت إلى خلدی أيام طفولتي۔  
”جب بھی میں اپنے گاؤں جاتا ہوں تو مجھے اپنے بچپن کے دن یاد آتے ہیں۔“

● [بَدَلَ الْغَالِي وَ الرَّخِيصَ]

کوئی دقیقہ فروگزاہت نہیں چھوڑا، سب کچھ داؤ پر لگا دیا

إن علماء الأمة بذلوا الغالي و الرخيص / غاليهم و رخيصهم

في تبليغ رسالة الإسلام۔

”علمائے امت نے اسلام کی تبلیغ و دعوت کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاہت نہیں

چھوڑا۔“

● [بَدَلَ قُصَارَى جُهْدَةٍ فِي.....]

گزشتہ معنی میں ہے۔

على الطالب ان يبذل قُصَارَى جهده في سبيل النجاح۔

”طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ کام یابی کے لیے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا

دے۔“

● [بَدَلَ مَا فِي وَسْعِهِ / كُلِّ مَا فِي وَسْعِهِ]

جو کچھ اُس کے بس میں تھا سب کر دیا، جی جان سے محنت کی، جی توڑ کوشش /

محنت کی

بذلتُ كُلِّ مَا فِي وَسْعِي فِي الْمَذَاكِرَةِ حَتَّى نَجَحْتُ فِي

الامتحان۔

”میں نے امتحان کی تیاری میں جی توڑ محنت کی یہاں تک کہ میں کام یاب

ہو گیا۔“

● [بِرَّءٍ سَاحَتَهُ]

اپنی صفائی پیش کی، اپنی بے گناہی ثابت کی

يستطيع خالد ان يبرئ ساحتَهُ من عملية الاختلاس التي

اتهم فيها۔



”خالد غبن کی تہمت سے اپنی بے گناہی ثابت کر سکتا ہے۔“

● [بَسَطَ نَفُوذَهُ]

اقتدار پختہ کیا، اثر و رسوخ میں اضافہ کیا، رُعب ڈالا

بسطت إسرائيل نفوذها على فلسطين بمساعدة الولايات

المتحدة۔ (م: ۱۶۷)

”ریاست ہائے متحدہ (امریکہ) کی مدد سے اسرائیل نے فلسطین پر اپنا اقتدار

پختہ کر لیا۔“

● [بَكَرَ بَكُورَ الْغُرَابِ]

کمال احتیاط سے کام لیا، پھونک پھونک کر قدم رکھا

اعتاد خالد أن يبكر بكور الغراب۔

”خالد پھونک پھونک کر قدم رکھنے کا عادی ہے۔“

● [بَلَغَ أَشُدَّهُ]

سن بلوغ کو پہنچ گیا، جوان ہو گیا

لما بلغ خالد أشده زوجة والده من ابنة عمه۔

”جب خالد جوان ہو گیا تو اس کے والد نے اس کی شادی اس کی عم زاد سے کر دی۔“

کوئی تنظیم، تحریک یا ادارہ خود کفیل ہو جائے یا اپنا قابل قدر مقام بنالے تو اس

کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

لما بلغت مدرستنا أشدها فتحت بابها على الطلاب الوافدين۔

”جب ہمارا مدرسہ خود کفیل ہو گیا تو اس نے بیرونی طلبہ کے لیے بھی اپنے

دروازے کھول دیے۔“

● [بَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ]

خوف و درہشت میں مبالغے کے لیے، کلیجہ منہ کو آ گیا

قرآن کریم میں ہے:

وَإِذْ زَاغَتِ الْبَصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ-

(الاحزاب: ۱۰)

آیت کریمہ میں غزوہ احزاب کے وقت کی کیفیت بیان کی جا رہی ہے:  
”اور جب (خوف سے) آنکھیں پتھرا گئیں اور (دہشت سے) کلیجے منہ  
کو آگئے۔“

● [بَلَغَ الْحُلْمَ]

جوان ہو گیا، سن بلوغ کو پہنچ گیا

بلغ خالد سن الحلم و أصبح شاباً يعتمد عليه۔  
”خالد سن بلوغ کو پہنچ گیا اور ایک قابل اعتماد نو جوان ہو گیا۔“

● [بَلَغَ الذَّرْوَةَ فِي ..... / بَلَغَ ذِرْوَتَهُ]

آخری حد کو پہنچ گیا، انتہا کو پہنچ گیا، آسمان سے باتیں کرنے لگا

أما عقيدة الفلاسفة في علم الباري فقد بلغت الذروة في الضلال۔

”علم باری تعالیٰ کے سلسلہ میں فلاسفہ کا عقیدہ گم راہی کی آخری حد کو پہنچ گیا ہے۔“

بلغ غلاء المعيشة في بلادنا ذروتہ۔

”ہمارے یہاں مہنگائی انتہا کو پہنچ گئی / ہمارے یہاں مہنگائی آسمان سے باتیں  
کرنے لگی۔“

● [بَلَغَ سَكِينٌ ..... الْعَظْمَ]

معاملہ انتہا کو پہنچ گیا / قابو سے باہر ہو گیا، پانی سر سے اونچا ہو گیا

بلغ سكين الغلاء العظم من الفقراء۔

”مہنگائی غریبوں کے قابو سے باہر ہو گئی ہے۔“

● [بَلَّغَ الْقِمَّةَ فِي .....]

انتہا کو پہنچ گیا، بلند مقام پر فائز ہو گیا، ممتاز ہو گیا

اجتہد الطالب حتى بلغ القمة في الدراسة۔

”طالب علم نے محنت کی یہاں تک کہ وہ پڑھائی میں ممتاز ہو گیا۔“

کبھی منفی طور پر بھی آتا ہے۔ مثلاً:

بلغ خالد القمة في الحماسة۔

”خالد حماقت میں انتہا کو پہنچ گیا۔“

● [بَلَّغَ (الْأَمْرُ) مَدَاهُ]

معاملہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا، پانی سر سے اونچا ہو گیا

بلغت الاختلافات بين الولد و ابيه مداها۔

”باپ بیٹے کے مابین اختلافات اپنی انتہا کو پہنچ گئے۔“

● [بَلَّغَ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا]

بہت بوڑھا ہو گیا، بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا

بلغ محمود من الكبر عتيا و مع ذلك يتمتع بصحة جيدة۔

”محمود بہت بوڑھا ہو گیا ہے، اس کے باوجود بہترین صحت کا مالک ہے۔“

قرآن کریم میں ہے:

قَالَ رَبِّ انِّي يَكُونُ لِي غُلْمٌ وَ كَانَتْ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَ قَدْ

بَلَّغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا۔ (مریم: ۸)

”(زکریاؑ نے) عرض کیا کہ اے میرے رب! میرے لڑکا کہاں سے ہو

گا؟ حالاں کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا ہوں۔“

## ت

● [تَجَمَّدَ الدَّمُ فِي عُرْوِقِهِ]

سکتے میں پڑ گیا، شئی شئی گم ہو گئی، خون خشک ہو گیا

لما رأى اللص الشرطة أمامه تجمد الدم في عروقه۔  
”جب چور نے پولس کو اپنے سامنے دیکھا تو اس کی شئی شئی گم ہو گئی۔“

● [تَرَبَّدَ وَجْهَهُ]

آگ بگولہ ہو گیا، تیوری چڑھالی

لما وجدني الأستاذ في السوق تربد وجهه۔  
”جب اُستاز نے مجھے بازار میں دیکھا تو انھوں نے (غصے سے) تیوری چڑھالی۔“

● [تَرَسَّمَ خُطَاهُ]

اس کے نقش قدم پر چلا، اس کی پیروی کی

على الطالب ان يحب استاذه و ترسم خطاه۔  
”طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے استاذ سے محبت کرے اور ان کے  
نقش قدم پر چلے۔“

● [تَرَكَ الْحَبْلَ عَلَى الْغَارِبِ]

کھلی چھوٹ دے دی، حد سے زیادہ آزادی دے دی

لا تترك الحبل على الغارب لا بنك و هو في سن المراهقة۔  
”تمہارا بیٹا ابھی لڑک پن میں ہے اس کو کھلی چھوٹ مت دو۔“

● [تَعَلَّقَ بِأَذْيَالِهِ]

اس کا سہارا لیا، اس کا دامن پکڑا

علینا ان نتعلق بأذیال الأمل فی الأوقات العصبیة۔

”ضروری ہے کہ ہم تنگی اور دشواری میں بھی امید کا دامن پکڑے رہیں۔“

● [تَفَرَّقُوا شَذَرَ مَذْرًا]

تتر بتر ہو گئے، منتشر ہو گئے، بھاگ کھڑے ہوئے

لما غزی المسلمون الفُرسَ تفرقوا شذراً مذبراً۔

”جب مسلمانوں نے فارسیوں (ایرانیوں) پر حملہ کیا تو وہ (فارسی) تتر بتر

ہو گئے۔“

● [تَنَفَّسَ الصُّعْدَاءَ]

سکون و اطمینان کا سانس لیا، چین کی سانس لی، کسی کام کو انجام تک پہنچا کر ہی دم لیا

لم یتنفس خالد الصعداء إلا بعد أن انتھی من مهمته۔

”خالد نے اس وقت تک سکون کی سانس نہیں لی جب تک اس نے اپنی مہم کو

سرا انجام نہ دے دیا / اپنی مہم کو سرا انجام پہنچا کر ہی خالد نے دم لیا۔“

اُردو میں کہتے ہیں کہ

”جب تک فلاں کام نہ کر لوں چین کا سانس نہ لوں گا۔“

● [تَهَلَّلْتُ أُسَارِيرَهُ]

(خوشی سے) چہرہ دکھنے لگا / چمک اٹھا / کھل گیا

تهللت أساریر اخی عند ما علم بفوزہ فی الامتحانات۔

”میرے بھائی نے امتحان میں کامیابی کی خبر سنی تو اس کا چہرہ خوشی سے کھل گیا۔“

● [تَوَجَّ اللَّهُ بِكَذَا / تَوَجَّ بِكَذَا]

اللہ کامیاب کرے، کامیابی تمہارے قدم چومے (دعا یہ محاورہ)

تَوَجَّ اللَّهُ مسعاکم بالنجاح۔

”اللہ تمہاری کوششوں کو کامیاب کرے۔“

تَوَجَّحَ سَعِيْكُمْ بِالنَّجَاحِ-

”تمہاری کوششیں بار آور ہوں، کامیابی تمہارے قدم چومے۔“

کبھی دُعا کے علاوہ بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

ما زال يحاول خالد محاولة جادة للحصول على وظيفة في الجامعة حتى توج سعيه بالنجاح و عينته الجامعة استاذاً بها۔

”یونیورسٹی میں نوکری کے حصول کے لیے خالد بڑی کوششیں کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی کوششیں بار آور ہوئیں اور استاذ کی حیثیت سے یونیورسٹی نے اس کا تقرر کر لیا۔“

● [تَوَجَّهَتْ اِلَيْهِ اَصَابِعُ الْاِتِّهَامِ]

وہ شک کے گھیرے / دائرے میں آ گیا، اس کی طرف انگلیاں اٹھنے لگیں، اس

کے بارے میں چہ می گوئیاں ہونے لگیں

وَجَدَتِ الشَّرْطَةَ خَالِداً يَدْخُلُ بَيْتَ الْمُتَّهَمِ فَتَوَجَّهَتْ اِلَيْهِ

اَصَابِعُ الْاِتِّهَامِ۔

”پولس نے خالد کو ملزم کے گھر میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو خالد بھی شک

کے دائرے میں آ گیا۔“

﴿ث﴾

● [ثَارَ ثَائِرَةٌ / ثَارَتْ ثَائِرَتُهُ]

طیش میں آ گیا، غصے سے آگ بگولہ ہو گیا، غصے سے پاگل ہو گیا

ثَارَتْ ثَائِرَةُ الْمَدِيرِ عِنْدَ مَا أَخْبَرَتْهُ بِالْخَسَائِرِ الْمَالِيَةِ فِي الشَّرْكَةِ۔

”جب میں نے میجر کو کمپنی کے خسارے کے بارے میں بتایا تو وہ آگ بگولہ ہو گیا۔“

## ج

### ● [جَانِبُهُ التَّوْفِيقُ]

حق سے منحرف ہو گیا، غلط کام کیا

إذا اعتقدت أنك على حق دائماً فقد جانبك التوفيق۔  
”اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ ہر بات میں تمہیں حق پر ہو تو یقیناً تم غلطی پر ہو۔“

### ● [جَانِبُهُ الْحَظُّ]

قسمت نے ساتھ نہ دیا

و كأن الحظ جانب خالداً هذه الأيام۔

”ایسا لگتا ہے کہ ان دنوں قسمت خالد کا ساتھ نہیں دے رہی ہے۔“

### ● [جَرَّ أذْيَالَ الْخَيْبَةِ / الْعَارِ / الْهَزِيمَةِ]

خائب و خاسر ہوا، شرم ناک شکست ہوئی، ناکام ہو گیا

خرجت روسيا من أفغانستان تجر أذيال العار و الهزيمة۔

”روس افغانستان سے شرم ناک شکست کے ساتھ واپس ہوا۔“

رجع صديقنا يجر أذيال الخيبة من أمريكا۔

”ہمارا دوست امریکہ سے ناکام و نامراد ہو کر واپس آیا۔“

### ● [جَرَّبَ حَظَّهُ]

اُس نے قسمت آزمائی

جرب خالد حظه في أعمال كثيرة و لكنه مع الأسف فشل

فیہا جمیعاً۔

”خالد نے کئی کاموں میں اپنی قسمت آزمائی، مگر افسوس کہ سب میں ناکام ہوا۔“

### ● [جَرَاحٌ مَشَاعِرَةٌ]

اُس کا دل دکھایا، جذبات کو ٹھیس پہنچائی

یحاو لون بعض کتاب الغرب ان یجرحو مشاعر المسلمین۔  
”بعض مغربی اہل قلم مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔“

### ● [جَرَى اسْمُهُ عَلٰی كُلِّ لِسَانٍ]

گھر گھر اُس کا چرچا ہو گیا، چار دانگ عالم میں شہرہ ہو گیا، ہر زبان پر اسی کا

تذکرہ ہے

أَلْفَ الْإِمَامِ الْغَزَالِيِّ كِتَابًا فَطَارَ صَيْتَهُ فِي الْأَفَاقِ وَ جَرَى

اسمُهُ عَلٰی كُلِّ لِسَانٍ۔

”امام غزالی نے ایسی کتابیں تالیف کیں کہ چار دانگ عالم میں ان کا ڈنکا پٹ

گیا اور گھر گھر ان کا چرچا ہو گیا۔“

### ● [جَسَّ النَّبْضَ]

- ۱- (مریض کی) نبض دیکھی، مرض کی تشخیص کی۔
- ۲- کسی معاملہ کی تہ تک پہنچنے کے لیے غور و فکر کیا۔
- ۳- کسی کی طاقت و صلاحیت کا امتحان لیا/ آزمایا۔
- ۴- خفیہ ارادوں کو جاننے کے لیے اس کی نبض ٹٹولی۔

عَلَيْكَ أَنْ تَجُسَّ نَبْضَهُ قَبْلَ اتِّفَاقِيَةِ تِجَارِيَةِ مَعَهُ لِتَرَى أَنَّهُ كَانَ

صَالِحًا لِلْعَمَلِ أَمْ لَا؟

”اس سے کاروباری معاہدہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ تم اس کی طاقت و

صلاحیت کو آزما لو/ خوب غور و فکر کر لو تا کہ معلوم ہو جائے کہ وہ اس کام کے قابل ہے بھی



یا نہیں؟“

● [جَعَلَ الْحَبَّةَ / مِنَ الْحَبَّةِ قُبَّةً]

رائی کا پہاڑ بنا دیا، ذرا سی بات کا افسانہ کر دیا

یا خالد! انک تبالغ کثیراً فتجعل من الحبة قبة۔

”خالد! تم بہت مبالغے سے کام لیتے ہو اور رائی کا پہاڑ بنا دیتے ہو۔“

● [جَعَلَ كَلَامَهُ دَبْرًا اذْنِيهِ]

سنی اُن سنی کر دی، ایک کان سے سنی دوسرے سے نکال دی، اس کان سے سنی

اس کان سے نکال دی

کلامہ کی جگہ کوئی اور لفظ بھی آ سکتا ہے، مثلاً: اقتراحہ (اس کی تجویز)

نصیحتہ (اس کی نصیحت)

لا ينبغي ان تجعل كلام الطيب دبراً اذنيك۔

”یہ مناسب نہیں ہے کہ تم ڈاکٹر کی بات سنی ان سنی کر دو۔“

نصح الأستاذ أحمد لكنه جعل نصيحتة دبراً اذنيه۔

”اُستاز نے احمد کو نصیحت کی، مگر اُس نے اُستاز کی نصیحت ایک کان سے سنی

دوسرے سے نکال دی۔“

● [جُعِلَ سِلْعَةٌ تَبَاعٌ وَ تُشْتَرَى]

بازرچیہ اطفال بنا لیا، کھلونا بنا دیا

لقد جعل علماء السوء ديناً سلعة تباع و تشتري۔

”علمائے سوء نے دین کو ایک کھلونا بنا کر رکھ دیا۔“

● [جُنَّ بِهِ]

اس کی محبت میں پاگل ہو گیا، دل دے بیٹھا / ہار بیٹھا

رأى القيس ليلي فسحرته و جنَّ بها۔

”قیس نے لیلیٰ کو دیکھا تو اس نے اس کا دل موہ لیا اور وہ اس کی محبت میں پاگل ہو گیا۔“

● [جَنَّ جُنُونَهُ]

بہت زیادہ ہو گیا، شدت آگئی

جن جنون الأسعار هذا العام۔

”اس سال قیمتیں بہت زیادہ ہو گئیں۔“



● [خَالَفَهُ الْحَظُّ]

قسمت نے اس کا ساتھ دیا

دخلتُ أنا و خالد في امتحان واحد فخالفني الحظ و لم

يخالفه، نجحتُ بتقدير ممتاز و خالد رسب۔

”میں اور خالد ایک ہی امتحان میں بیٹھے تھے، قسمت نے میرا ساتھ دیا اس کا

ساتھ نہیں دیا، میں فرسٹ ڈویژن سے کامیاب ہوا اور وہ فیل ہو گیا۔“

● [حَذَا حَذْوَهُ]

قدم بہ قدم چلا، نقش قدم پر چلا، مکمل پیروی کی

حذا التابعون حذو اسلافهم الصحابة في رفع راية الإسلام۔

”پرچم اسلام کو سر بلند کرنے کے لیے تابعین اپنے پیش رو صحابہ کے نقش قدم پر چلے۔“

● [حَذَاهُ بِلِسَانِهِ]

عیب جوئی کی، اس میں کیرے نکالے

لا تحذ أحداً بلسانك۔

”کسی کی عیب جوئی مت کرو!“

● [حَفَرَ قَبْرَهُ بِيَدِهِ]

اپنے پیر پر کلہاڑی مار لی، اپنے ہاتھ سے اپنی بربادی کا سامان کیا

من سار في طريق الشرف فكانما حفر قبره بيده۔

”جس نے برائی کا راستہ اختیار کیا گویا اُس نے خود ہی اپنی بربادی کا سامان کر لیا۔“

● [حَفِظَ عَنِ ظَهْرِ الْقَلْبِ]

خوب پکا یاد کیا، پختہ یاد کیا، نوک زبان پر ہے، منہ زبانی یاد ہے

لقد حفظت القرآن الكريم عن ظهر القلب و أنا في الثامنة

من عمري۔

”جس وقت میری عمر صرف آٹھ سال تھی میں نے قرآن کریم پختہ یاد کر لیا تھا۔“

● [حَمَلَ رَايَةَ كَذَا]

..... کی قیادت سنبھالی، ..... کا پرچم/علم بلند کیا، جھنڈا اٹھایا

حمل الإمام الغزالي راية الدفاع عن الإسلام۔

”امام غزالی نے اسلام کے دفاع کا علم بلند کیا۔“

● [حَمَلَ عَصَاهُ وَ رَحْلًا]

کوچ کر گیا، روانہ ہو گیا

مكث أحمد عندنا شهرين ثم حمل عصاه و رحل۔

”احمد نے ہمارے پاس دو مہینے قیام کیا پھر روانہ ہو گیا۔“

● [حَمِي مِنْهُ أَنْفًا]

ناپسند کیا، ناک بھوں چڑھائی، انکار کر دیا

اقتربحتُ على خالد بأنه ينزل عندي فحمني منه أنفًا۔

”میں نے خالد کو تجویز پیش کی کہ وہ ہمارے یہاں قیام کرے، مگر اس نے انکار کر دیا۔“

● [حَمِيّ الْوَطَيْسُ]

(جنگ، معرکہ یا کوئی بھی معاملہ) شدت اختیار کر گیا، تیزی آگئی

حمي و طيس النقاش و الجدل بين علماء الدين حول قضية ”ربح البنوك“

”علمائے دین کے درمیان بینک کے منافع کی بحث شدت اختیار کر گئی۔“

حمي و طيس المعارك في العراق بين قوات التحالف و الجيش العراقي-

”عراق میں اتحادی افواج اور عراقی فوج کے درمیان جنگ تیز ہو گئی۔“

﴿خ﴾

● [خَابَ ظَنُّهُ / أَمَلَهُ / رَجَاءُهُ]

امیدوں پر پانی پھر گیا، ارمانوں پر اوس پڑ گئی، جو سوچا تھا اس کا الٹا ہو گیا، توقع

کے برخلاف ہوا، اندازہ غلط ثابت ہوا

لقد خاب ظني في خالد و لم أعد أثق في مقدرته على

العمل-

”خالد کے بارے میں میرا اندازہ غلط ثابت ہوا، میرا خیال ہے کہ وہ کام کے

قابل نہیں ہے۔“

● [خَارَتْ قُوَاهُ / قُوَّتُهُ]

ہمت پست ہوگئی، طاقت جواب دے گئی

وقع خالد في البحر، فحاول أن يسبح لكنه خارت قواه و غرق۔

”خالد دریا میں گر گیا اس نے تیرنے کی کوشش کی، لیکن اس کی ہمت پست ہوگئی اور وہ ڈوب گیا۔“

● [خَاضَ غِمَارًا.....]

میدان میں کود پڑا، معرکے میں حصہ لیا

قد نشأت حركة استقلال الوطن فخاض غمارها بكل مواهبہ۔

”ملک کی آزادی کی تحریک شروع ہوئی تو وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ میدان میں کود پڑا۔“

خاض عباس العقاد غمار معارك أدبية كثيرة مع كثير من قلم عصرہ۔

” (مصری ادیب) عباس عقاد نے اپنے زمانے کی بڑی بڑی شخصیات کے ساتھ بے شمار ادبی معرکوں میں حصہ لیا۔“

● [خَانَةُ الْحَظِّ]

قسمت نے ساتھ نہ دیا

لقد خانة الحظ فلم يحقق ما كان يسعى إليه۔

”قسمت نے اس کا ساتھ نہیں دیا لہذا جس کی وہ کوشش کر رہا تھا وہ کام پورا نہیں ہوا۔“

● [خَرَجَ عَنْ صَمْتِهِ]

مہر سکوت توڑ دی، طویل خاموشی کے بعد گویا ہوا

و أخيراً خرجت شعوب العالم الثالث عن صمتها و عبرت

عن رفضها للظلم و الاستبداد۔  
 ”آخر کار تیسری دنیا کے لوگوں نے بھی مہر سکوت توڑی اور ظلم و استبداد کے  
 خلاف اپنی زبان کھول دی۔“

### ● [خَسَفَ بِهِ الْأَرْضَ]

۱- زمین میں دھنسا دیا

قرآن کریم میں ہے:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بَدَارِہِ الْأَرْضَ۔ (التقصص: ۸۱)

”تو ہم نے اس (قارون) کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔“

۲- زبردست نقصان پہنچایا، ڈبو دیا، بیڑا غرق کر دیا

خسر الرجل كل أمواله في الصفقة فخسفت به الخسارة  
 الأرض۔

”اس آدمی نے اپنا سارا مال کاروبار میں گنوا دیا چنانچہ اس خسارے نے اس کا  
 بیڑا غرق کر دیا۔“

### ● [خَطَرَ بِبَالِهِ / عَلَى بَالِهِ / فِي بَالِهِ / خَطَرَ لَهُ عَلَى بَالٍ]

اسے خیال آیا کہ.....، اس کے دل میں خیال آیا کہ.....

خطر ببالي كثيراً أن أسافر إلى بغداد و لكن الوقت لم

يسعفني۔

”میرے دل میں کئی بار خیال آیا کہ میں بغداد کا سفر کروں مگر وقت نے اجازت

نہیں دی۔“

### ● [خَلَعَ عِدَارَةَ]

شرم بالائے طاق رکھ دی

لقد خلعت الفتيات عذار الحياء و أصبحن يخرجن إلى

الشارع بملا بس تظھر أكثر مما تخفي۔

”لڑکیوں نے شرم بالائے طاق رکھ دی اور ایسے لباس میں سڑکوں پر گھومنے لگیں جو چھپانے سے زیادہ ظاہر کرتے ہیں۔“

● [خَيْلٌ إِلَيْهِ أَنْ .....]

اسے ایسا لگا کہ.....، ایسا محسوس ہوا کہ.....، خیال آیا کہ.....،

خيل إلى أحمد أن تدریس الأردية لغير الناطقين بها أمر سهل و بسيط۔

”احمد کو ایسا لگا کہ غیر اہل زبان کو اردو پڑھانا ایک آسان کام ہے۔“



● [دَارَ بِخَلْدِهِ / فِي خَلْدِهِ]

اس کو خیال آیا کہ.....، اس نے سوچا کہ.....

دار بخلده انه لو سافر خارج البلاد لاستطاع تحقيق ثروة طائلة۔

”اس نے سوچا کہ اگر وہ بیرون ملک چلا جائے تو بہت دولت کما سکتا ہے۔“

● [دَارَتْ بِهِ الدُّنْيَا]

(صدمہ سے) چکرا کر رہ گیا، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا

دارت الدنيا بالطالب من هول الصدمة عند ما علم بخبر

رسوبہ۔

”جب طالب علم کو اپنے فیل ہونے کا علم ہوا تو وہ چکرا کر رہ گیا۔“

● [دَارَتْ رَحَى الْحَرْبِ]

جنگ شروع ہوئی، جنگ کا آغاز ہو گیا

دارت رحي الحرب في العراق بين قوات التحالف و

الجيش العراقي-

”عراق میں اتحادی افواج اور عراقی آرمی کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔“

● [دَخَلَ التَّارِيخَ مِنْ أَوْسَعِ أَبْوَابِهِ]

زندہ جاوید ہو گیا

دخل الدكتور إقبال بفكره و شعره التاريخ من أوسع

أبوابه-

”ڈاکٹر اقبال اپنی فکر اور شعر کی وجہ سے تاریخ میں زندہ جاوید ہو گئے۔“

● [دَسَّ أَنْفَهُ فِي.....]

(معاملہ میں) زبردستی ٹانگ اڑائی، دخل در معقولات کیا

الدول الكبرى تدسُّ أنفها في شئون الدول الصغرى-

”بڑی طاقتیں ہمیشہ چھوٹے ممالک کے معاملات میں زبردستی ٹانگ اڑاتی

ہیں۔“

[دُقَّ آخِرُ مَسْمَارٍ فِي نَعْشٍ.....]

..... کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی

كان سقوط الاتحاد السوفيتي بمثابة آخر مسمار دُقَّ في

نعش الاشتراكية-

”سوویت روس کا سقوط کیون ازم کے تابوت میں آخری کیل کے مصداق ہے۔“

● [دُقَّ طُبُولَ الْحَرْبِ]

جنگ کا بگل بجا دیا، جنگ چھیڑ دی



إن أمريكا بغزوها للعراق دقت طبول الحرب ضد العالم الإسلامي-

”امریکا نے عراق پر حملے کے ذریعے عالم اسلام کے خلاف جنگ کا بگل بجا دیا۔“



### ● [ذَاعَ صَيْتُهُ]

اُس کی شہرت ہوگئی، مشہور و معروف ہو گیا، اس کا طوطی بولنے لگا

ذاع صیت الغزالي في الآفاق-

”سارے عالم میں امام غزالی کی شہرت ہوگئی۔“

اسم فاعل کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

كان الإمام الغزالي ذائع الصيت في عصره-

”امام غزالی اپنے زمانے میں مشہور و معروف شخصیت کے مالک تھے۔“

### ● [ذَاقَ مَرَارَتَهُ]

اس کا مزہ چکھا

ذاقت روسيا مرارة الهزيمة في أفغانستان-

”روس نے افغانستان میں شکست کا مزہ چکھ لیا۔“

### ● [ذَبَحَهُ بِغَيْرِ سَكِينٍ]

بہت اذیت پہنچائی، اُلٹی چھری سے حلال کر دیا

عند ما علمتُ بأن أقرب الناس إليّ هم الذين يعارضونني

کنت کمن ذبحہ شخص بغیر سکین۔

”جب مجھے علم ہوا کہ میرے قریب ترین لوگ ہی میری مخالفت کر رہے ہیں تو مجھے بہت تکلیف ہوئی/ تو میرا حال ایسا ہو گیا کہ گویا مجھے الٹی چھری سے حلال کر دیا گیا ہو۔“

● [ذَهَبَ أَدْرَاجَ الرِّيحِ]

پادر ہوا ہو گیا، ضائع ہو گیا، ناکام ہو گیا،..... پر پانی پھر گیا

كل اتفاقيات السلام في الشرق الأوسط ذهبت أدراج الرياح۔

”مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سارے معاہدوں پر پانی پھر گیا/ سارے معاہدے ناکام ہو گئے۔“

محاولات تحقيق السلام في الشرق الأوسط ذهبت أدراج الرياح۔

”مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی ساری کوششیں ضائع ہو گئیں۔“

● [ذَهَبَتْ رِيحُهُ]

اس کی ہوا اکھڑ گئی، کم زور پڑ گیا، طاقت جاتی رہی، اثر کم ہو گیا  
قرآن کریم میں ہے:

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ۔ (الانفال: ۴۶)

”آپس میں جھگڑا مت کرو (اگر ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی/ تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔“

● [ذَهَبَ سُدَى]

ضائع ہو گیا، رائگاں ہو گیا

تلك الجهود التي بذلها الشعب الفلسطيني لتحرير الوطن  
لم تذهب سُدى۔

”فلسطینی عوام آزادی وطن کے لیے جو جدوجہد کر رہی ہے وہ ہرگز رائگاں نہیں جائے گی۔“

### ● [ذَهَبَ مَعَ الرِّيحِ]

اچانک غائب ہو گیا، دیکھتے دیکھتے غائب ہو گیا، ختم ہو گیا

ذہب السلام العالمي مع الريح بعد إحداث ۱۱ سبتمبر۔  
”گیارہ ستمبر کے واقعات کے بعد امن عالم کا خاتمہ ہو گیا۔“

### ● [ذَهَبَ وَرَاءَ الشَّمْسِ]

لاپتا ہو گیا، غائب ہو گیا

عموماً ایسے قیدی کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کے انجام کی کوئی خبر نہ ہو کہ قید خانے میں اس کا کیا حشر ہوا۔ مثلاً:

في، ظل الأنظمة الديكتا تورية من يعبر عن رأيه و ينتقد  
الحكومة يذهب وراء الشمس۔

”ڈکٹیٹر شپ کے نظام میں جو بھی اظہار رائے کرتا ہے اور حکومت پر تنقید کرتا ہے وہ لاپتا ہو جاتا ہے۔“



### رَجَعَ أَدْرَاجَهُ

اُلٹے پاؤں واپس آ گیا، ناکام واپس ہوا

رجع احمد ادراجہ بعد ان ظن أنه على وشك الوصول۔  
”احمد پہنچنے کے قریب ہی تھا کہ اُلٹے پاؤں واپس آ گیا۔“

## ● [رَجَعَ بِخَفِي حَنِينٍ]

نا کام و نامراد واپس آیا، خالی ہاتھ واپس ہوا، یک بٹی و دو گوش واپس ہوا  
کبھی رَجَعَ کی جگہ عَادَ بھی آتا ہے۔

رجع الطالب من الأزهر الشريف بخفي حنين و لم يحقق شيئاً يذكر۔

”طالب علم ازہر شریف سے خالی ہاتھ واپس آ گیا اور کوئی قابل ذکر کارنامہ انجام نہیں دیا۔“

## ● [رَجَعَ عَوْدَهُ عَلَى بَدْءِهِ]

اپنی پرانی خصلت پر واپس آ گیا، پرانے ڈھرے پر آ گیا، جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا  
لم يغير الحج في خالد شيئاً، فرجع عوده على بدئه۔  
”جنگ کرنے سے محمود میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی وہ جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔“

## ● [رَجَعَ فِي حَافِرَتِهِ]

گزشتہ معنی میں ہے۔

## ● [رَفَعَ رَأْسَهُ]

سر اونچا کیا / ہو گیا، سر فخر سے بلند ہو گیا

الناجح يرفع رأسه، و الفاشل يخفضه۔

”کامیاب طالب علم کا سر اونچا ہوتا ہے، اور نا کام کا نیچا۔“

## ● [رَفَعَ عَقِيرَتَهُ]

۱۔ شور مچایا، چیخا چلا یا، آسمان سر پر اٹھالیا

## ● [رَفَعَ عَقِيرَتَهُ ضِدَّ فُلَانٍ]

۲۔ فلاں کے خلاف واویلا کیا / آواز اٹھائی، صدائے احتجاج بلند کی

خوض الانتخابات لا يعني أن ترفع عقيرتك ضد

خصوصاً، و إنما یعنی احترام الآخرین۔  
 ”ایکشن میں حصہ لینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ اپنے مخالف کے خلاف  
 واویلا مچائیں، بل کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ دوسرے کا احترام کریں۔“

● [رَفَعَ اللَّثَامَ عَنْ....]

دیکھیے: اِطَاعَ اللَّثَامَ

● [رَفَعَ مِئْزَرَهُ]

کمر بستہ ہو گیا، عزم و ارادہ کر لیا، بیڑا اٹھالیا

بعد وقت طویل من البطالة رفع خالد مئزره للعمل۔

”ایک طویل زمانے تک بے کاری کے بعد خالد نے کام کا عزم و ارادہ کر لیا۔“

● [رَفَعَ يَدَهُ]

دست بردار ہو گیا، ہاتھ اٹھالیے، ہاتھ کھڑے کر لیے، الگ ہو گیا

قرر الوزير ان يقدم استقالته و يرفع يده من المسؤولية

الحكومية۔

”وزیر نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنا استعفا پیش کر دے اور حکومت کی ذمہ داریوں

سے دست بردار ہو جائے۔“

● [رَقَصَ فُوَادُهُ بَيْنَ جَنَاحَيْهِ / جَنِيهِ / جَوَانِحِهِ]

(خوف و دہشت سے) لرزنے لگا / پیلا پڑ گیا، خوف سے تھر تھر کانپنے لگا

لما رأى خالد الأسد أمامه في الغابة رقص فؤاده بين

جناحيه۔

”جب خالد نے جنگل میں شیر کو اپنے سامنے دیکھا تو وہ تھر تھر کانپنے لگا۔“

● [رَكِبَ ذَنْبَ الْبَعِيرِ]

کم قیمت پر راضی ہو گیا، تھوڑے حصہ پر راضی ہو گیا، جتنا اس کا حق تھا اس سے

کم پر راضی ہو گیا

العرب تبع نفظها بدراهم معدودة كأنهم ركبوا ذنب البعير۔

”عرب اپنا پیڑول بہت کم قیمت پر فروخت کر رہے ہیں اور اسی پر راضی ہیں۔“

● [رَكِبَ رَأْسَهُ]

ہٹ دھرمی پر آمادہ ہو گیا، اپنی ضد پر اڑ گیا

لا تركب رأسك و استمع إلى نصيحة من هو أكبر منك۔

”ہٹ دھرمی پر آمادہ مت ہو اور اپنے سے بڑوں کا کہا مانو!“

● [رَمَاهُ الزَّمَانُ بِسِهَامِهِ]

گردشِ وقت / ایام کا شکار ہو گیا، پریشانیوں میں پڑ گیا

رمى الزمان خالدا بسهامه فتكاثرت عليه الأمراض و

أحاطت به المشاكل۔

”خالد گردشِ ایام کا شکار ہو گیا، امراض کی کثرت اور پریشانیوں نے اسے گھیر لیا۔“

● [رَمَى بِسَهْمٍ فِي.....]

(کسی معاملہ میں) شرکت کی، حصہ لیا، ٹانگ اڑائی

لا ترم بسهم في امر تجهلة۔

”جس کام کی واقفیت نہ ہو اس میں ٹانگ نہ اڑاؤ!“

● [رَمَى خَلْفَهُ]

پس پشت ڈال دیا، بھول گیا، نظر انداز کر دیا، چھوڑ دیا

قبل ان ادخل بيتي ارمي مشاكل عملي خلفي۔

”میں گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے آفس کی اُلجھنیں باہر ہی چھوڑ دیتا

ہوں۔“

● [رَمَى (الشيء) وَرَاءَهُ ظَهْرِيًّا]

دیکھیے: اتخذه وراءه ظهريا

﴿ز﴾

● [زَاغَ الْبَصَرُ]

۱- آنکھیں خیرہ ہو گئیں، در ماندہ ہو گئیں، چندھیا گئیں  
قرآن کریم میں ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى - (النجم: ۱۷)

” (اس جلوے کی دید سے چشم مصطفیٰ ﷺ نہ در ماندہ ہوئی اور نہ (حد

ادب سے) آگے بڑھی۔“

۲- معاملہ کو سمجھنے میں دھوکا کھا گیا، اصل حقیقت کو نہ پہنچ سکا

تأثرت الأمم المتحدة بادعاءات إسرائيل فزاغ بصرها عن

الحقيقة۔

”اقوام متحدہ اسرائیل کے جھوٹے دعووں سے متاثر ہو گئی اور اصل حقیقت تک

نہ پہنچ سکی۔“

۳- گم راہ ہو گیا، منحرف ہو گیا، حق سے پھر گیا

تلك الفرق التي زاغ بصرها و عميت بصيرتها في مجال

العقيدة ضلت و اضلت۔

”یہ فرقے جو عقیدے کے باب میں راہ راست سے منحرف ہو گئے ہیں وہ خود

بھی گم راہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گم راہ کر دیا۔“

## ● [زَاغَتِ الْأَبْصَارُ]

(خوف و دہشت سے) آنکھیں پتھرا گئیں / ٹھٹک کر رہ گئیں، پیلا پڑ گیا  
خوف و دہشت کے بیان میں مبالغہ کے لیے آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے:  
وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ۔

(الاحزاب: ۱۰)

آیت کریمہ میں غزوہ احزاب کے وقت کی کیفیت بیان کی جا رہی ہے:  
”اور جب (خوف سے) آنکھیں پتھرا گئیں اور (دہشت سے) کلیجے منہ  
کو آگئے۔“

## ● [زَجَّ بِنَفْسِهِ فِي.....]

کسی ایسے معاملہ میں کود پڑنا جو بس سے باہر ہو، اپنے سے زیادہ طاقت ور سے  
بیٹھے بٹھائے جھگڑا مول لینا

صدیقنا خالد زج بنفسه في معركة ضد المدير۔

”ہمارے دوست خالد نے بیٹھے بٹھائے میجر سے جھگڑا مول لے لیا۔“

## ● [زَرَعَ الْأَشْوَاكَ فِي طَرِيقِهِ]

راہ میں کانٹے بچھانا / بونا، ایذا رسانی کی کوشش کرنا  
دائماً إسرائيل تزرع الأشواك في طريق العرب و المسلمين۔  
”اسرائیل ہمیشہ عرب اور مسلمانوں کی راہ میں کانٹے بچھاتا رہتا ہے۔“

## ● [زَكَمَتْ رَائِحَتُهُ الْأَنْوْفُ]

(خامیوں، کوتاہیوں یا فتنہ و فساد کی) خبر عام ہوگئی، چرچا ہو گیا  
قدمت الحكومة استقالتها بعد ان زكمت رائحة الفتنة كل

الأنوف۔

”حکومت نے اپنا استعفا پیش کر دیا جب اس نے دیکھا کہ فتنہ عام ہو گیا ہے۔“



● [زَلَّتْ قَدَمُهُ] ●

قدم ڈگمگایا / پھسل گیا، لغزش ہوگئی

لقد زلت قدم محمود كثيراً عند ما كان في موقع المسؤولية.

”محمود کے قدم اکثر ڈگمگاتے تھے جب وہ ذمہ دار منصب پر تھا۔“

جس جگہ غلطی ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے اس کو ”مزلة الأقدام“ کہتے

ہیں۔

﴿س﴾

● [سَارَ عَلَى هَدْيِهِ / طَرِيقِهِ / مِوَالِهِ / مِنْهُجِهِ / نَهَجِهِ] ●

نقش قدم پر چلا، اتباع کی، پیروی کی

سار الولد على موال أبيه۔

”بیٹا اپنے والد کے نقش قدم پر چلا۔“

● [سَارَ فِي رِكَابِ فُلَانٍ] ●

اس کا ساتھ دیا، ساتھ چلا

سارت بريطانية في ركاب أمريكا في حملتها على العراق۔

”عراق پر حملے کے سلسلے میں برطانیہ نے امریکہ کا ساتھ دیا / امریکہ کے ساتھ

ساتھ چلا۔“

● [سَاوَرَهُ الْقَلْقُ / الْهُمُومُ / الشُّكُّ] ●

اُجھنوں کا شکار ہو گیا، پریشانیوں / وسوسوں نے آگھیرا، شکوک و شبہات میں مبتلا

ہو گیا

عند ما يتأخر ابني قليلاً خارج البيت يساورني القلق.  
 ”جب میرے بیٹے کو گھر سے باہر دیر ہو جاتی ہے تو میں پریشان ہو جاتا ہوں۔“

● [سَبَحَ فِي خَيَالِهِ / فِي بُحُورِ خَيَالِهِ / فِي أَوْهَامِهِ]  
 خیالی پلاؤ پکانا

كن واقعياً و لا تسبح في بحور الخيال.  
 ”حقیقت پسند بنو، صرف خیالی پلاؤ مت پکاؤ!“

● [سَحَبَ البِساطَ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِهِ]  
 ٹانگ کھینچنا، کسی کے راستہ میں روڑے اٹکانا، کسی کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کرنا  
 قد يسحب الطلاب البساط من تحت أقدام أساتذتهم إذا  
 ما كبروا.

”جب طلبہ بڑے ہو جاتے ہیں تو کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے اساتذہ ہی کی  
 ٹانگ کھینچنے لگتے ہیں۔“

● [سُدَّتْ فِي وَجْهِهِ السُّبُلُ]

اس کے لیے سب راستے بند ہو گئے، سب دروازے بند ہو گئے  
 بحث أحمد عن وظيفة كثيراً و لكن سُدَّتْ فِي وَجْهِهِ كُلِ  
 السُّبُلِ.

”احمد نے نوکری بہت تلاش کی مگر اس کے لیے سب دروازے بند ہو گئے۔“

● [سُقِطَ فِي يَدِهِ]

۱- حیران و پریشان ہو گیا (اچانک کوئی بری خبر سن کر) ہکا بکارہ گیا  
 عند ما رأى اللص الشرطة أمامه فجأة سقط في يده.  
 ”جب چور نے اچانک پولس کو اپنے سامنے دیکھا تو وہ ہکا بکارہ گیا۔“

۲- نادم ہوا، پچھتایا، پشیمان ہوا

قرآن کریم میں ہے:

وَلَمَّا سَقَطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ-

(الاعراف: ۱۴۹)

”اور جب وہ (اپنے اس فعل پر) نادم ہوئے اور سمجھے کہ بے شک وہ گم راہی میں ہیں تو کہنے لگے کہ اے ہمارے رب! اگر تو ہم پر رحم نہ فرمائے اور ہماری مغفرت نہ فرمائے تو یقیناً ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے۔“

● [سَقَطَ مِنْ نَظْرِهِ / مِنْ عَيْنِهِ]

نظر سے گرنا، ذلیل و بے قدر ہونا

إِسَاءَتِكَ إِلَى الْآخِرِينَ تَسْقُطُكَ مِنْ أَنْظَارِهِمْ-

”دوسروں کے ساتھ برائی کرنا تمہیں ان کی نظروں سے گرا دے گا۔“

● [سَكَتَ غَضَبُهُ / الْغَضَبُ عَنْ...]

غصہ ٹھنڈا ہو گیا / قہم گیا

قرآن کریم میں ہے:

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَابِحَ-

(الاعراف: ۱۵۳)

”اور جب موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ قہم گیا تو انہوں نے تختیاں اٹھالیں۔“

فلما سكت غضب الوالد دعا الله لابنه بالهداية-

”جب والد کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹے کے لیے اللہ سے ہدایت کی

دعا کی۔“

● [سَلَطَ الضُّوْءَ عَلَى...]

روشنی ڈالنا، روشنی میں لانا، اجاگر کرنا

لا بد أن نسلط الضوء على أعمال الخير حتى نحث الناس على المزيد فيها۔

”ضروری ہے کہ ہم نیکیوں کو اجاگر کریں تاکہ لوگوں کو اور زیادہ نیکیاں کرنے پر آمادہ کر سکیں۔“

● [سَلَّمَ زَمَامَ قَلْبِهِ إِلَى ...]

دل دے بیٹھا، زلف کا اسیر ہو گیا، عشق میں مبتلا ہو گیا

على المؤمن أن يسلم زمام قلبه إلى رسول الله ﷺ۔

”مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے رسول ﷺ کا عاشق صادق ہو جائے۔“

● [سَنَحَتْ لَهُ الْفُرْصَةُ]

موقع ملا/میسر آیا

ظل اللص مختبئاً خلف الشجرة، ثم هرب عند ما سنحت

له الفرصة۔

”چور پیڑ کے پیچھے چھپا رہا پھر جیسے ہی اسے موقع ملا وہ بھاگ کھڑا ہوا۔“

﴿ش﴾

● [شَبَّ عَنِ الطَّوْقِ]

(بچہ) بڑا ہو گیا، سن شعور کو پہنچ گیا، سمجھ دار ہو گیا

شب خالد عن الطوق و صار يجالس الكبار۔

”خالد بڑا ہو گیا اور اب بڑوں کی محفلوں میں بیٹھنے لگا۔“

● [شُدَّتْ إِلَيْهِ الرَّحَالُ]

لوگوں کا مرکز توجہ بن گیا، مرجع خلائق ہو گیا

ذاع صیت الغزالي بين العلماء و الطلاب فأصبحت تُشَدُّ  
إليه الرحال في علومه۔

”علما اور طلبہ کے درمیان امام غزالی کی شہرت ہوئی اور وہ اپنے علوم و فنون میں  
مرجع خلائق بن گئے۔“

● [شَدَّ رِحَالَهُ إِلَى....]

سفر کا ارادہ / قصد کیا، سفر کیا

عليك أن تشد رحالك إلى حيث يوجد العلم۔  
”تمہارے لیے ضروری ہے کہ جہاں بھی علم ملے اس کے حصول کے لیے وہاں  
کا سفر کرو۔“

● [شَدَّ عَلَى يَدِ فُلَانٍ]

حمایت کی، دست تعاون دراز کیا، مدد کی

شد الأب على يد ولده قائلاً: لا تحزن۔  
”والد نے اپنے بیٹے کی طرف یہ کہتے ہوئے دست تعاون دراز کیا کہ تم فکر نہ  
کرو!“

● [شَدَّ وَثَاقَ.....]

۱- ہاتھ باندھنا، مشکیں کسنا، قیدی بنانا

قرآن کریم میں ہے:

حَتَّىٰ إِذَا أَثَخْتُمُوهُم فَشَدُّوا الْوَتَاقَ۔ (محمد: ۴)

”یہاں تک کہ جب تم انھیں خوب قتل کر چکو تو (باقیوں کی) مشکیں کس لو!“

۲- مکمل قابو میں کر لیا، پورا کنٹرول ہو گیا

الاستعمار الغربي كان شد و ثاق العالم طيلة قرن العشرين۔

”مغربی سامراج نے بیس ویں صدی میں دنیا پر مکمل کنٹرول کر لیا تھا۔“

● [شَرَقٌ وَ غَرْبٌ]

۱- نگر نگر کی خاک چھانی ہے، گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے، گرگ باراں دیدہ ہے

انہ شخص ذو تجربہ و اسعة فقد شرق في الدنيا و غرب۔

”وہ بہت تجربہ کار شخص ہے، اس نے نگر نگر کی خاک چھانی ہے۔“

۲- (گفت گو کے لیے) دُنیا جہان کی بات ہوئی۔

جلسنا وقتاً طويلاً فشرق الحديث بيننا و غرب۔

”ہم کافی دیر تک بیٹھے اور ہمارے درمیان دُنیا جہان کی بات ہوئی۔“

۳- (کتاب کے لیے) چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔

ألف الإمام الغزالي إحياء علوم الدين فطار صيته و شرق

الكتاب و غرب۔

”امام غزالی نے ’إحياء علوم الدين‘ تالیف فرمائی، یہ کتاب بہت مشہور ہوئی اور

چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔“

● [شَقَّ طَرِيقَهُ]

۱- جدوجہد کی، راہ ہموار کی، اسباب فراہم کیے، دروازہ کھولا

استطاع الطالب المجتهد ان يشق طريقه وسط الظلام۔

”مجتہد طالب علم تاریکی میں بھی اپنی راہ ہموار کر سکتا ہے۔“

المجمع العربي بالقاهرة هو الذي شق الطريق أمام البحث

اللغوي الحديث۔

”قاہرہ کی عربک اکیڈمی وہی ہے جس نے جدید لغوی مباحث کے لیے راہ

ہموار کی/ جدید لغوی مباحث کا دروازہ کھولا۔“

۲- اپنا اثر و نفوذ قائم کیا

الصناعة الصينية شقت طريقها نحو الأسواق العالمية.  
 ”چینی صنعت کاری نے عالمی منڈی میں اپنا اثر و نفوذ قائم کر لیا ہے۔“

● [شَقَّ عَنَانَ السَّمَاءِ]

فلک شگاف آواز لگائی (آواز کی بلندی میں مبالغہ کے لیے)

شق صوت المؤذن عنان السماء۔

”مؤذن نے بہ آواز بلند اذان دی۔“

● [شَمَّرَتِ الْحَرْبُ عَنْ سَاقِهَا / سَاقِيهَا]

جنگ نے شدت اختیار کی، گھمسان کارن پڑا

شمرت الحرب في العراق عن ساقها، وكثر عدد الضحايا۔

”عراق میں گھمسان کارن پڑا، اور مقتولین کی تعداد بے شمار ہو گئی۔“

● [شَمَّرَ عَنْ سَاعِدِهِ / سَاقِهِ]

● [شَمَّرَ عَنْ سَاعِدِ الْجَدِّ]

کمر کس لی، عزم مصمم کر لیا، تیار ہو گیا، کام کا آغاز کیا

لا تيأس و شمر عن ساعد الجد و الله معك۔

”مایوس مت ہو اور (اس کام کے لیے) کمر کس لو! اللہ تمہارے ساتھ ہے۔“

● [شَمَخَ بِأَنْفِهِ]

کبر و نخوت پیدا ہونا، تکبر کرنا، گھمنڈ کرنا

شَمَخَ خَالِدٌ بِأَنْفِهِ عِنْدَ مَا حَصَلَ عَلَيْهِ وَظِنْفَةُ فِي الْوِزَارَةِ الْخَارِجِيَّةِ۔

”جب سے خالد کو وزارت خارجہ میں نوکری ملی ہے اس میں کبر و نخوت پیدا ہو گئی

ہے۔“

● [شَمَخَ (الشئ) إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ]

بہت زیادہ ہو جانا، آسمان سے باتیں کرنا، آسمان کو چھونا

بعد الحرب في العراق شمخت الأسعار إلى عنان السماء۔  
 ”عراق کی جنگ کے بعد قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔“

## ﴿ص﴾

● [صَعَدَ عَلَيَّ كَتْفٌ.....]

کسی کا سہارا لے کر آگے بڑھنا، کسی کے کندھے پر سوار ہو کر ترقی کرنا  
 الأبناء في الحقيقة يصعدون على أكتاف الآباء۔  
 ”درحقیقت بیٹے اپنے آبا کے سہارے ہی آگے بڑھتے ہیں۔“

● [صَعَدَ نَجْمُهُ]

قسمت کا ستارہ بلندی پر آ گیا، قسمت سازگار ہو گئی  
 صعد نجم محمود عند ما التحق بالأزهر الشريف۔  
 ”جب محمود کا داخلہ ازہر شریف میں ہوا تو اُس کی قسمت کا ستارہ بلندی پر آ گیا۔“

## ﴿ض﴾

● [ضَاقَ بِهِ ذُرْعًا]

سخت پریشانی میں مبتلا ہو گیا، دل تنگ ہوا، اندیشوں اور وسوسوں نے آگھیرا  
 قرآن کریم میں ہے:

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذُرْعًا۔

(ہود: ۷۷)



”اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے تو وہ ان کے آنے سے رنجیدہ اور تنگ دل ہوئے۔“

ضاق المدير بتصرفات الموظفين في الشركة ذرعاً۔  
”ملازمین کی حرکتوں سے کمپنی کا منیجر بہت تنگ دل ہوا۔“

● [ضَاقَتْ بِهِ السُّبُلُ]

سب راستے بند ہو گئے، راستے تنگ ہو گئے

فلما ضاقت به سبل العيش لجأ إلى صديقه و طلب منه المساعدة۔

”جب اس کے لیے گزر بسر کے تمام راستے بند ہو گئے تو وہ اپنے دوست کے پاس آیا اور اس سے مدد کا خواست گار ہوا۔“

● [ضَاقَتِ الدُّنْيَا فِي عَيْنِهِ]

مایوسی کا شکار ہو گیا، دنیا اس کی نظر میں تاریک ہو گئی

ضاقت الدنيا في عين خالد منذ ماتت والدته۔

”جب سے خالد کی والدہ کی وفات ہوئی ہے دنیا اس کی نظر میں تاریک ہو گئی ہے۔“

● [ضَاقَتْ عَلَيْهِ الْأَرْضُ بِمَا رَحِبَتْ]

دنیا/ زمین اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود اس پر تنگ ہو گئی، گھبرا گیا، زندگی سے مایوس ہو گیا (پریشانی اور مایوسی کی کیفیت میں مبالغہ کے لیے)  
قرآن کریم میں ہے:

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ

الْأَرْضُ بِمَا رَحِبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ۔ (التوبة: ۱۱۸)

”اور اسی طرح ان تینوں شخصوں پر بھی (اس کی رحمت متوجہ ہوئی) جو معلق

حالت میں چھوڑ دیے گئے تھے، یہاں تک کہ زمین اپنی تمام تر وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جان سے بھی تنگ آ گئے۔“

● [ضَحْكٌ عَلَى.....]

دھوکا دیا، ٹھگ لیا، اندھیرے میں رکھا

لقد ضحك صاحب المحل على الرجل الريفى و أخذ كل مامعه من المال۔

”دکان دار نے دیہاتی کو ٹھگ لیا اور اس کے پاس جتنا مال تھا سب اینٹھ لیا۔“

● [ضَرَبَ أَحْمَاساً فِي أَسْدَاسٍ]

شش و پنج میں پڑ گیا، حیرت میں پڑ گیا

الأوضاع الراهنة في منطقة الخليج جعلت الخبراء يضرّبون أحماساً في أسداس۔

”خلیج کی موجودہ صورت حال نے ماہرین کو شش و پنج میں مبتلا کر دیا ہے۔“

● [ضَرَبَ بِهِ عُرْضَ الْحَائِطِ]

پس پشت ڈال دیا، اہمیت ہی نہیں دی، سنی ان سنی کر دی

ضربت أمريكا بقرارات الأمم المتحدة عرض الحائط و احتلت العراق۔

”امریکہ نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے عراق پر قبضہ کر لیا۔“

● [ضُرِبَتْ لَهُ نَوْبَةُ الْأَمْتِيَازِ]

(کسی میدان میں) منفرد اور ممتاز ہونا، طوطی بولنا

تضرب للغزالي نوبة الامتياز في مجال التفكير و الفلسفة۔

”فکر و فلسفے کے میدان میں امام غزالی کا طوطی بولتا ہے۔“

## ● [ضَرَبَ رَأْسَهُ فِي الْحَائِطِ]

(سخت مایوسی یا سخت غصہ کے عالم میں) سر دیوار سے دے مارا، دیوار سے سر پھوڑ لیا / ٹکرا لیا

كاد الأب يضرب رأسه في الحائط عند ما علم بخبر  
رسوب ولده في الامتحان۔  
”والد نے جب امتحان میں اپنے بیٹے کے فیل ہونے کی خبر سنی تو قریب تھا کہ وہ  
دیوار سے سر پھوڑ لیتے۔“

## ● [ضَرَبَ السُّوقَ]

مقابلہ کرنے والوں سے آگے نکل گیا، بازار پیٹ دیا، بازار پر چھا گیا، بازی  
لے گیا

الصين ضربت الأسواق العالمية بمنتجاتها الرخيصة۔

(مت: ۲۴۰)

”چین نے اپنی سستی مصنوعات سے عالمی بازار پیٹ دیا / چین اپنی سستی  
مصنوعات کے ذریعے عالمی منڈی پر چھا گیا / عالمی منڈی میں بازی لے گیا۔“

## ● [ضَرَبَ عُصْفُورِينَ بِحَجَرٍ]

ایک تیر سے دو شکار کیے، ایک پتھہ دو کاج کیے

أمريكا ضربت عصفورين بحجر واحد في حملتها على  
أفغانستان۔ (مت: ۲۴۲)

”امریکا نے افغانستان پر حملے کے ذریعے ایک تیر سے دو شکار کیے۔“

## ● [ضَرَبَ عَلَى وَتَرَ حَسَّاسٍ]

دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا، معاملہ کے سب سے اہم پہلو کی گرفت کی، حالات  
جس بات کا تقاضا کر رہے تھے اس میں پیش رفت کی

ضربتُ علی وتر حساس حیث جمعتُ قدراً کبیراً من  
العبارات الاصطلاحية العربية۔

”میں نے بڑی تعداد میں عربی محاورات کو جمع کر کے ایک اہم پیش رفت کی ہے۔“

● [ضَرَبَ كَفًّا بِكَفِّ]

۱- حیرت کا اظہار کیا، منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

لما قصصتُ عليه قصص رحلتی إلى القاهرة جعل يضرب  
كفًّا بكف۔

”جب میں نے اُس کو اپنے سفر قاہرہ کی روداد سنائی تو حیرت سے اس کا منہ کھلا  
کا کھلا رہ گیا۔“

۲- افسوس ظاہر کیا، ٹھنڈی آہ بھری

لقد ضرب كفًّا بكف مما راه من برامج غير لائقة في  
تلفزيون بلد مسلم۔

”جب اس نے ایک مسلم ملک کے ٹی وی پر غیر مناسب پروگرام دیکھے تو وہ  
افسوس سے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔“

● [ضَرَبَ مَثَلًا فِي....]

۱- مثل بیان کی

اس معنی میں قرآن کریم میں بہ کثرت وارد ہوا ہے۔ مثلاً:

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ۔

(النحل: ۷۵)

”اللہ ایسے غلام کی مثل بیان فرماتا ہے جو کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا۔“

۲- کوئی عظیم کارنامہ انجام دیا، بہت مشہور ہو گیا، مثال قائم کر دی

ضرب سيدنا حمزة عم رسول الله ﷺ مثلاً في

الشجاعة خلال غزوة بدر۔

”حضور اکرم ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں بہادری کی مثال

قائم کر دی۔“

کبھی مجہول بنا کر بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

يُضْرَبُ بِهِ / لَهُ الْمِثْلُ فِي الشَّجَاعَةِ۔

”بہادری میں ان کی مثال دی جاتی ہے۔“

یعنی بہادری میں عظیم کارنامے انجام دیے ہیں یا بہادری میں بہت مشہور ہیں۔

اُردو میں ہم کہتے ہیں کہ ان کی بہادری ضرب المثل ہے۔ ”ضرب المثل ہونا“

اُردو کا محاورہ ہے۔ (دیکھیے: فیروز اللغات)

● [ضَلَّ سَعِيَّهُ]

محنت اکارت ہوگئی، کوشش رائگاں چلی گئی

قرآن کریم میں ہے:

الَّذِينَ ضَلَّ سَعِيَّهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُونَ

أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا۔ (الکہف: ۱۰۳)

”یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری جدوجہد دنیا کی زندگی ہی میں برباد ہوگئی

اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم بہت اچھے کام انجام دے رہے ہیں۔“

لقد ضلَّ سعبي في إرشاد صديقي۔

”اپنے دوست کو راہِ راست پر لانے کی میری ساری کوشش رائگاں چلی گئی۔“

● [ضَمَدَ جِرَاحَهُ]

زخموں پر مرہم رکھنا، تسلی دینا، نقصان کی تلافی کرنا

الحب يضمد الجراح و يداوي القلوب۔ (مت: ۲۴: ۳۳۶)

”محبت زخموں پر مرہم رکھتی ہے اور دلوں (کے رنج) کا مداوا کرتی ہے۔“

● [ضَيَّقَ الْخِنَاقَ عَلٰی ...]

ناک میں دم کر دیا، جینا دو بھر کر دیا، ناطقہ بند کر دیا

ضَيَّقَ اللَّصُوصَ الْخِنَاقَ عَلٰی الْمَوَاطِنِ حَتَّى لَجَاؤًا إِلَى

نقطة الشرطة۔

”چوروں نے شہریوں کے ایسا ناک میں دم کیا کہ ان کو پولس اسٹیشن میں پناہ لینا

پڑی۔“



● [طَارَ صَيْتُهُ]

اس کی شہرت ہو گئی، ذکر چار دانگ عالم میں پھیل گیا

طار صيت الشيخ عبد الباسط بقراءته للقران الكريم۔

”قاری عبد الباسط کی قراءت کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔“

● [طَارَ مِنَ الْفَرَحِ]

خوشی سے پھولا نہیں سما یا، دل بلیوں اچھلنے لگا

طار خالد من الفرح عند ما سمع بخبر فوزه في المسابقة۔

”جب خالد نے مقابلے میں اپنی کامیابی کی خبر سنی تو خوشی سے پھولا نہیں سما یا۔“

● [طَارَ النَّوْمُ مِنْ عَيْنِهِ]

(فکر و ترڈ کی وجہ سے) آنکھوں سے نیندا اڑ گئی / راتوں کی نیندا اڑ گئی

لقد طار النوم من عين محمود منذ ان أوشك رصيده في

البنك على الانتهاء۔

”جب سے محمود کا بینک اکاؤنٹ خالی ہونے کے قریب آیا ہے اُس کی آنکھوں سے نینداڑ گئی ہے۔“

● [طَاشَتْ سِهَامُهُ]

چوک ہو گئی، نشانہ خطا ہو گیا، ناکامی ہوئی

طاشت كل سهام المعارضين ضد الحكومة۔  
”حکومت کے خلاف اپوزیشن کی تمام کوششیں ناکام ہوئیں۔“

● [طَاطَأَ رَأْسَهُ ل.....]

سر تسلیم خم کر دیا، ہر بات مان لی، سرینڈر کر دیا  
لا ينبغي أن طاطأ رأسك إلا للحق۔  
”تم صرف حق کے سامنے سر تسلیم خم کرو!“

”یہ مناسب نہیں ہے کہ تم حق کے علاوہ کسی کے لیے سر تسلیم خم کرو۔“

● [طَافَ بِخَلْدِهِ]

اس نے سوچا کہ..... اسے خیال آیا کہ.....

طاف بخلده أن يعود إلى مصر و يجرب حظه هناك۔  
”اُس نے سوچا کہ وہ مصر واپس لوٹ جائے اور وہیں اپنی قسمت آزمائے۔“

● [طَالَتْ أَظْفَرُهُ]

اس کے پرنکل آئے، طاقت و قوت یا دائرہ اثر میں اضافہ ہو گیا، ہمت و جرأت پیدا ہو گئی، (بہ زیادہ تر مخالفت اور دشمنی وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے)

رأت الحكومة أن زعيم المعارضة قد طالت أظفاره فاعتقلته۔  
”حکومت نے دیکھا کہ اپوزیشن لیڈر کے بھی پرنکل رہے ہیں تو اس کو نظر بند

کر دیا۔“

● [طَالَ لِسَانُهُ عَلَي.....]

(فلاں کو) برا بھلا کہا، زبان درازی کی

لما طال لسان محمود علی اصدقاءه قاطعوه۔

”جب محمود نے دوستوں پر زبان درازی کی تو انھوں نے اس کا بائی کاٹ

کر دیا۔“

● [طَرَحَ فِكْرَةَ.....]

تجویز رکھی، خیال پیش کیا

عند ما خسرت الشركة السنوات متصلة طرح المدير فكرة

بیعہا۔

”جب کمپنی کو مسلسل کئی سال تک خسارہ ہوتا رہا تو مینجر نے اس کو فروخت کرنے

کی تجویز رکھی۔“

● [طَرَقَ بَابَ.....]

..... کا دروازہ کھٹکھٹایا، مدد طلب کی، دست طلب دراز کیا

عند ما فقد خالد كل ماله فطرق باب صديقه۔

”جب خالد کا سارا مال ختم ہو گیا تو اس نے اپنے دوست کا دروازہ کھٹکھٹایا/

دوست سے مدد طلب کی۔“

لا تطرق بابا تعرف مسبقاً انه لن تنال منه خيرا۔

”اس جگہ دست سوال دراز مت کرو جس کے بارے میں تم پہلے سے جانتے ہو

کہ وہاں سے تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔“

● [طَفَا عَلَى السَّطْحِ]

نمودار ہوا، ظاہر ہوا، منظر عام پر آیا، سامنے آیا

لقد طفا الزعماء الخادعون على سطح الحياة السياسية في

سنين اخيرة۔



”گزشتہ چند برسوں سے میدان سیاست میں دھوکے باز لیڈر سامنے آئے ہیں۔“

### ● [طَفَحَ الْكَيْلُ]

پیمانہ لبریز ہو گیا، حد سے تجاوز ہو گیا، حد ہو گئی، انتہا ہو گئی

لقد طَفَحَ الْكَيْلُ مِمَّا تَفَعَلَهُ امْرِيكَا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، و لَكِنْ مِنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَوْقِفَهَا عِنْدَ حُدُودِهَا۔

”یقیناً امریکہ مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کر رہا ہے وہ اب اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے، مگر کون ہے جو اس کو لگام دے۔“

### ● [طَلَبَ يَدَهَا]

لڑکی کا ہاتھ مانگا، پیغام دیا، رشتہ طلب کیا

لقد طلب أبو خالد يد الفتاة من والدها، و لكن رفض الوالد رغم صلة القرابة۔

”خالد کے والد نے لڑکی کے والد سے اس کی لڑکی کا ہاتھ مانگا / پیغام دیا، مگر قریبی رشتہ داری کے باوجود انھوں نے انکار کر دیا / رشتہ منظور نہیں کیا۔“



### ● [ظَنَّ بِهِ الظُّنُونُ]

بدگمانی کی، برا خیال کیا، طرح طرح کے خیال آنے لگے  
قرآن کریم میں ہے:

و تَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا۔ (الاحزاب: ۱۰)

”اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں (امید و یاس کے ساتھ) طرح طرح

کے گمان کرنے لگے۔“

بَدَأَتِ الزَّوْجَةَ تَشْكُ فِي زَوْجِهَا وَ تَظُنُّ بِهِ الظَّنَّ مِنْذَ انَّ  
اعْتَادَ الرَّجُوعَ إِلَى الْبَيْتِ مَتَأَخَّرًا۔

”جب سے شوہر رات میں دیر سے آنے کا عادی ہوا بیوی نے شک کرنا شروع

کر دیا اور اس سے بدگمان ہو گئی۔“

● [ظَهَرَ عَلَيَّ ..... (عَدُوًّا)]

دُشْمَنِ پَرِغَالِبِ آگیا، شکست فاش دے دی

قرآن کریم میں ہے:

كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلَّا وَا لَ ذِمَّةً۔

(التوبة: ۸)

” (بھلا ان سے عہد کی پاس داری کی توقع) کیوں کر ہو ان کا حال تو یہ

ہے کہ اگر وہ تم پر غلبہ پا جائیں تو نہ تمہارے حق میں کسی قرابت کا لحاظ

کریں نہ کسی عہد کا۔“

کم من مرة ظهر فيها المسلمون على عدوهم رغم قلة عددهم۔  
”کتنی بار ایسا ہوا ہے کہ مسلمانوں نے اپنی تعداد کم ہونے کے باوجود اپنے دشمن

کو شکست فاش دے دی ہے۔“

﴿ ٤ ﴾

● [عَاجَلَتْهُ الْمَنِيَّةُ]

(اچانک) انتقال ہو گیا، مرگ ناگہانی ہو گئی

كان أستاذي يؤلف كتاباً في هذا الموضوع، و لكن عاجلته المنية و لم يستطع أن يكمل الكتاب۔

”میرے استاذ اس موضوع پر ایک کتاب لکھ رہے تھے کہ اچانک ان کی وفات ہو گئی اور وہ کتاب مکمل نہیں کر سکے۔“

### ● [عَادَ إِلَى دَيْدِنِهِ]

پرانی عادت پھر اختیار کر لی، پرانی روش پر آ گیا (اس کا استعمال عموماً بری عادت کے لیے ہوتا ہے)

لما حج خالد تاب من المعاصي و لكنه بعد رجوعه إلى بلده عاد إلى ديدنه۔

”جب خالد نے حج کیا تو سب گناہوں سے توبہ کر لی تھی، مگر گھر واپس آتے ہی اپنی پرانی عادت پر واپس آ گیا۔“

### ● [عَادَ إِلَى رُشْدِهِ]

۱- ہوش میں آ گیا

سقط خالد مغمی عليه لشدة ما به من الحمى بعد ساعة عاد إلى رشده۔

”بخار کی شدت سے خالد بے ہوش ہو گیا، ایک گھنٹے بعد اس کو ہوش آیا۔“

۲- راہِ راست پر آ گیا، سدھر گیا

عاد محمود إلى رشده بعد أن تخلى عنه كل أقاربه۔

”جب تمام رشتہ داروں نے اُس سے ناٹھ توڑ لیا تو محمود راہِ راست پر آیا۔“

### ● [عَادَتِ الْمِيَاهُ إِلَى مَجَارِيهَا]

(کش مکش کے بعد) حالات معمول پر آ گئے

بعد فترة طويلة من الخصام عادت المياه إلى مجاريها بين

الزوجین۔

”ایک طویل زمانے کی نا اتفاقی کے بعد اب میاں بیوی کے درمیان حالات معمول پر آ گئے۔“

● [عَاشَ نَهَارَهُ وَبَاتَ لَيْلَهُ فِي.....]

دن رات ایک کر دیا، پوری محنت و جاں فشانی سے کام کیا

يعيش بعض علماءنا نهارهم و يبيتون ليلهم في التفكير في نهضة الأمة الإسلامية من جديد۔

”ہمارے بعض علماء امت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔“

● [عَرَكَةُ الدَّهْرِ]

تجربہ کار ہو گیا، منجھ گیا

من عرکه الدهر صار من الصعب خداعه۔

”جو تجربہ کار ہو اس کو دھوکا دینا مشکل ہوتا ہے۔“

● [عَضَّ بَنَانَهُ / عَضَّ عَلَى يَدِهِ]

نادم ہوا، پشیمان ہوا، پچھتایا، کف افسوس ملنے لگا

قرآن کریم میں ہے:

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ

الرَّسُولِ سَيْلًا۔ (الفرقان: ۲۷)

”اور اس دن کافر افسوس سے اپنے ہاتھ ملے گا اور کہے گا کہ اے کاش!

میں نے رسول ﷺ کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔“

● [عَضَّ عَلَى..... الأنامل / أنامله]

غصے سے پیچ و تاب کھانا

قرآن کریم میں ہے:

وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ-

(آل عمران: ۱۱۹)

”اور جب وہ (کافر) اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر مارے غصے کے پیچ و تاب کھاتے ہیں۔“

● [عَضُّ عَلَى ..... بِالنَّوَاجِدِ]

مضبوطی سے پکڑ لیا، گرہ سے باندھ لیا

حدیث پاک میں ہے:

عضوا علیہا بالنواجذ

”میری اور میرے خلفا کی سنت کو مضبوطی سے پکڑے رہو!“

نصح الأستاذ لأحمد فهو عَضُّ عَلَى نَصِيحَةِ الْأُسْتَاذِ بِالنَّوَاجِدِ-

”استاذ نے احمد کو نصیحت کی تو احمد نے استاذ کی نصیحت کو گرہ سے باندھ لیا۔“

● [عَقَدَ الْأَمَلَ عَلَى .....]

..... سے امیدیں وابستہ کیں، آرزو لگائی

لقد عقد الأب العجوز الأمل على ابنه الذي يشغل في الخارج-

”بوڑھے باپ نے ساری امیدیں اپنے اس بیٹے سے وابستہ کی ہیں جو بیرون

ملک میں کام کرتا ہے۔“

● [عَلَقَ بِذِهْنِهِ]

خیال پختہ ہو گیا، دماغ میں سما گیا، ذہن سے چپک گیا

علق بذهن خالد أن استاذه لا يحبه، رغم أن هذا غير صحيح-

”خالد کے ذہن میں یہ بات سما گئی کہ اس کے استاذ اس سے محبت نہیں کرتے

ہیں حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔“

● [عَمِيَ قَلْبُهُ]

بے بصیرت ہو گیا

لقد عمى قلبه فأصبح لا يفرق بين الحق و الباطل -  
”وہ ایسا بے بصیرت ہو گیا کہ حق و باطل کے درمیان امتیاز بھی نہیں کر سکتا۔“

● [عَمِيَ عَلَيْهِ الْأَمْرُ]

(معاملہ کو) سمجھ نہیں سکا، بات اس پر مخفی رہی، معاملہ کا کوئی پہلو نظر سے اوجھل ہو گیا

قد عمى على العرب الأمر و ساروا مع أمريكا في مواجهة

العراق في حرب الخليج الأولى -

”عرب ممالک معاملے کو سمجھ نہیں سکے اور پہلی خلیجی جنگ میں عراق کے مقابلے

میں امریکہ کے ساتھ ہو گئے۔“

● [عَمِيَ عَلَيْهِ طَرِيقُهُ]

راستہ بھٹک گیا / بہک گیا، گم کردہ راہ ہو گیا

إن المعتزلة لقد عمى عليهم طريقهم و أنكروا رؤية الله

سبحانه في الآخرة -

”معتزلہ گم کردہ راہ ہو گئے اور انھوں نے آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا

انکار کر دیا۔“

﴿ غ ﴾

● [غَابَ عَنِ الْوَعْيِ]

ہوش کھو بیٹھا

ظل خالد يشرب الخمر حتى غاب عن الوعي -  
 ”خالد شراب پیتا رہا یہاں تک کہ ہوش کھو بیٹھا۔“

● [غَرِقَ إِلَىٰ اذْنِيهِ فِي .....]

(کسی کام میں) ہمہ تن مصروف ہو گیا، گلے گلے ڈوب گیا

جاء موسم الامتحانات و غرق الطلاب إلى اذانهم في المذاكرة.

”امتحان کا زمانہ آیا اور طلبہ امتحان کی تیاری میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔“

● [غَضَّ الطَّرْفَ / الْبَصَرَ / النَّظَرَ عَنْ .....]

قطع نظر کی، نظر انداز کیا، تجاہل سے کام لیا

لا تغض الطرف عن الأمور التي تستدعي وقفة منك -  
 ”ایسے معاملات کو نظر انداز مت کرو جو تمہاری توجہ کے مستحق ہوں۔“

● [غَلَى الدَّمُ فِي عُرْوِقِهِ]

(غصہ سے) اس کا خون کھول گیا

كلما رأينا القتلى و الجرحى في العراق و فلسطين غلى الدم في عروقنا، و لكن ما العمل؟  
 ”جب بھی ہم عراق اور فلسطین میں زخمیوں کو دیکھتے ہیں تو ہمارا خون کھول جاتا ہے، مگر کیا کیا جائے؟“

● [غَيْرَ مَجْرَى التَّارِيخِ]

تاریخ کا رخ / دھارا موڑ دیا، ایک نئی جہت عطا کی

غيرت بعثة النبي ﷺ معجری التاريخ الإنساني -

”حضور اکرم ﷺ کی بعثت مبارکہ نے تاریخ کا دھارا موڑ دیا۔“

● [غَيْرَ وَجْهَ .....]

رُخ موڑ دیا، رُخ بدل دیا، انقلاب برپا کر دیا  
 الحرب العالمية الثانية غيرت وجه اوربا۔  
 ”دوسری عالمی جنگ نے یورپ میں ایک انقلاب برپا کر دیا / یورپ کا رخ ہی  
 بدل دیا۔“

## ﴿ف﴾

### ● [فَاتَةَ الْقَطَارِ]

موقع ہاتھ سے نکل گیا، وقت جاتا رہا / نکل گیا / گزر گیا

كبرت الفتاة و فاتها قطار الزواج۔

”لڑکی کافی بڑی ہو گئی اب شادی کا وقت نکل گیا۔“

### ● [فَاضَتْ رُوحَهُ / نَفْسَهُ]

انتقال ہو گیا، جاں بہ حق ہو گیا

فاضت روح المصاب قبل وصوله إلى المستشفى۔

”اسپتال پہنچنے سے پہلے ہی زخمی جاں بہ حق ہو گیا۔“

### ● [فَاضَتْ عَيْنَهُ]

آنکھیں چھلک گئیں / اشک جاری ہو گئے

تفيض العين بالدمع كلما شاهدتُ الظلم الذي يلاقه

العراقيون و الفلسطينيون۔

”جب بھی میں عراقیوں اور فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم دیکھتا ہوں تو

آنکھیں ڈبڈباتی ہیں۔“



● [فَتَحَ أَبْوَابَ الْجَحِيمِ]

● [فَتَحَ بَابَ جَهَنَّمَ عَلَى نَفْسِهِ]

اپنے لیے خطرات پیدا کر لیے، اپنے پیر پر کلہاڑی مار لی، خود کو مصیبت میں گرفتار کر لیا، مصیبت مول لے لی

فتح رئیس العراقی ابواب جہنم علی نفسہ بھجومہ علی الکویت۔

”عراقی صدر نے کویت پر حملہ کر کے خود کو مصیبت میں گرفتار کر لیا / اپنے پیر پر خود ہی کلہاڑی مار لی۔“

● [فَتَحَ الْبَابَ عَلَى مِصْرَاعِيهِ]

اپنا دروازہ کھول دیا، پوری اجازت دے دی

فتحت الجامعة الباب علی مصراعیہا لكل الناجحین فی الثانویة العامة۔

”جو طلبہ ہائر سیکنڈری میں کامیاب ہو گئے ان کے لیے یونیورسٹی نے اپنے دروازے کھول دیے۔“

● [فَتَحَ ذِرَاعِيَهُ لَهَا]

(اس کا) خیر مقدم کیا، کھلے دل سے قبول کیا، استقبال کیا

كان رسول الله ﷺ يفتح ذراعيه لأعدائه و دائماً يحسن إليهم۔

”رسول اللہ ﷺ اپنے دشمنوں کا بھی کھلے دل سے خیر مقدم کرتے تھے اور ان کے ساتھ حسن سلوک فرماتے تھے۔“

● [فَرَشَ لَهَا / أَمَامَةَ الطَّرِيقِ بِالْوَرْدِ]

1- خوش آمدید کہا، خیر مقدم کیا، راہوں میں پھول بچھائے

لما نزل رسول الله ﷺ بالمدينة المنورة فرش أهلها  
 أمامه الطريق بالورد۔

• ”جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ گر ہوئے تو مدینے والوں نے آپ کا  
 خیر مقدم کیا۔“

۲- در حقیقت کسی نقصان وہ چیز کو دوسرے کی نظر میں اچھا ظاہر کر کے پیش کیا، سبز  
 باغ دکھائے

الأمريكان فرشوا الطريق إلى الكويت أمام العراق بالورد  
 ثم أطاحوا بالعراق ذاتها۔

”امریکیوں نے کویت کے بارے میں عراق کو سبز باغ دکھائے پھر عراق ہی کو  
 تباہ کر دیا۔“

● [فَقَدَّ أَعْصَابَهُ / رُشْدَهُ]

جو اس کھو بیٹھا، بے قابو ہو گیا، آپے سے باہر ہو گیا

لقد فقدتُ أعصابي عند ما رأيتُ محموداً يضرب طفلاً  
 صغيراً۔

”جب میں نے دیکھا کہ محمود ایک چھوٹے بچے کو مار رہا ہے تو میں (غصے سے)  
 بے قابو ہو گیا۔“

● [فَقَدَّ ضَمِيرَهُ]

بے حس ہو گیا، ضمیر مردہ ہو گیا

فقد اللص ضميره و لم يتورع عن سرقة نقود سيدة مريضة  
 فقيرة۔

”چور ایسا بے حس ہو گیا کہ ایک مریض اور غریب عورت کا مال چرانے سے بھی  
 باز نہیں آیا۔“

● [فَقَدَ عَقْلَهُ / وَغِيَّهَ]

اپنے ہوش میں نہیں رہا، حواس کھو بیٹھا

كاد خالد من شدة الإرهاق يفقد وعيه۔

”پریشانی اور مصائب کی شدت سے قریب تھا کہ خالد اپنے حواس کھو بیٹھتا۔“

﴿ق﴾

● [قَابَ قَوْسَيْنِ مِنْهُ أَوْ أَدْنَى]

بہت قریب ہو گیا

أصاب خالد بمرض شديد فكان قاب قوسين من الموت

أو أدنى۔

”خالد ایک شدید مرض میں مبتلا ہوا اور موت سے قریب ہو گیا۔“

● [قَامَتِ الْقِيَامَةُ]

ہنگامہ محشر پھا ہو گیا، قیامت کھڑی ہو گئی، زبردست ہنگامہ ہوا

قامت القيامة عند ما وجهت المعارضة نقداً إلى الحكومة۔

”جب اپوزیشن نے حکومت کی تنقید کی تو ایک ہنگامہ محشر پھا ہو گیا۔“

● [قَامَرَ عَلَى الْجَوَادِ الْخَاسِرِ]

گھائے گا سودا کیا، نقصان اٹھایا، سست گھوڑوں پر بازی لگائی

عند ما تزوج خالد من تلك الراقعة كان كمن قامر على

الجواد الخاسر۔

”خالد نے اس بے حیا عورت سے شادی کر کے گھائے گا سودا کیا۔“

● [قَدْرَةٌ / قَدْرَةٌ حَقٌّ قَدْرِهِ]

۱- کسی کی قرار واقعی عزت و توقیر کی

۲- کسی بات کا صحیح اندازہ لگایا

قرآن کریم میں ہے:

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ بَشِيرًا

مِنْ شَيْءٍ - (الانعام: ۹۱)

”اور انھوں نے (یہودیوں نے) اللہ تعالیٰ کی قدر نہ مانی جیسا کہ مانتی

چاہیے تھی جب کہ انھوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی پر کچھ نازل

نہیں کیا۔“

● [قَدَّمَهُ لَهُ / إِلَيْهِ عَلَى طَبَقٍ مِنَ الذَّهَبِ]

تھالی میں سجا کر دے دیا، بغیر کسی عوض کے دے دیا، مفت میں دے دیا

قدم صدام حسین بغزوہ الكويت بلذہ العراق إلى أمريكا

على طبق من الذهب۔

”صدام حسین نے کویت پر حملہ کر کے اپنا ملک عراق امریکہ کو تھالی میں سجا

کر دے دیا۔“

کبھی طنزیہ بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

ترید إسرائيل ان تقدم لها أرض فلسطين على طبق من

الذهب۔ (مت: ۲۳۰)

”اسرائیل چاہتا ہے کہ ہم اس کو فلسطین تھالی میں سجا کر دے دیں۔“

● [قَرَأَ فِي عَيْنِيهِ / فِي وَجْهِهِ]

نگاہیں پڑھ لیں، نظروں سے بھانپ گیا، چہرہ سے دل کی بات کا اندازہ لگالیا

قرا الأستاذ في عيني تلميذ انه يريد الهروب من المدرسة۔

”اُستاز نے طالب علم کے چہرے سے بھانپ لیا کہ وہ مدرسے سے بھاگنا چاہتا ہے۔“

● [قَرَعَ طُبُولَ الْحَرْبِ]

جھگڑے پر آمادہ ہو گیا، جنگ کا بگل بجا دیا، خم ٹھونک کر میدان میں آ گیا، جنگ کے اسباب پیدا کر دیے

إن امریکا قرعت طبول الحرب علی العراق بفریة امتلاکھا لأسلحة الدمار الشامل۔

”امریکہ نے عراق کے خلاف جنگ کا بگل بجا دیا یہ تہمت لگا کر کہ عراق کے پاس وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار ہیں۔“

● [قَضَى نَحْبَةً]

انتقال ہو گیا، جان جاں آفریں کے سپرد کر دی

قضى الرجل نحبته في السبعين من عمره۔

”ستر سال کی عمر میں آدمی کا انتقال ہو گیا۔“

قرآن کریم میں ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ

فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ۔ (الاحزاب: ۲۳)

”ایمان والوں میں کچھ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ

کر دکھایا، ان میں کچھ وہ ہیں جو شہید ہوئے اور کچھ وہ ہیں جو (شہادت

کا) انتظار کر رہے ہیں۔“

● [قَضَى وَ طَرَهُ]

مقصد پورا کر لیا، کام نکال لیا، غرض پوری ہو گئی

قرآن کریم میں ہے:

فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاهَا۔ (الاحزاب: ۳۷)  
 ”پھر جب اس سے زید کی غرض پوری ہو گئی تو ہم نے اس کو آپ کے نکاح  
 میں دے دیا۔“

● [قَطَّبَ جَبِيْنَهٗ / حَاجِبِيْنَهٗ / وَجْهَهٗ]  
 پیشانی شکن آلود ہو گئی، ناک بھوں چڑھائی، منہ بنا لیا، ماتھے پر بل پڑ گئے،  
 ناراضگی کا اظہار کیا

لَا أُدْرِى لِمَاذَا يَقْطُبُ جَبِيْنَهٗ كَلِمَا رَانِي، وَكَأَنِّي قَتَلْتُ لَهُ عَزِيْزًا۔  
 ”وہ جب بھی مجھے دیکھتا ہے تو پتا نہیں کیوں منہ بنا لیتا ہے، گویا میں نے اس کے  
 کسی عزیز کا قتل کر دیا ہو۔“

● [قَطَعَ حَبْلَ افْكَارِهٖ]  
 خیالات کا سلسلہ توڑ دیا، خلل اندازی کر دی  
 اَرْجُو اَنْ لَا تَقْطَعَ عَلَيَّ حَبْلَ افْكَارِيْ عِنْدَ مَا تَرَانِيْ مَشْغُوْلًا  
 فِيْ اَمْرٍ مَا۔

”میری گزارش ہے کہ جب تم مجھے کسی کام میں مشغول دیکھو تو خلل اندازی  
 مت کیا کرو!“

● [قَطَعَ لِسَانَهٗ]

۱۔ بہ زور طاقت کسی کو خاموش کر دیا، چرب زبانی سے کسی کو خاموش کر دیا  
 كَانَتْ لَدِيْ خَالِدٍ دَلَالٌ عَلٰى مَوْقِفِهِ مَعَ ذٰلِكَ قَطَعَ خَصْمَهٗ  
 لِسَانَهٗ۔

”خالد کے پاس اپنے موقف کے اثبات میں دلائل تھے، مگر اس کے مد مقابل  
 نے چرب زبانی سے اس کو خاموش کر دیا۔“

۲۔ رشوت وغیرہ دے کر کسی کو خاموش کر دیا، منہ بند کر دیا

يعلم الوزير بحقيقة الحال لكن الحكومة قطعت لسانه۔  
 ”وزیر حقیقت حال سے واقف ہے، مگر حکومت نے اس کا منہ بند کر دیا ہے۔“

۳۔ بات کی تردید کر دی، افواہ کی تردید کر دی

قطع ظهور الرئيس في موكبه لسان المعارضة التي ظنت  
 أنه اعتزل۔

”صدر مملکت کے جلوس میں نکلنے سے اپوزیشن کی اس افواہ کی تردید ہو گئی کہ ان  
 کو معزول کر دیا گیا ہے۔“

● [قَلْبَ الْأَمْرِ ظَهْرًا لِبَطْنِ]

● [قَلْبَ الْأَمْرِ عَلَى وَجْهِهِ]

غور و فکر کیا، معاملہ کی گہرائی تک پہنچا

قَلْبْتُ الْأَمْرَ عَلَى وَجْهِهِ كَلَّهَا فَلَمْ أَر مَفْرَأً مِنَ السَّفَرِ۔  
 ”میں نے معاملے پر خوب غور کر لیا اب سفر کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔“

● [قَلْبَ كَفَيْهِ]

ہاتھ ملتارہ گیا، پشیمان ہوا، نادم ہوا، پچھتایا

قرآن کریم میں ہے:

وَ أُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَيْهِ عَلَى مَا انْفَقَ فِيهَا۔

(الکہف: ۴۲)

”اور اس کے پھل (آفت سے) گھیر لیے گئے (اور وہ تباہ ہو گیا) تو جو

کچھ اس نے باغ پر خرچ کیا تھا اس پر اپنے ہاتھ ملتارہ گیا۔“

● [قَلْبَ لَهُ ظَهْرًا لِمَجْنٍ]

(دوستی کے بعد) قطع تعلق کر لیا، دشمنی پر آمادہ ہو گیا

لا تعتمد على صداقة رجل يقلب لك ظهر المجن في آية

لحظة۔

”ایسے شخص کی دوستی پر بھروسہ مت کرو جو کسی بھی وقت تم سے قطع تعلق کر لے / تمہارا دشمن ہو جائے۔“

● [قَلْبَةٌ رَأْسًا عَلَى عَقِبٍ]

پانسپلٹ دیا، معاملہ بالکل الٹا کر دیا

المقاومة الشعبية الأفغانية قلبت الأوضاع رأساً على عقب، و الآن تخطط أمريكا في انسحاب من أفغانستان بعد نكبة شديدة۔

”افغانی عوام کی جدوجہد نے بالکل پانسپلٹ دیا، اب امریکا ذلت و خواری کے بعد خود ہی افغانستان سے نکلنے کا پلان بنا رہا ہے۔“

● [قَلَّمَ أَظْفَرَہ / أَظْفَارَہ]

(اس کی بڑھتی ہوئی طاقت کو) ختم کر دیا، قدغن لگا دی، پرکتر دیے

عند ما تتعدى المعارضة حدودها و تصبح خطراً على أمن البلاد ينبغى عندئذ تقليم أظفارها۔

”جب اپوزیشن حد سے تجاوز کرے اور ملک کے امن و امان کو خطرہ لاحق ہو تو اس وقت اس پر قدغن لگانا ضروری ہوتا ہے۔“

● [قَوِيَتْ شَوْكَتُهُ]

طاقت ور ہو گیا، قوت میں اضافہ ہو گیا

لقد قويت شوكة خالد بعد ما أصبح من المقربين إلى

السيد الرئيس۔

”جب سے خالد جناب صدر کے قریب ہوا ہے اُس کی طاقت میں اضافہ ہو گیا

ہے۔“



## ﴿ ک ﴾

### ● [كَبُرَ فِي نَظَرِهِ]

دل میں عزت بڑھ گئی، نظر میں اچھا بن گیا، قدر و منزلت میں اضافہ ہوا  
لقد كَبُرَ أَحْمَدُ فِي نَظَرِي كَثِيرًا عِنْدَ مَا قَدَّمَ لِي يَدَ الْمَسَاعِدَةِ  
دُونَ أَنْ أَطْلُبَ مِنْهُ۔

”جب احمد نے بغیر طلب کے میری طرف دست تعاون دراز کیا تو میرے دل  
میں اس کی عزت بہت بڑھ گئی۔“

### ● [كَرَّسَ نَفْسَهُ / حَيَاتَهُ / جُهُودَهُ لـ...]

(کسی کام کے لیے) اپنی زندگی وقف کر دی، اپنی تمام تر توجہات یا کوششیں  
(کسی کام پر) لگا دیں

كَرَّسَ عِلْمَاؤُنَا حَيَاتَهُمْ لِنَشْرَ الدَّعْوَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ فِي مَشَارِقِ  
الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا۔

”ہمارے علمائے مشرق و مغرب میں اسلام کو پھیلانے کے لیے اپنی زندگیاں  
وقف کر دیں۔“

### ● [كَثُرَ عَنْ أَنْبِيَاءِ]

(غصہ میں) دانت پیسے، غیظ و غضب کا اظہار کیا

كَثُرَتْ أَمْرِيكَا عَنْ أَنْبِيَاءِهَا وَ حَمَلَتْ عَلَيَّ أَفْغَانِسْتَانَ فِي  
أَعْقَابِ أَحْدَاثِ الْحَادِي عَشْرٍ مِنْ سِبْتَمْبَرِ۔ (مت: ۴۵۰)

”۱۱ ستمبر کے حادثے کے بعد امریکانے غصے سے دانت پیسے ہوئے افغانستان

پر حملہ کر دیا۔“

● [كَشَفَ الْقِنَاعَ / النَّقَابَ عَنْ .....]

(راز سے) پردہ اٹھایا، راز ظاہر کیا

العلم هو الذي كشف النقاب عن أسرار الكونية۔

”یہ سائنس ہی ہے جس نے کائنات کے رازوں سے پردہ اٹھایا ہے۔“

● [كَلَّلَ اللَّهُ مَسْعَاكُمْ / جُهَّودَكُمْ بِالنَّجَاحِ]

اللہ کام یا پی عطا فرمائے، سرخ زوئی عطا فرمائے!

یہ عموماً دعائیہ جملے کے طور پر آتا ہے، کبھی بہ طور خبریہ بھی استعمال ہوتا ہے۔



● [لَاخَ فِي الْأَفْقِ]

آثار ظاہر ہوئے، امید پیدا ہوئی، امید کی کرن نظر آئی

عند ما تصبح إحدى الدول المسلمة دولة قوية يلوح في

الأفق أمل في نهضة الأمة الإسلامية۔

”جب مسلم ممالک میں سے کوئی ملک طاقت ور ہوگا جیسی امت اسلامیہ کی نشاۃ

ثانیہ کی امید پیدا ہوگی۔“

● [لَا تَقُومُ لَهُ قَائِمَةٌ]

کسی گنتی میں نہیں رہا، کسی کھاتے میں نہیں رہا، صفا پا ہو گیا، کہیں کا نہیں رہا

رد الغزالي على الفلاسفة و لم تقم لهم بعده قائمة۔

”امام غزالی نے فلاسفہ کا رد کیا تو اس کے بعد فلاسفہ کہیں کے نہیں رہے۔“

● [لَا يَأَلُو جُهْدًا فِي .....]

پوری جدوجہد کی، کوئی دقیقہ فروگزاہت نہیں چھوڑا، کوئی کسر اٹھانہ رکھی  
لا يَأَلُو الْأَسْتَاذَ جُهْدًا فِي تَعْلِيمِ طَلَابِهِ۔

”اُستاز نے اپنے طلبہ کی تعلیم میں کوئی دقیقہ فروگزاہت نہیں چھوڑا۔“

لا تَأَلُو الْأُمَّ جُهْدًا فِي تَرْبِيَةِ أَبْنَاءِهَا۔

”ماں نے اپنے بچوں کی تربیت میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔“

● [لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ / فِيهِ إِثْنَانِ]

اس میں دو رائے نہیں، اس میں شک نہیں

لا يَخْتَلِفُ إِثْنَانِ عَلَى أَنْ الْغَزْوِ الْأَمْرِيكِيِّ لِلْعِرَاقِ كَانَ خَطَأً۔

”اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ عراق پر امریکی حملہ غلط تھا۔“

● [لَا يَرْقُبُ / لَا يَرَعَى فِي ... إِلَّا وَ لَا ذِمَّةً]

رشتہ اور قرابت کا پاس و لحاظ نہ کرنا، کسی چیز کو خاطر میں نہ لانا

قرآن کریم میں ہے:

لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلَّا وَ لَا ذِمَّةً۔ (التوبہ: ۱۰)

”وہ (کافر) کسی مسلمان کے حق میں کسی قرابت کا پاس و لحاظ کرتے ہیں

نہ غہد کا۔“

اليهود لا يراعون في حقوق الإنسان إلا و لا ذمة۔

”یہود حقوق انسانی کے معاملے میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتے/ کسی کا کوئی لحاظ

نہیں کرتے۔“

● [لَا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ]

قلیل الفائدہ ہے، بے فائدہ ہے، بے کار ہے

ضَاعَ وَقْتُهُ فِي مَطَالَعَةِ الْكُتُبِ الَّتِي لَا تَسْمِنُ وَ لَا تُغْنِي مِنَ

جوع۔

”بے فائدہ کتابوں کے مطالعے میں اس نے اپنا وقت ضائع کر دیا۔“

● [لَا يَزَالُ حَبْرًا عَلَيَّ وَرَقًا]

(قانون، تجویز، ارادہ وغیرہ) کاغذ پر ہے، کاغذ کی زینت ہے، جیوں کا توں

ہے، ابھی تک نافذ نہیں ہوا

لا تزال قرارات الأمم المتحدة بخصوص فلسطين حبراً

على ورق۔

”فلسطین کے بارے میں اقوام متحدہ کی ساری قراردادیں ہنوز کاغذ کی زینت

ہیں۔“

● [لَا يُشَقُّ لَهُ الْغُبَارُ]

اس کا کوئی مد مقابل / ہم سر نہیں ہے، اپنی مثال آپ ہے

كان الإمام الغزالي عالماً لا يشق له غبار في عصره۔

”امام غزالی ایسے عالم تھے کہ ان کے زمانے میں ان کا کوئی ہم سر نہیں تھا۔“

● [لَا يُعَدُّ وَلَا يُحْصَى]

بے شمار و بے حساب ہے، شمار سے باہر ہے

أنعم الله عز وجل على الإنسان لا تعدو ولا تحصى۔

”اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار / بے حساب نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔“

● [لَا يَعْرِفُ الْغَيْثَ مِنَ السَّمِينِ]

● [لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْغَيْثِ وَالسَّمِينِ]

اچھے برے میں تمیز نہیں کر سکتا، مہارت نہیں رکھتا، صلاحیت نہیں رکھتا

بعض المثقفين الذين يدسون أنوفهم في القضايا

الإسلامية أكثرهم منهم لا يعرفون الغيث من السمين۔

”بعض دانش ور جو اسلامی معاملات میں اپنی ٹانگ اڑاتے ہیں ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو اس کی کوئی صلاحیت و اہلیت نہیں رکھتے۔“

● [لَا يَقُومُ عَلَى سَاقَيْنِ]

(بات، رائے، دلیل) بہت کم زور ہے، بے وزن ہے، بے اصل ہے  
 هذا الرأي لا يقوم على ساقين۔

”یہ رائے بالکل بے وزن ہے / بہت کم زور ہے۔“

هذه قصة مختلقة لا تقوم على ساقين۔

”یہ من گھڑت قصہ ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔“

● [لَا يَمُتُّ بِصَلَاةٍ ل... / إِلَى ...]

اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں، دور کا بھی واسطہ نہیں، کوئی لینا دینا نہیں

الإرهاب لا يمت للإسلام بصلّة۔

”دہشت گردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔“

الإسلام لا يمت إلى الإرهاب بأية صلة۔

”اسلام کا دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں / کوئی لینا دینا نہیں۔“

● [لَا يُمَيِّزُ الشُّمَالُ مِنَ الْيَمِينِ]

دیکھیے: لا يعرف الغث من السمين

● [لَا يَهْزُ مِنْهُ شَعْرَةٌ]

ذره برابر اثر نہیں ہوا، ٹس سے مس نہیں ہوا، کان پر جوں تک نہیں رہینگے

استنكار العرب لاعتداءات إسرائيل على فلسطين لا يهز

منها شعرها۔

”فلسطین پر اسرائیل کے مظالم پر عربوں کی مذمت / ناپسندیدگی سے اسرائیل

ٹس سے مس بھی نہیں ہوا / اسرائیل کے کان پر جوں تک نہیں رہینگے۔“

● [لَبِّي نِدَاءَ رَبِّهِ]

انتقال ہو گیا، وفات ہو گئی

لَبِّي الرَّجُلُ نِدَاءَ رَبِّهِ بَعْدَ صِرَاعٍ مَعَ الْمَرْضَى اسْتَمَرَ سِنِينَ طَوِيلَةً۔  
”کئی سال مرض کے ساتھ کش مکش کے بعد آخر کار اس آدمی کا انتقال ہو گیا۔“

● [لَطَخَ ثَوْبَهُ / صُورَتَهُ]

دامن داغ دار کر دیا، دامن پر دھبہ لگا دیا، چہرے پر بد نما داغ لگا دیا

هزيمة ١٩٦٧م لطخت ثوب الجيش المصري۔

”١٩٦٧ء کی شکست فاش نے مصری آرمی کے دامن پر ایک دھبہ لگا دیا۔“

● [لَعِبَ بِعَوَاطِفِهِ]

اس کے جذبات سے کھیلا

بعض السياسيين يلعبون بعواطف الشعب و يخدعونهم

بأحلام لا يمكن تحقيقها۔

”بعض سیاسی لیڈر عوام کے جذبات سے کھیلتے ہیں اور ان کو ایسے خواب دکھاتے

ہیں جن کا شرمندہ تعبیر ہونا ناممکن ہے۔“

● [لَعِبَ بِالنَّارِ]

خطرات میں کود پڑا، آگ سے کھیلا، خطرہ مول لیا

لعب حامد بالنار عند ما خرج وحيداً إلى الغابة بالليل۔

”حامد نے بڑا خطرہ مول لیا جب وہ رات میں جنگل کو تنہا نکل کھڑا ہوا۔“

● [لَعِبَ دَوْرًا (هَامًا، رَيْسِيًّا)]

اہم رول ادا کیا، مرکزی کردار ادا کیا

لعب الإمام الغزالي دوراً رئيسياً في مواجهة الفلاسفة و

الدفاع عن الإسلام۔

”امام غزالی نے فلاسفہ کے بالمقابل اسلام کے دفاع کے سلسلہ میں مرکزی کردار ادا کیا۔“

● [لَفْظَ أَنْفَاسِهِ الْأَخِيرَةَ]

۱- آخری ہچکی لی، دم توڑ دیا، انتقال ہو گیا

لقد لفظ المريض أنفاسه الأخيرة قبل وصول المستشفى-

”ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی مریض نے دم توڑ دیا۔“

کبھی يَلْفُظُ (مضارع) آتا ہے تو معنی ہوتا ہے کہ جاں بہ لب ہے، آخری سانس لے رہا ہے۔

صديقي لا يزال مريضاً منذ سنتين و الآن هو يلفظ أنفاسه الأخيرة-

”میرا دوست دو سال سے مرض میں مبتلا ہے اور اب وہ بالکل جاں بہ لب ہے۔“

۲- کوئی چیز تباہی کے دہانے پر ہے، بربادی کی لگاؤ پر ہے۔

القيم الأخلاقية تلفظ أنفاسها الأخيرة في مجتمعنا-

”ہمارے معاشرے میں اخلاقی اقدار بالکل تباہی و بربادی کے دہانے پر

ہیں۔“

● [لَقْنَهُ دَرَسًا لَنْ يَنْسَاهُ]

ایسا سبق سکھایا کہ زندگی بھر یاد رکھے گا

لكن المجاهدون الأفغان الجيش الروسي درساً لن ينسأه

أبدًا-

”افغان مجاہدین نے روسی فوج کو ایسا سبق سکھایا کہ وہ زندگی بھر نہیں بھولے گی/

یاد رکھے گی۔“

● [لَقِي حَتْفَهُ / مَصْرَعَهُ]

جاں بہ حق ہو گیا، ہلاک ہو گیا (اس کا استعمال حادثاتی موت پر ہوتا ہے)  
اصطدمت السيارة بالشاحنة لقي قائد السيارة مصرعه في  
الحال۔

”کار کا ٹرک سے ایکسڈنٹ ہو گیا، کار کا ڈرائیور اسی وقت ہلاک ہو گیا۔“

● [لَمْ يَجِدْ بُدًّا مِنْ.....]

اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا، اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا  
لَمْ أَجِدْ بُدًّا مِنْ السَّفَرِ عِنْدَ مَا رَأَيْتُ أَنَّهُ الطَّرِيقُ الْوَحِيدُ  
لِلْخُرُوجِ مِنَ الْمَشَاكِلِ۔

”جب میں نے دیکھا کہ پریشانی سے نکلنے کے لیے سفر ہی واحد ذریعہ ہے تو  
میرے لیے سفر کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔“

● [لَمْ / لَنْ يَدَّخِرَ مَا فِي وَسْعِهِ]

بھر پور جدوجہد کی، کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں چھوڑا، کوئی کسر نہیں چھوڑی

لَنْ يَدَّخِرَ مَا فِي وَسْعِهِ فِي مَسَاعِدَتِكَ۔

”آپ کی مدد کرنے میں میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔“

● [لِيَذْهَبَ إِلَى الْجَحِيمِ]

بھاڑ میں جائے، جہنم میں جائے ہماری بلا سے

إِذَا كَانَ مَعْنَى الْحَضَارَةِ تَدْمِيرَ الْقِيمِ فَلْتَذْهَبِ الْحَضَارَةُ إِلَى

الْجَحِيمِ۔ (مت: ۴۷۸)

”اگر تہذیب کا معنی قدروں کو نیست و نابود کرنا ہے تو ایسی تہذیب بھاڑ میں

جائے۔“





● [مَاتَ بَغِيْظَه] ●

(حسد اور جلن کی وجہ سے) گھٹ کر مر گیا، غصہ سے پاگل ہو گیا

قرآن کریم میں ہے:

قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ۔ (آل عمران: ۱۱۹)

”آپ (کافروں سے) کہہ دیں کہ تم اپنے غیظ و غضب میں گھٹ کر مر جاؤ!“

● [مَاتَ حَتْفَ أَنْفِهِ] ●

طبعی موت واقع ہوئی (مرض، قتل یا حادثہ کی وجہ سے نہیں مرا)

سیدنا خالد بن الولید لم يستشهد في معركة و إنما مات

حتف أنفه۔

”حضرت خالد بن ولید کسی معرکے میں شہید نہیں ہوئے بل کہ ان کی طبعی موت

واقع ہوئی۔“

حضرت خالد بن ولید نے وفات کے وقت فرمایا تھا:

لقد لقيت كذا وكذا زحفاً وما في جسدي موضع شبر

إلا وفيه ضربة أو طعنة أو رمية، وها أنذا أموت حتف

أنفي كما يموت العير۔ (م: ۸۱)

”میں نے اتنے اتنے معرکوں میں حصہ لیا، میرے جسم پر بالشت بھر جگہ

ایسی نہیں ہے جس پر تلوار، نیزہ یا تیر کا زخم نہ ہو، مگر دیکھو مجھے طبعی موت

آ رہی ہے جیسے ایک گورخر کو طبعی موت آتی ہے۔“

● [مَاتَ فِي جِلْدِهِ]

رونگے کھڑے ہو گئے، خوف و دہشت سے پیلا پڑ گیا

رَأَى الطِّفْلَ شَبْحًا فِي الظُّلَامِ فَمَاتَ فِي جِلْدِهِ۔

”بچے نے اندھیرے میں ایک پرچھائیں دیکھی تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔“

● [مَاتَ مِنَ الضُّحْكِ / مَاتَ ضِحْكَاً]

ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گیا

كُنْتُ مِتُّ ضِحْكَاً (مِنَ الضُّحْكِ) عَلَى النِّكْتَةِ الَّتِي أَلْقَاهَا

عَلَيْنَا خَالِدٌ مَسَاءً أَمْسٍ۔

”کل شام خالد نے جو لطفہ سنایا اس پر میں ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گیا تھا۔“

● [مَا ذَاقَ طَعْمَ النَّوْمِ]

● [مَا ذَاقَ فِي عَيْنِهِ نَوْمًا]

ایک پل کو نہیں سویا، نیند اڑ گئی

لَمْ يَذُقْ حَامِدٌ طَعْمَ النَّوْمِ مِنْذُ عِلْمِ بَرَسُوبِهِ فِي الْاِمْتِحَانِ۔

”جب سے حامد کو اپنے ذیل ہونے کا علم ہوا ہے وہ ایک پل کو نہیں سویا ہے۔“

● [مَدَّ إِلَيْهِ يَدَ الْمَسْأَلَةِ]

دست سوال دراز کیا، مدد طلب کی

لَقَدْ اضْطَرَّتْ الْحَاجَةُ حَامِدًا إِلَى أَنْ يَمُدَّ يَدَ الْمَسْأَلَةِ أَمَامَ

مَنْ يَكْرَهُهُ۔

”حامد ضرورت سے ایسا مجبور ہوا کہ اس کو ایسے شخص کے سامنے ہاتھ پھیلا نا پڑا

جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔“

● [مَدَّ لَهُ يَدَ الْعَوْنِ]

دست گیری کی، تعاون کیا

لا يهمل أحمد في مَدِّ يد العون لمن يحتاج إليها.  
 ”محتاج کی دست گیری کرنے میں احمد کبھی کوتاہی نہیں کرتا ہے۔“

● [مَرَّغَةٌ فِي التُّرَابِ / فِي الطِّينِ]

رُسوا کر دیا، خاک میں ملا دیا، ذلیل و خوار کر دیا

لقد مَرَّخَ الولد رأس أبيه في التراب بأفعاله السيئة.

”بیٹے نے اپنے کرتوت سے باپ کو رسوا کر دیا۔“

● [مَرَّ مَرُّورَ الْكِرَامِ]

۱- منہ نہیں لگایا، منہ پھیر لیا، دامن بچایا

قرآن کریم میں ہے:

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا

كِرَامًا۔ (الفرقان: ۷۲)

”اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بے ہودگی کے پاس

سے گزرتے ہیں تو اپنا دامن بچاتے ہیں / منہ پھیر لیتے ہیں۔“

۲- (کسی قابل اہمیت چیز کو) اہمیت نہیں دی، بے اعتنائی کی

لا ينبغي أن نمر مرور الكرام على القضايا المهمة.

”یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اہم معاملات کو بھی اہمیت نہ دیں۔“

﴿ن﴾

● [نَامَ مِلَّءَ جُفُونِهِ]

بے خبر سویا، چین کی نیند سویا، گھوڑے بیچ کر سویا

رجع حامد من السفر و نام ملء جفونہ طول النهار۔  
 ”حامد سفر سے واپس آیا اور دن بھر گھوڑے بیچ کر سویا۔“

● [نَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ]

● [نَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِيًّا]

پس پشت ڈال دیا، بے اعتنائی برتی، اہمیت نہیں دی  
 قرآن کریم میں ہے:

نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ  
 ظُهُورِهِمْ كَانَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔ (البقرة: ۱۰۱)  
 ”اہل کتاب کے ایک گروہ (یہود) نے اللہ کی کتاب (توریت) کو پس  
 پشت ڈال دیا گویا وہ اس کو جانتے ہی نہیں ہیں۔“

لقد نبذ الموظف كل مقاله المدير وراءه ظهرياً۔  
 ”منیجر نے جو کچھ بھی کہا کلرک نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔“

● [نَبَشَ الْقُبُورَ]

گڑے مردے اکھاڑنا، ماضی کی تکلیف دہ باتوں کا ذکر کرنا  
 لا جدوى من نبش القبور، علينا ان ننظر الى المستقبل و  
 نعد له عدة۔

”گڑے مردے اکھاڑنے سے کوئی فائدہ نہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم مستقبل کی  
 طرف دیکھیں اور اس کے لیے تیاری کریں۔“

● [نَدَى لَهُ الْجَبِينُ]

(شرم و ندامت سے) پیتھانی عرق آلود ہوگئی، گردن جھک گئی  
 امامنا وقائع في المجتمع المسلم يندى لها الجبين۔  
 ”ہمارے پیش نظر مسلم معاشرے کے کچھ ایسے واقعات ہیں جن کو دیکھ کر شرم

سے گردن جھک جاتی ہے۔“

● [نَزَعَ عَنْهُ شَيْطَانَهُ]

غصہ ٹھنڈا ہو گیا، غصہ فرو ہو گیا

انزع عنك شيطانك، و التزم الهدوء عند مناقشة الأمور

الخطيرة۔

”غصہ ٹھنڈا کرو اور اہم معاملات میں بحث و مباحثے کے وقت سکون و اطمینان

اختیار کرو!“

● [نَسَجَ خِيُوطَةً]

۱۔ کسی چیز کا تانا بانا بننا، پلاٹ تیار کرنا

نسج حامد الروائي خيوط هذه الرواية قبل سنة۔

”ناول نگار حامد نے اس ناول کا پلاٹ ایک سال قبل تیار کیا تھا۔“

۲۔ کسی سازش کی پلاننگ کرنا

كانت أحداث ۱۱ سبتمبر خطة بارعة نسج خيوطها رجال

بارعون في العلم و التكنولوجيا۔

”۱۱ ستمبر کا حادثہ ایک بہت ماہرانہ منصوبہ تھا، اس کی پلاننگ سائنس اور ٹیکنالوجی

کے ماہرین نے کی تھی۔“

● [نَسَجَ عَلَيْهِ الْعَنْكَبُوتُ]

کسی معمولی کام میں گھنٹوں لگا دیے، فلاں کام کرنے گیا اور بیٹھ کر رہ گیا

ذهب خالد إلى السوق ليأتي بالفاكهة لكنه نسج عليه

العنكبوت و لم يعد حتى الان۔

”خالد پھل / میوہ لینے بازار گیا اور وہاں بیٹھ کر رہ گیا ابھی تک واپس نہیں آیا۔“

● [نَسَجَ عَلَىٰ مِنْوَالِهِ]

(اس کے) نقش قدم پر چلا، اس کی پیروی کی

لما إذا لا تنسج على منوال أخيك الأكبر و تتعلم منه۔  
 ”تم اپنے بڑے بھائی کے نقش قدم پر کیوں نہیں چلتے اور ان سے کچھ کیوں نہیں  
 سیکھتے۔“

### ● [نَطَحَ الصَّخْرَةَ]

اپنے سے طاقت ور کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا، زبردست کے منہ کو آنا  
 إن ليبيا قد نطحت الصخرة عند ما تحدث أمريكا في  
 برنامجها النووي۔

”لیبیا اپنے سے زیادہ طاقت ور کے منہ کو آ گیا جب اس نے اپنے ایٹمی پروگرام  
 کے بارے میں امریکہ کو چیلنج کیا۔“

### ● [نَفَدَ صَبْرَهُ]

صبر کا پیمانہ لب ریز ہو گیا

نفد صبر الوالد عند ما زادت تصرفات ابنه السيئة عن الحد۔  
 ”والد کے صبر کا پیمانہ لب ریز ہو گیا جب بیٹے کی حرکتیں حد سے بڑھ گئیں۔“

### ● [نَكَثَ عَهْدَهُ / بَعْدَهُ]

بد عہدی کی، عہد توڑ دیا، وعدہ خلافی کی

أحداث التاريخ تؤكد أن اليهود أكثر من ينكثون بعهدهم۔  
 ”تاریخ بتاتی ہے کہ یہودی قوم سب سے زیادہ بد عہد ہے۔“

### ● [نَكَصَ عَلَى عَقْبَيْهِ / أَعْقَابِكُمْ]

۱۔ (معرکہ سے) دم دبا کر بھاگا، پیٹھ دکھادی، میدان چھوڑ کر بھاگ گیا، اُلٹے

پاؤں بھاگا

قرآن کریم میں ہے:

فَلَمَّا تَرَأَتِ الْفِئْتَانَ نَكَصَ عَلَيَّ عَقْبِيهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ  
مِنْكُمْ۔ (الانفال: ۲۸)

”پھر جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو وہ (شیطان) اٹے پاؤں  
بھاگا اور کہا کہ میں تم سے بے زار ہوں۔“

۲۔ کام ادھورا چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا

لماذا تنكص على أعقابك بعد أن شمرت عن ساعدك  
للعمل في الوزارة الخارجية۔

”جب تم نے وزارت خارجہ میں نوکری کا عزم کر ہی لیا تھا تو اب اس سے پیچھے  
کیوں ہٹ رہے ہو؟“



● [هَامَ عَلَيَّ وَجْهًا]

مقصد اور جہت کا تعین کیے بغیر چل پڑنا، ٹاک ٹوئیے مارنا

إن حامداً يهيم على وجهه في الدراسة لا يدري إلى أين  
قادته قدماه۔

”پڑھائی لکھائی کے معاملے میں حامد ٹاک ٹوئیاں مار رہا ہے، اسے خبر ہی نہیں  
کہ وہ کس طرف جا رہا ہے۔“

● [هَبَّتْ رِيَاْحٌ.....]

کوئی کام شروع ہوا، آثار نمایاں ہوئے، ظہور ہوا

لما هبت رياح العولمة أصبحت أمريكا هي القوة الكبرى

الوحيدة في العالم۔

”جب گلوبلائزیشن (عالم گیریت) کا ظہور ہوا تو امریکہ دُنیا کی واحد بڑی

طاقت بن گیا۔“

● [هَزَّ كَتْفَيْهِ / كَتْفِهِ]

کوئی اہمیت نہیں دی، بس سے مس نہیں ہوا، توجہ نہیں کی

عند ما تحدثت مع المدير في أمر نقلي إلى فرع الشركة في

قريتي لم يزد علي أن هز كتفيه و مشى۔

”جب میں نے منجر سے درخواست کی کہ میرا تبادلہ کمپنی کی اس برانچ میں

ہو جائے جو میرے گاؤں میں ہے تو اس نے کوئی توجہ نہیں دی اور آگے بڑھ گیا۔“

● [هَزَّ كِيَانَهُ]

اُس کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا

قرأ خالد في الصحيفة خبراً هزَّ كيانه۔

”خالد نے اخبار میں ایسی خبر پڑھی جس نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔“



● [وَجَدَ ضَالَّتَهُ]

کھویا ہوا مال مل گیا، جس کی تلاش تھی اس کو پایا، جس کی خواہش تھی وہ مل گیا

لقد وجدت أمريكا ضالتهافي غزو العراق، و حصلت على

ثروة النفط۔

”امریکہ کو جس چیز کی خواہش تھی وہ اسے عراق کی جنگ میں مل گئی اور اسے



پیٹرول کی دولت ہاتھ آگئی۔“

● [وَضَعَ إِصْبَعَهُ عَلَى الْجُرْحِ]

● [وَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَوْضِعِ الدَّاءِ]

دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا، معاملہ کے سب سے اہم پہلو پر گرفت کی

لقد وضع المراسل إصبعه على موضع الداء حين سأل

الوزير عن حالة المسلمين في المنطقة۔

”نامہ نگار نے وزیر کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا جب اس نے علاقے میں

مسلمانوں کی حالت کے بارے میں سوال کیا۔“

● [وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا]

جنگ ختم ہوگئی / ٹھنڈی پڑگئی / سرد ہوگئی، اختلاف ختم ہوگیا

لقد وضعت الحرب أوزارها بين إيران و العراق في سنة

۱۹۸۹م۔

”سنہ ۱۹۸۹ء میں عراق اور ایران کے درمیان جنگ ٹھنڈی پڑی۔“

● [وَضَعَهُ بَيْنَ قَوْسَيْنِ]

وقتِ طور پر کسی چیز سے توجہ ہٹالی، بالائے طاق رکھ دیا، فی الحال اس معاملہ کو اٹھا

رکھو

على العرب أن يضعوا خلافاتهم بين قوسين و تفرغوا

لمواجهة إسرائيل۔

”عربوں کے لیے ضروری ہے کہ فی الحال اپنے اختلافات کو بالائے طاق

رکھیں / اختلافات اٹھا رکھیں اور اسرائیل سے ٹکر لینے کے لیے مستعد ہو جائیں / خود کو

وقف کر دیں۔“

● [وَضَعَهُ فِي قَفْصِ الْاِتِّهَامِ]

کٹکھرے میں لاکھڑا کیا، مشتبہ کر دیا، شک و شبہ کے دائرے میں لے آیا  
 یکنی الغزالی فخرآ انه وضع الفلسفة في قفص الاتهام۔  
 امام غزالی کا یہی فخر کیا کم ہے کہ انھوں نے فلسفے کو کٹکھرے میں لاکھڑا کیا۔

● [وَضَعَ يَدَهُ عَلَى.....]

۱- غاصبانہ قبضہ کر لیا، قبضہ جمالیا

وضع خالد يده على قطعة أرض يمتلكها جارُه متتهزاً  
 فرصة غيابه خارج البلاد۔

”خالد نے اپنے پڑوسی کے بیرون ملک جانے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے  
 ایک پلاٹ پر قبضہ کر لیا۔“

● [وَضَعَ قَدَمَهُ عَلَى طَرِيقٍ.....]

میدان میں آگیا، کام کی ابتدا کر دی،..... کی راہ میں قدم رکھ دیا، قدم بڑھا دیا

الهند قد وضعت أقدامها على طريق التقدم و النمو۔  
 ”ہندوستان نے بھی اب ترقی کی راہ میں قدم رکھ دیا ہے/ ترقی کی طرف قدم

بڑھا دیے ہیں۔“

● [وَضَعَ يَدَهُ عَلَى وَتَرٍ حَسَّاسٍ]

دیکھئے: ضَرْبَ عَلَى وَتَرٍ حَسَّاسٍ

● [وَقَعَ اخْتِيَارُهُ عَلَى.....]

اس کی نگاہ انتخاب اس پر پڑی، اس نے اس کو چن لیا

لقد وقع اختيار الأستاذ علي أحمد ليكون عريفاً فرقتہ۔

”بیچ/کلاس کا نگران/مانیٹر بنانے کے لیے اُستاد کی نگاہ انتخاب احمد پر پڑی۔“

● [وَقَعَ اسِيرًا.....]

● [وَقَعَ ضَحِيَّةً.....]

اس کا شکار ہو گیا، دھوکے میں آ گیا

وَقَعْتُ ضَحِيَّةَ لِكَلَامِ خَالِدِ الْمَعْسُولِ، وَ لَمْ أَشْعُرْ أَنَّنِي  
بِذَلِكَ أَكَابِدَ خَسَارَةَ كَبِيرَةَ۔

”میں خالد کی میٹھی میٹھی باتوں سے دھوکا کھا گیا/ باتوں میں آ گیا اور مجھے  
احساس تک نہیں ہوا کہ میں اس سے بڑا نقصان اٹھاؤں گا۔“

وَقَعَ خَالِدٌ أُسِيرًا لِلْوَهْمِ۔

”خالد وہم کا شکار ہو گیا۔“

● [وَقَعْتُ عَيْنَاهُ عَلَيَّ.....]

اس کو دیکھا، اس پر نظر پڑی، اس پر نگاہ انتخاب پڑی

لَقَدْ وَقَعْتُ عَيْنِي عَلَى سَيَارَةِ مُسْتَعْمَلَةٍ لَكِنِّهَا بِحَالَةٍ جَيِّدَةٍ۔  
”میری نگاہ انتخاب ایک سیکنڈ ہینڈ کار پر پڑی جو بہتر حالت میں تھی۔“

● [وَقَعَ عَلَيَّ عَاتِقُهُ / كَاهِلُهُ]

(ذمہ داری) اس کے کندھے پر آ پڑی

وَقَعَتْ مَسْئُولِيَّةُ تَرْبِيَةِ الصَّغَارِ عَلَى عَاتِقِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ وِفَاةِ أَخِيهِ۔  
”بھائی کی وفات کے بعد اس کے چھوٹے بچوں کی تربیت کی ذمہ داری محمود

کے کندھے پر آ پڑی۔“

● [وَقَعَ فِي حَيْصٍ بَيْصٍ]

شش و پنج میں پڑ گیا، الجھن کا شکار ہو گیا

عِنْدَ مَا سُرِقَتْ سَيَارَةُ أَحْمَدَ وَقَعَ فِي حَيْصٍ بَيْصٍ وَ لَمْ يَدْرِ

مَاذَا يَفْعَلُ۔

”جب احمد کی کار چوری ہوئی تو وہ شش و پنج میں پڑ گیا اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ

کیا کرے۔“

● [وَقَفَّ أَمَامَ / وَقَفَّ ضِدًّا.....]

اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوا، اس کی مخالفت میں کھڑا ہو گیا

تقف مصر كثيراً ضد سياسة إسرائيل التوسعية۔

”اسرائیل کی توسیع پسندانہ سیاست کے مقابلے میں اکثر مصر ہی کھڑا ہوتا ہے۔“

● [وَقَفَّ عَلَى قَدَمِهِ.....]

۱- اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا / خود کفیل ہو گیا

هل يمكن أن تقف الدول المتخلفة على أقدامها و لا

تحتاج إلى المساعدات الأمريكية۔

”کیا یہ ممکن ہے کہ پس ماندہ ممالک اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں / خود کفیل

ہو جائیں اور امریکی امداد کے محتاج نہ رہیں۔“

۲- کھوئی ہوئی طاقت واپس آگئی

بعد الغزو الأمريكي للعراق لَمَّا يَقِفُ الْبَلَدُ عَلَى قَدَمِهِ۔

”امریکی حملے کے بعد اب تک عراق کی حالت درست نہیں ہوئی ہے۔“

● [وَقَفَّ مَعَهُ / خَلْفَهُ / وَرَاءَهُ / إِلَى جَانِبِهِ]

اس کی حمایت میں کھڑا ہو گیا / اس کی تائید کی / تعاون کیا

وَقَفْتُ إِلَى جَانِبِ أَحْمَدَ حِينَ ضَرَبَهُ جَارُهُ بِغَيْرِ حَقِّ۔

”جب احمد کو اس کے پڑوسی نے خواخوہ مار دیا، تو میں احمد کی حمایت میں کھڑا ہو

گیا۔“

● [وُلِدَ مَيْتًا]

کام شروع کرتے ہی ناکام ہو گیا

لَقَدْ وُلِدَتْ فِكْرَةُ الْإِتِّحَادِ بَيْنَ الْبِلَادِ الْإِسْلَامِيَةِ مَيْتًا۔

”اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد کا خیال ابتدا ہی میں ناکام ہو گیا۔“

● [وَلَّى وَجْهَهُ شَطْرَ.....]

اپنا رشتہ فلاں سے جوڑ لیا، فلاں کو اپنا قبلہ و کعبہ مان لیا

بعض الدول العربية قد ولت وجهها شطراً أمريكاً في

خيرها و شرها۔

”بعض عرب ممالک نے ہر اچھی بری بات میں امریکہ کو اپنا قبلہ و کعبہ بنا لیا

ہے۔“



● [يَحْرُثُ فِي الْبَحْرِ]

ایسی کوشش کرنا جس کا کوئی اثر نہ ہو، سعی لا حاصل کرنا

الذين ينادون بالأفكار الغربية في المجتمع الإسلامي هم

كمن يحرث في البحر۔ (مت: ۵۷۴)

”جو لوگ اسلامی معاشرے میں مغربی افکار کی دعوت دے رہے ہیں / مغربی

افکار کے علم بردار ہیں وہ ایسے ہی ہیں گویا سمندر میں کھیتی کر رہے ہوں / ان کی کوششیں

سعی لا حاصل ہیں۔“

● [يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْبَنَانِ]

مشہور و معروف ہو گیا، مرجع خلاق بن گیا

لما جلس الإمام الغزالي على كرسي التدريس أصبح

مدرساً يُشار إليه بالبنان۔

”جب امام غزالی مسند تدریس پر جلوہ گر ہوئے تو ایسے مدرس ہوئے کہ لوگوں کا

مرجع بن گئے۔“

● [يُوذَنُ فِي مَالِطَةٍ]

بھینس کے آگے بین بجانا

عند ما تطالب بتطوير المنهج الدراسي في المدارس الإسلامية الهندية فانك تكون كمن يوذَنُ في مالِطَةٍ۔  
 ”آپ ہندوستانی مدارس اسلامیہ کے نصابِ تعلیم میں تبدیلی کی بات کرتے ہیں تو گویا ایسا ہی ہے جیسے آپ بھینس کے آگے بین بجا رہے ہیں۔“

● [يُوصَلُ لَيْلَةَ بِنَهَارِهِ]

رات دن ایک کر دینا

المجتهد يوصل ليله بنهاره إلى أن يحقق هدفه۔  
 ”مختی طالب علم رات دن ایک کر دیتا ہے یہاں تک کہ اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔“



## باب دوم

وہ محاورات جن کا پہلا جز اسم یا حرف ہے



● [اِبْتِسَامَةٌ صَفْرَاءُ]

مکاری اور منافقت سے بھری ہوئی مسکراہٹ، منافق، دھوکے باز

هذا الرجل ابتسامة صفراء، عليك ان تحذر منه۔

”یہ شخص دھوکے باز ہے اس سے ہوش یار رہنا۔“

● [اِبْنُ نَكْتَةٍ]

ظریف آدمی، پرمزاح شخص

ابن عمي خالد ابن نكتة و يحب الفكاهة۔

”میرا چچا زاد بھائی خالد بڑا ظریف آدمی ہے اور مزاح کو پسند کرتا ہے۔“

● [اَجْوَاءٌ عَاصِفَةٌ]

جنگ و جدل کی فضا، کشیدہ ماحول

كانت أجواء المناقشة في الندوة الماضية عاصفة۔

”گزشتہ جلسے/ میٹنگ میں بحث و مباحثہ کی فضا بہت کشیدہ تھی۔“

● [أَجْوَاءٌ وَوَدِيَّةٌ]

دوستانہ ماحول، دوستی کی فضا

سارت المحادثات بين الهند و باكستان في أجواء ودية

للغاية۔

”ہندوستان اور پاکستان کے درمیان انتہائی دوستانہ ماحول میں مذاکرات ہوئے۔“

● [أَحْلَامُ الْيَقْظَةِ / أَحْلَامُ الْعُصْفُورِ]

خیالی پلاؤ

علينا أن نكون واقعيين و نواجه مشاكلنا بموضوعية و لا

نترك أنفسنا لأحلام اليقظة۔

”ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پسند بنیں اور اپنے مسائل کا سامنا

پوری سنجیدگی سے کریں محض خیالی پلاؤ نہ پکائیں۔“

● [أَرْضُ الْوَاقِعِ]

زمینی حقیقت

إن السياسي المحنك ينزل إلى أرض الواقع، و يعرف

مشاكل الناجبين۔

”تجربہ کار سیاسی رہ نما زمینی حقیقت کو دیکھتا ہے اور ووٹروں کی مشکلوں کو جانتا

ہے۔“

● [أَزْمَةٌ ثِقَةٌ]

اعتماد کا بحران، اعتماد کا فقدان

هناك أزمة ثقة بين الفصائل الكشميرية و الحكومة الهندية۔

”کشمیری گروپز اور حکومت کے درمیان اعتماد کا فقدان ہے۔“



● [أَسْرَعُ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ]

پلک جھپکتے

و في أسرع من طرفة عين جاء خادم يحمل ما طلبناه منه۔  
”جو کچھ ہم نے منگایا تھا خادم پلک جھپکتے میں لے کر حاضر ہو گیا۔“

● [الإشارةُ الخضرَاءُ]

ہری جھنڈی، اجازت، ایما

تقوم إسرائيل بعمليات اغتيال لشعب فلسطين بإشارة خضراء من أمريكا۔

”اسرائیل فلسطینی عوام کے قتل کی وارداتیں امریکہ کی اجازت سے کر رہا ہے۔“

● [ألف بَاء]

۱- ابتدائی مرحلہ، ابتدائی منزل

الدول النامية مازالت في ألف باء العلم و التكنولوجيا۔

”ترقی پذیر ممالک ہنوز سائنس اور ٹیکنالوجی کے ابتدائی مرحلے میں ہیں۔“

۲- کسی چیز کے اصول و قواعد

الإسلام هو الذي علم العالم ألف باء حقوق الإنسان۔

”اسلام ہی نے دنیا کو انسانی حقوق کی الف ب سیکھائی ہے/ انسانی حقوق سے

روشناس کرایا ہے۔“

● [أَنْفُهُ فِي السَّمَاءِ]

(تکبر و غرور سے) اس کا دماغ عرش پر ہے

الطالب نجح بتقدير ممتاز فأصبح أنفه في السماء۔

”طالب علم فرسٹ ڈویژن سے کامیاب ہوا تو اس کا دماغ عرشِ اعظم پر پہنچ

گیا۔“

## ● [الأياد البيضاء]

احسانات، خدمات، اہم رول  
للمعلمين أياد بيضاء على تلاميذهم۔  
”اساتذہ کے طلبہ پر بڑے عظیم احسانات ہیں۔“

## ● [أدھی و أمر]

بہت سخت، نہایت کڑوا/کڑوا گھونٹ  
قرآن کریم میں ہے:

بَلِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَ السَّاعَةُ أَدْهَى وَ أَمْرٌ۔ (القمر: ۴۶)  
”ان کا اصل وعدہ تو قیامت ہے اور قیامت کی گھڑی بہت ہی سخت اور  
بہت تلخ ہے۔“

## ﴿ب﴾

## ● [الباب الخلفي]

چور دروازہ (Back Door)

اصبحت الرشوة الباب الخلفي لقضاء الحاجات۔ (مت: ۷۵)  
”رشوت اپنی ضروریات پوری کرنے کا ایک چور دروازہ بن گئی ہے۔“

## ● [بادي ذي بدء]

سب سے پہلے، پہلے پہل

علينا بادي ذي بدء ان نصلح من انفسنا حتى نستطيع  
إصلاح الآخرين۔

”سب سے پہلے تو ضروری ہے کہ ہم خود اپنی اصلاح کریں تا کہ پھر دوسروں کی اصلاح کرنے کے قابل ہوں۔“

● [بَارِقَةٌ الْأَمَل]

امید کی کرن

لا تبدو في الأفق بارقة أمل لحل مشكلة فلسطين۔  
”مسئلہ فلسطین کے حل کے لیے فی الحال تو امید کی کوئی کرن نظر نہیں آرہی ہے۔“

● [بَاعٌ طَوِيلٌ]

بڑا حصہ، بڑی کوشش

كان للإسلام باع طويل في تحرير المرأة من التقاليد الجاهلية۔

”عورت کو جاہلی رسم و رواج سے آزادی دلانے میں اسلام کا بڑا اہم رول ہے۔“

● [بِحَالٍ مِّنَ الْأَحْوَالِ]

کسی بھی حال میں، کسی بھی صورت میں

لا يمكن أن ترضى الهند بهذا الاقتراح الباكستاني بحال من الأحوال۔

”ہندوستان پاکستان کی اس تجویز کو کسی بھی حال میں قبول نہیں کر سکتا۔“

● [بِحَدِّ أَفِيرٍ]

تمام تر جزئیات و تفصیلات کے ساتھ

على كل المسلم أن يتبع هدى الإسلام بحد أفير۔  
”تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اسلام کی تمام تر ہدایات و تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔“

● [بِحَرَارَةٍ]

گرم جوشی کے ساتھ

قابلی احمد بحرارة شديدة، و بمجرد أن جلسنا طلب مني قرصاً.

”احمد نے مجھ سے بڑی گرم جوشی سے ملاقات کی، ابھی ہم بیٹھے ہی تھے کہ اس

نے مجھ سے قرص مانگ لیا۔“

● [بُذُورُ الْفِتْنَةِ]

فتنہ کا بیج، جھگڑے کی جڑ

زرع الاستعمار البريطاني بذور الفتنة بين المسلمين و الهندوس في الهند.

”برطانوی سامراج نے ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان فتنے کا

بیج بو دیا۔“

● [بَرَاءَةُ الذُّبِّ مِنْ دَمِ ابْنِ يَعْقُوبَ / مِنْ دَمِ يَوْسُفَ]

کسی کی براءت میں مبالغہ کے لیے استعمال ہوتا ہے (دیکھیے مقدمہ ص ۳۵)

جیسے کہ حضرت یوسف کے خون سے بھینٹا بری ہے

يتهم الإسلام بما هو برئ منه براءة الذئب من دم ابن

يعقوب.

”اسلام پر ایسی باتوں کی تہمت لگائی جا رہی ہے جس سے اس کا دامن بالکل

پاک ہے۔“

أنا أعرف أنك برئ من تهمة الاختلاس براءة الذئب من

دم يوسف و لكن عليك أن تقدم الأدلة على براءتك.

”میں خوب جانتا ہوں کہ تم غبن کی تہمت سے بالکل بری ہو، مگر ضروری ہے کہ

تم اس کے لیے مضبوط دلائل پیش کرو!“

### ● [الْبُرْجُ الْعَاجِي / بُرْجُ الْعَاجِ]

احمقوں کی جنت، خوابوں کی دنیا

على العرب الذين يعيشون في البرج العاجي أن يعدوا ما استطاعوا في سبيل العلم و التكنولوجيا.

”وہ عرب جو احمقوں کی جنت میں / خواب و خیال کی دنیا میں زندگی گزار رہے ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اپنے مقدر پر بھر کوشش کریں / جدوجہد کریں۔“

### ● [بِشَقِّ الْأَنْفُسِ]

بہ مشکل تمام، بڑی مشکل سے، بڑی کوشش کے بعد، بہ وقت تمام

قرآن کریم میں ہے:

و تَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بِلِغِيهِ إِلَّا بِشَقِّ الْأَنْفُسِ - (النحل: ۷)

”اور یہ (جانور) تمہارے بوجھ بھی ان شہروں تک اٹھالے جاتے ہیں جہاں تک تم بغیر جاں کاہ مشقت کے نہیں پہنچ سکتے۔“

لقد بنيتُ بيتي بشق الأنفس -

”بہ مشکل تمام میں نے اپنے لیے گھر تعمیر کر لیا۔“

### ● [بِصَرَفِ النَّظَرِ عَنْ.....]

اس سے قطع نظر کہ.....

بصرف النظر عن صحة ما تقول عن والدك و لكن برك به

فرض عليك -

”جو کچھ تم اپنے والد کے بارے میں کہہ رہے ہو اس کی صحت سے قطع نظر ان کی

فرماں برداری بہ ہر حال تمہارا فرض ہے۔“

## ● [بِضَاعَتُهُ مُزْجَاةٌ]

(کسی میدان میں) کم صلاحیتوں کا مالک ہے، ہاتھ تنگ ہے، پونجی کم ہے

كانت بضاعته في علوم الحديث مزجاة۔

”علوم حدیث میں اُس کا ہاتھ ذرا تنگ ہے / زیادہ درک نہیں رکھتا۔“

## ● [بِعُجْرِهِ وَ بُجْرِهِ]

اُس کی اچھائیوں برائیوں سمیت، خیر و شر کے ساتھ

خاض الغزالي غمار الفلسفة و لم يقبلها بعجورها و بجرها۔

”امام غزالی نے فلسفے کے سمندر میں غوطہ ضرور لگایا، مگر انھوں نے فلسفے کی ہر

بات کو قبول نہیں کیا۔“

## ● [بَعْدَ / قَبْلَ فَوَاتِ الْأَوَانِ]

وقت نکلنے سے پہلے / کے بعد، موقع ہاتھ سے نکلنے سے پہلے / کے بعد، بعد محرم

ہائے حسین

على الطلاب أن يجتهدوا في المذاكرة قبل فوات الأوان۔

”طلبہ کو چاہیے کہ اس سے پہلے کہ موقع ہاتھ سے نکل جائے پڑھائی میں محنت

کریں۔“

لا يفيدك أن تندم بعد فوات الأوان۔

”موقع ہاتھ سے نکل جانے کے بعد اب پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں؟“

## ● [بِعَرَقِ الْجَبِينِ]

باعزت طریقہ سے، باعزت پیشے سے

الأفضل للإنسان أن يكسب قوته بعرق جبينه بدلاً من أن

يُمَدَّ يده إلى الآخرين۔

”انسان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ باعزت طریقے سے اپنی روزی کمائے

بہ مقابلہ اس کے کہ وہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔“

### ● [بَعِيدَ الْمَدَى]

دور رس

المشروعات العملاقة تكون نتائجها بعيدة المدى۔  
”ان عظیم الشان منصوبوں کے بڑے دور رس نتائج ہیں۔“

### ● [بَعِيدَ الْمَنَالِ]

مشکل کام، ناممکن چیز

تقدم العالم الثالث في فترة وجيزة أمرٌ بعيد المنال۔  
”مختصر سے عرصے میں تیسری دنیا کا ترقی یافتہ ہو جانا ناممکنات میں سے ہے/  
بہت مشکل ہے۔“

### ● [بِغَضِّ النَّظَرِ عَنْ.....]

دیکھیے: بصرف النظر عن....

### ● [بِقَلْعِ الضُّرْسِ]

بہ وقت تمام، بڑی مشکل سے

استطاع أحمد أن يوفر ألف دولار خلال شهرين بقلع الضرس۔  
”بہ وقت تمام احمد نے دو ماہ میں ایک ہزار ڈالر مہیا کیے۔“

### ● [بِكُلِّ الْجَوَارِحِ]

پوری توجہ سے، پوری لگن سے

عليك أن تحب أسرتك و تخدمها بكل جوارحك۔  
”تم پر لازم ہے کہ تم اپنی فیملی سے محبت کرو اور پوری توجہ سے ان کی خدمت کرو۔“

### ● [بِمَلَأِ الفَمِ]

بے جھجک، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، کمال جرات سے

لقد بلغ خالد في العناد إلى درجة أن يصرح بملء فمہ بأن  
لن يمثل بأوامر رئيس القسم۔

”خالد عناد میں اس حد تک پہنچ گیا کہ اس نے کمال جرأت سے اعلان کر دیا کہ  
وہ صدر شعبہ کے احکام پر ہرگز عمل نہیں کرے گا۔“

● [بِنَصِّهِ وَفَصِّهِ]

مِنْ وَعَنْ، جوں کاتوں

لا يقبل المدير إلا أن تنفذ أوامره بنصها و فصها۔

”مینیجر اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک ان کے احکام جوں کے توں /

من وعن نافذ نہ ہو جائیں۔“

● [بِوَاظِنِ الْأُمُورِ]

اندر کی بات، راز ہائے سر بستہ

الخبراء ببواظن الأمور في الحزب الحاكم يعرفون أن

هناك تغيراً وشيكاً في الوزارة۔

”گورنمنٹ کے اندرونی رازوں کے واقف کار جانتے ہیں کہ عن قریب وزارت

میں کچھ تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔“

● [بَيْتُ الْقَصِيدِ]

۱۔ قصیدے کا سب سے اچھا شعر

۲۔ کسی بھی معاملے کا سب سے اہم پہلو، ٹیپ کا بند

بيت القصيد في الصراع العربي الإسرائيلي هو أن أمريكا

منحازة تماماً إلى جانب إسرائيل۔

”عرب اسرائیل کش مکش میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ امریکہ اسرائیل کی

جانب میلان رکھتا ہے۔“



## ● [بَيْضَةُ الدِّيكِ]

منفرد کارنامہ، ایسا کام جو ایک بار کے بعد دوبارہ ممکن نہ ہو

ليس لهذا الكاتب سوى كتاب واحد، هو بيضة الديك۔

(م: ۱۸۰)

”اس مصنف کی یہی ایک کتاب ہے اور وہ منفرد ہے۔“

## ● [بَيْنَ شَقِي الرَّحَى]

چکی کے دو پاٹ کے بیچ، دو مصیبتوں کے درمیان، دونوں طرف سے پریشانی میں

وقعت فلسطين بين شقي الرحى، الوحشية الإسرائيلية من

جانب و اختلاف الفصائل الفلسطينية فيما بينها من جانب آخر۔

”فلسطین چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پس رہا ہے، ایک جانب اسرائیل کی

بربریت دوسری جانب خود فلسطینیوں کے آپسی اختلافات۔“

## ● [بَيْنَ عَشِيَّةٍ وَ ضُحَاهَا]

## ● [بَيْنَ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ]

بہت جلدی، دیکھتے دیکھتے، کھڑے کھڑے، راتوں رات

فقد خالد بين يوم و ليلة كل ما يملك، و اضطر إلى مد اليد

إلى أخيه۔

”بہت جلدی خالد کا سارا مال ضائع ہو گیا اور وہ اپنے بھائی کے سامنے ہاتھ

پھیلانے پر مجبور ہو گیا۔“

يحلم محمود أن يصبح مليونير بين عشية و ضحاها۔

”محمود خواب دیکھ رہا ہے کہ وہ راتوں رات کروڑپتی ہو جائے۔“

## ● [بِمَعْنَى الْكَلِمَةِ]

حقیقی معنی میں، واقعی، حقیقتاً

أنا أعرف أن خالداً أميناً بمعنى الكلمة و لكنه يبدو غامضاً  
في بعض الأحيان۔

”میں جانتا ہوں کہ خالد حقیقی معنی میں ایک امانت دار ہے، مگر کبھی کبھی وہ  
نا قابل فہم ہو جاتا ہے/ لگتا ہے۔“

## ﴿ ت ﴾

● [تَجْدِيدُ الدَّمَاءِ]

نئی جان، نئی توانائی، تبدیلی

لا بد من تجديد الدماء في النظام الحالي۔  
”موجودہ نظام میں نئی توانائی لانا ضروری ہو گیا ہے۔“

● [تَحْتَ جَنَاحِ .....]

زیر سرپرستی، زیر نگرانی، زیر حمایت

عليك ان تبقى تحت جناح أبيك لتقدم نحو الأمام۔  
”تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم اپنے والد کی سرپرستی ہی میں رہو تا کہ تم ترقی  
کر سکو۔“

● [تَحْتَ رَايَةٍ .....]

فلاں کی قیادت میں، فلاں کے جھنڈے تلے

المسلمون اجتمعوا بحب تحت راية سيدنا أسامة بن زيد

يوم غزوة الموتة۔

”غزوہ موتہ کے دن تمام مسلمان حضرت أسامہ بن زید کی قیادت میں بڑی

خوشی سے جمع ہو گئے۔“

● [تَحْتَ رَحْمَةٍ.....]

فلاں کے رحم و کرم پر

إلى متى يعيش العالم العربي تحت رحمة أمريكا؟  
”کب تک عالم عرب امریکہ کے رحم و کرم پر زندگی گزارتا رہے گا؟“

● [تَصْعِيدُ الْخِلَافِ]

اختلاف کو ہوا دینا، بڑھاوا دینا

تعتمد سياسة أمريكا على تصعيد الخلاف بين دول العالم

العربي حتى تضمن سيطرتها عليها۔

”امریکہ عرب ممالک کے درمیان اختلافات کو بڑھاوا دینے کی سیاست کرتا

ہے، تاکہ ان پر اس کی بالادستی قائم رہے۔“

● [تَطْوِيقًا لِلْفِتْنَةِ]

فتنہ کو رفع دفع کرنے / دبانے کے لیے / کی خاطر

ينبغي تطويقاً للفتنة أن تتخلى عن مطالبك و لو بشكل مؤقت۔

”فتنہ کو رفع دفع کرنے کے لیے ضروری ہے کہ خواہ وقتی طور پر ہی سہی تم اپنے

مطالبات سے دست بردار ہو جاؤ!“



● [ثَقِيلُ الظِّلِّ]

کھر درے مزاج کا مالک، آدم بے زار

أصبح خالد ثقیل الظل بعد وفاة أبيه۔  
 ”خالد اپنے والد کی وفات کے بعد آدم بے زار ہو گیا ہے۔“



● [جَرَسُ الْإِنذار]

خطرے کی گھنٹی

إن غزو أمريكا للعراق يدق جرسا لإندار بالخطر القادم، و  
 الذي ستواجهه كل دول العالم العربي۔  
 ”عراق پر امریکی حملہ ایک خطرے کی گھنٹی ہے، جس خطرے کا سامنا پورے عالم  
 عرب کو کرنا ہے۔“

● [جَرِيْمَةٌ لَا تُغْتَفَر]

ناقابل معافی جرم، گردن زدنی جرم

لقد كان دخول اليهود إلى القدس بالقوة جريمة لا تغتفر۔  
 ”یہود کا بہ زور قوت بیت المقدس میں داخل ہونا ناقابل معافی جرم ہے۔“

● [جُزءٌ لَا يَتَجَزَّأُ مِنْ.....]

اٹوٹ انگ، جزو لاینفک

القدس جزء لا يتجزأ من فلسطين، و لا يمكن أن نتخلى  
 عنه مهما كانت الظروف۔  
 ”بیت المقدس فلسطین کا ایک اٹوٹ انگ ہے، حالات خواہ کچھ بھی ہوں ہم اس  
 سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔“

## ● [جَنَاحٌ بَعْوِضَةٌ]

بے قدر و قیمت، پر گاہ

النجاح في أمور الدنيا لا يساوي جناح بعوضة إذا لم يكن مصحوباً بتقوى الله تعالى۔

”دنیاوی معاملات میں کام یا بی کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی / پر گاہ کے برابر بھی اہمیت نہیں رکھتی اگر اس کے ساتھ تقویٰ نہ ہو۔“

## ● [جَنِبًا إِلَى جَنْبٍ]

شانہ بہ شانہ، قدم بہ قدم، ساتھ ساتھ

المرأة في الغرب تعمل في المحلات جنباً إلى جنب مع الرجل۔

”مغربی دنیا میں عورت دکانوں میں مردوں کے شانہ بہ شانہ کام کرتی ہے۔“

## ● [جُنُونُ الْعَظْمَةِ]

احساس برتری

لقد أصاب خالد جنون العظمة منذ أصبح رئيساً للقسم۔

”جب سے خالد شعبے کا صدر ہوا ہے وہ احساس برتری کا شکار ہو گیا ہے۔“

## ● [جَهَنَّمُ الْحَمْرَاءُ]

نہایت تکلیف دہ

لقد استحالَت حياتي إلى جهنم الحمراء منذ أن سافرتُ خارج البلاد۔

”جب سے میں نے بیرون ملک کا سفر کیا ہے زندگی جہنم میں تبدیل ہو گئی ہے / نہایت تکلیف دہ ہو گئی ہے / ایک عذاب بن گئی ہے۔“

## ● [جَوْ مَشْحُونٌ]

ناخوشگوار فضا

كان الجو أثناء الندوة مشحوناً، و كان البعض يوجه أسئلة خارج نطاق الندوة۔

”میٹنگ / سیمینار / مجلس کے دوران فضا ناخوشگوار ہوگئی، بعض لوگوں نے میٹنگ / سیمینار / مجلس کے موضوع سے ہٹ کر سوالات اٹھائے۔“



### ● [حَارَةٌ الْأَسَد]

شیر کی کچھار

حارة الاسد کا لفظی ترجمہ ”شیر کی کچھار“ ہے۔ آدمی اگر شیر کی کچھار میں داخل ہو جائے تو گویا اس نے خود کو مصیبت میں ڈال لیا، اب شیر کے ذریعے اس کی ہلاکت یقینی ہے۔ ایسی جگہ یا ایسا معاملہ جس سے نجات کا راستہ نہ ہو یا اس میں ہلاکت یقینی ہو تو اس کی تعبیر کے لیے ”حارة الاسد“ استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی تم شیر کی کچھار میں آگے۔ تقریباً اسی معنی کی تعبیر کے لیے اردو میں ایک محاورہ استعمال ہوتا ہے:

”بڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنا۔“ یعنی ایسے معاملے میں دخل دینا جس میں نقصان یقینی ہے۔

من يتحدى علماء الأزهر في ميدان العلوم الإسلامية  
فكأنما يدخل حارة الأسد۔

”علوم اسلامیہ میں علمائے ازہر کو چیلنج کرنا ایسا ہی ہے گویا شیر کی کچھار میں داخل ہونا (یعنی اس میں شکست یقینی ہے)۔“

### ● [حَارَةٌ سَد]

بندگی

حارۃ سدّ کا لفظی ترجمہ ”بندگی“ ہے۔ آدمی اگر ایسی گلی میں داخل ہو جائے جو دوسری طرف سے بند ہے تو اب اس کی واپسی کا راستہ مسدود ہو گیا، اسی لیے آدمی اگر ایسے حالات سے دوچار ہو جائے جس سے نجات کا راستہ نہ ہو تو کہا جاتا ہے کہ ”وہ بندگی میں آ گیا“ یعنی سخت پریشانی کا شکار ہو گیا، اب نجات کا راستہ نظر نہیں آ رہا ہے۔

أصبح أمام خالد حارة سد بعد رسوبه في الامتحان  
النهائي مرتين۔ لا يدري ماذا يفعل الآن؟  
”دوبار آخری امتحان میں فیل ہونے کے بعد خالد کے سامنے بندگی ہے، اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ اب کیا کرے۔“

● [حَبَّةٌ خَرْدَلٌ]

● [حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ]

رائی کے دانے کے برابر، معمولی سے معمولی

قرآن کریم میں ہے:

وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا۔ (الانبیاء: ۲۷)  
”اگر (کسی کا عمل) رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے بھی لے آئیں گے۔“

الحضارة الغربية المدمرة لقيم الأخلاق لا تساوي حبة خردل في الميزان الإنسانية۔

”میزانِ انسانیت میں / انسانی نقطہ نظر سے اخلاقی اقدار کو ڈھانے والی مغربی تہذیب کی قدر و قیمت رائی کے دانے کے برابر بھی نہیں ہے۔“

● [حَتَّى الرَّمَقِ الْأَخِيرِ]

آخری سانس تک

ظل الإمام الغزالي يدافع عن الإسلام حتى الرمق الأخير  
من حياته۔

”امام غزالی زندگی کی آخری سانس تک اسلام کا دفاع کرتے رہے۔“

● [حَتَّى يَشِيبَ الْغُرَابُ]

یہ بات ناممکن ہے، محال ہے

لن تنال مني ما تريد حتى يشيب الغراب۔

”تم جو کچھ مجھ سے چاہتے ہو وہ تمہیں ہرگز حاصل نہیں ہوگا/ اس کا حصول

ناممکنات میں سے ہے/ اس کا حصول محال ہے۔“

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا کہ ”تم جو کچھ مجھ سے چاہتے ہو وہ تمہیں اس وقت تک

حاصل نہیں ہوگا جب تک کو اسفید نہ ہو جائے۔“ کوئے کا سفید ہونا ممکن نہیں ہے، لہذا  
یہ کام بھی ممکن نہیں ہے۔

● [حَتَّى يَرِثَ اللَّهُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا]

تا قیامت، جب تک سورج پورب سے نکلتا رہے گا

سبقي الإسلام هو الدين الذي أنزله الله للعباد حتى يرث

الله الأرض و من عليها۔

”وہ دین اسلام جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بھیجا ہے اس وقت تک

باقی رہے گا جب تک سورج پورب سے نکلتا رہے گا/ تا قیامت باقی رہے گا۔“

● [حَتَّى يَلْبِغَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ]

یہ بات ناممکن ہے/ محال ہے

قرآن کریم میں ہے:

وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْبِغَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ۔



(الاعراف: ۴۰)

”یہ (آیتوں کو جھٹلانے والے) جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے یہاں تک

کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔“

نہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو سکے گا نہ یہ جنت میں داخل ہوں گے۔

● [حَدِيثُ النَّفْسِ]

بانگِ در، دل کی بات، دل کا وہم

لا تصغ كثيراً إلى حديث النفس فمعظمه من الشيطان۔

”دل میں آنے والے اوہام کی پروامت کرو، کیوں کہ وہ اکثر شیطان کی طرف

سے ہوتے ہیں۔“

● [حَرْبُ الْأَعْصَابِ]

نفسیاتی جنگ

هناك حرب أعصاب بين المتنافسين في الانتخابات۔

”انتخابات میں ایک دوسرے کے مد مقابل امیدواروں کے درمیان نفسیاتی

جنگ چھڑی ہوئی ہے۔“

● [حَرْبُ الْكَلِمَاتِ]

الزام اور جوابی الزام کا تبادلہ، زبانی جنگ

دائماً ما تكون حرب الكلمات بين الوزراء و الزعماء المعارضة۔

”حکومت میں شامل وزراء اور اپوزیشن لیڈران کے درمیان ہمیشہ زبانی جنگ

چھڑی رہتی ہے۔“

● [حَقْلُ الْغَامِ]

خطرناک جگہ یا مقام، بارودی سرنگیں، بارود کا ڈھیر

من يصادق أميركا فكأنه يسير في حقل الغام لا يدري متى

ینفجر فیہ۔

”جو بھی امریکا سے دوستی کرے گویا وہ بارودی سرنگ پر چل رہا ہے/ بارود کے ڈھیر پر بیٹھا ہوا ہے، یہ کسی وقت بھی پھٹ سکتا ہے۔“

● [حَمَامَةُ السَّلَام]

وہ شخص جو دو لوگوں کے درمیان صلح کروائے

على المسلم ان يلعب دور حمامة السلام في النزاعات

بین اخوتہ المسلمین۔

”مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے درمیان صلح صفائی کرانے

والے کا رول ادا کرے۔“



● [خَاتَمٌ سُلَيْمَان]

حضرت سلیمان کی انگوٹھی

”خاتم سلیمان“ ایسی طاقت یا قوت کی تعبیر کے لیے مجازاً استعمال ہوتا

ہے جس سے مشکل سے مشکل کام نہایت آسانی سے کیے جاسکیں۔ اُردو میں اس معنی

کی تعبیر کے لیے ”جادو کی چھڑی“ یا ”علاء الدین کا چراغ“ استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

”میرے پاس کوئی جادو کی چھڑی/ علاء الدین کا چراغ تو ہے نہیں کہ میں راتوں

رات یہ عمارت بنا کر کھڑی کر دوں۔“

یہاں ہم مثال دینے سے قصداً گریز کر رہے ہیں کہ ”خاتم سلیمان“ کا ترجمہ

علاء الدین کا چراغ یا جادو کی چھڑی کرنا خلاف ادب معلوم ہوتا ہے۔

● [خَبَطُ عَشْوَاء]

انگل پچو، بے سوچے سمجھے

التزم سلوك الحوار و لا تخطب خبط عشواء۔  
”آدابِ بحث کا خیال رکھو، انگل پچو بے سوچے سمجھے مت ہانکوا!“

● [خَضْرَاءُ الدَّمَنِ]

وہ چیز جس کا ظاہر اچھا ہو باطن خراب (مجازاً اخلاق باختہ خوب صورت عورت کو کہتے ہیں)

حذر رسول الله ﷺ من خضراء الدمن حفاظا على طهارة النسب۔

”حضور ﷺ نے نسب کی طہارت کی خاطر اخلاق باختہ عورتوں سے نکاح سے منع فرمایا ہے۔“

حدیث پاک میں ہے:

إياكم و الخضراء الدمن۔ قيل: يا رسول الله! و ما

ذاك؟ قال: المرأة الحسنی فی المنبت السوء۔

(کنز العمال: حدیث نمبر 45615)

حدیث کی سند میں واقدی کے تفرّد کی وجہ سے علمائے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(دیکھیے: تلخیص الحبیر لابن حجر عسقلانی، تخریج أحادیث الأحياء للعراقی)

● [خَطَا قَاتِل]

مہلک غلطی، جان لیوا غلطی، زبردست غلطی

كانت استقالة أحمد من رئاسة القسم بمثابة الخطأ القاتل

الذي كان عليه أن يحذر منه۔

”صدرِ شعبہ کے عہدے سے احمد کا استعفا ایک زبردست غلطی تھی اس سے اس کو

باز رہنا چاہیے تھا۔“

● [خَفَّةٌ يَدٌ]

ہاتھ کی صفائی، چوری

لولا خفة اليد ما استطاع لص ان يسرق شيئاً۔

”اگر ہاتھ کی صفائی نہ ہو تو چور چوری نہیں کر پائے گا۔“

● [خِيُوطُ الْمَوْقِفِ]

معاملہ کی باگ ڈور، کام یابی کی کنجی

في ميدان السياسة تكون خيوط الموقف كلها في يد من

يستطيع التأثير على الناخبين۔

میدان سیاست میں کام یابی کی کنجی اسی کے پاس ہوتی ہے جو ووٹروں کو متاثر کر سکے۔



● [دَيْبُ النَّمْلِ]

دبے پاؤں

دخل اللص البيت كدبيب النمل في الليل الحالك۔

”اندھیری رات میں چور دبے پاؤں گھر میں داخل ہوا۔“

● [دُمُوعُ التَّمَّاسِيحِ]

مگر چھ کے آنسو، دکھاوے کے آنسو

بعض زعماء العرب يذرف دموع التماسيح على ضياع فلسطين۔

”بعض عرب رہنما فلسطین کے ہاتھ سے نکلنے پر صرف مگر چھ کے آنسو بہاتے ہیں۔“



● [ذُو الْوَجْهَيْنِ]

منافق، دورخا

إحذر من ذي الوجهين، فهو معك بوجه ومع أعدائك  
لوجه آخر۔

”منافق سے ہوش یار رہو! وہ ایک طرف تو تمہارے ساتھ ہے اور دوسری  
طرف تمہارے دشمنوں سے ملا ہوا ہے۔“



● [رَأْسُ الْأَفْعَى]

فتنہ کی جڑ، پریشانی اور مصیبت کا سبب

المنافقون هم رأس الأفعى في كل مصيبة، و يجب قطعها  
قبل كل شيء۔

”دورخے لوگ یہی مصیبت کی اصل جڑ ہیں، سب سے پہلے انہی کو نکال باہر  
کرو!“

● [رَأْسُ السَّنَةِ]

سال کا پہلا دن

يحتفل المسلمون برأس السنة الهجرية في كل الدول المسلمة۔

”تمام مسلم ممالک میں ہجری سال کے پہلے دن مسلمان جشن مناتے ہیں۔“

● [رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ]

(کبر و نخوت سے) دماغ عرش پر ہے

إنه يخاطب الناس و رأسه في السماء، و كأنه من طينة غير طينتهم۔

”جب وہ لوگوں سے مخاطب ہوتا ہے تو اس کا سر (کبر و نخوت سے) عرش پر ہوتا

ہے گویا وہ کسی اور مٹی سے بنا ہے۔“

● [رَجْمًا بِالْغَيْبِ]

اندازاً، اٹکل پچو، الا و تک

قرآن کریم میں ہے:

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةً رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَ يَقُولُونَ خَمْسَةً

سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ۔ (الکہف: ۲۲)

”کچھ لوگ کہیں گے کہ (اصحابِ کہف) تین تھے ان میں چوتھا ان کا کتا

تھا، کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے چھٹا ان کا کتا تھا، یہ بن دیکھے اندازے ہیں۔“

كل ما يكتب في الصحف عن الأسباب لغزو أمريكا

للعراق ما هو إلا رجما بالغيب۔

”عراق پر امریکی حملے کے جو اسباب اخبارات میں لکھے جا رہے ہیں وہ سب

اٹکل پچو ہیں۔“

● [رَبْعَانُ الشَّبَابِ]

بھری جوانی

مات ولد جاري و هو في ريعان شبابه۔  
 ”میرے پڑوسی کا لڑکا بھری جوانی میں انتقال کر گیا۔“

## ﴿ز﴾

### ● [زِمَامُ الْأُمُورِ]

معاملے کی باگ ڈور

فَكَرَّ جَيِّدًا، وَلَا تَدْعُ زِمَامَ الْأُمُورِ يَفْلَتُ مِنْ يَدِكَ۔  
 ”اچھی طرح غور کر لو، معاملے کی باگ ڈور اپنے ہاتھ سے مت جانے دو!“

## ﴿س﴾

### ● [سَحَابَةُ صَيْفٍ]

کوئی قانون یا واقعہ وغیرہ جس کا اثر بہت جلد زائل ہو جائے، چار دن کی  
 چاندنی، بھادوں کی دھوپ

الخلافات القائمة بين إخوتي ماهي إلا سحابة صيف و  
 ستزول سريعاً۔

”میرے بھائیوں کے درمیان اختلافات بھادوں کی دھوپ کی طرح ہیں، یہ  
 بہت جلد ختم ہو جائیں گے۔“

حماس المدير للقوانين الجديدة بمثابة سحابة صيف۔  
 ”نئے قوانین کے لیے نیجرا کا جوش و خروش صرف چار دن کی چاندنی کی طرح ہے۔“

## ● [سِكَّةُ السَّلَامَةِ]

سلامتی کا طریقہ، پر امن راستہ

سكوتك على ضوضاء الحاسدين هو سكة السلامة لك۔  
 ”حاسدین کے شور و غوغا پر تمھاری خاموشی؛ یہی تمھارے لیے سلامتی کا راستہ ہے۔“

## ● [سَلَاخُ ذُو حَدَّيْنِ]

دودھاری تلوار، دوہرا اثر کرنے والا شخص یا چیز

العلم سلاح ذو حدین، و لهذا علينا ان نتبه إليه جيداً۔  
 ”علم ایک دودھاری تلوار ہے، ہمیں چاہیے کہ اس پر پوری توجہ دیں۔“

## ● [سَهَامٌ طَائِشَةٌ]

نا کام کوشش، سعی لا حاصل، غیر موثر دعویٰ یا الزام وغیرہ

كانت التهم التي وجهتها صحف الغرب إلى الإسلام مجرد سهام طائشة لا اثر لها۔  
 ”مغربی اخبارات اسلام پر جو تہمتیں لگا رہے ہیں یہ سب سعی لا حاصل ہے، اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔“

## ● [سُوءُ التَّفَاهُمِ]

غلط فہمی

ما أكثر ما يحدث من سوء تفاهم بين الأصدقاء، و ما أسرع ما يزول۔

”اکثر دوستوں کے درمیان غلط فہمی ہو جاتی ہے اور بہت جلد ختم بھی ہو جاتی ہے۔“

## ● [سِيَّاسَةُ الْبَابِ الْمَفْتُوحِ]

Open Door Policy



ليس أمام حكوماتنا في عصر العولمة الذي نعيشه إلا اتباع سياسة الباب المفتوح۔

”گلوبلائزیشن کے جس دور میں ہم زندگی گزار رہے ہیں اس میں ہماری حکومتوں کے سامنے اوپن ڈور پالیسی اختیار کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔“

● [سِيَّاسَةُ الْبَابِ الْخَلْفِيِّ]

چوردروازے کی سیاست

سياسة الأبواب الخلفية لا تأتي بخير أبدا۔  
”چوردروازے کی سیاست کبھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔“

﴿ش﴾

● [شَرِيْعَةُ الْغَايَةِ]

جنگل راج، جنگل کا قانون

في الدول المتحضرة لا وجود لشريعة الغابة، وإنما يكون ذلك من سمات الدول المتخلفة۔

”ترقی یافتہ ملکوں میں جنگل راج کا وجود نہیں ہے، یہ تو صرف پسماندہ ممالک کی خصوصیت ہے۔“

● [شَوْكَةٌ فِي حَلْقٍ / فِي ظَهْرٍ.....]

ناسور

إسرائيل أصبحت شوكة في ظهر العرب۔

”اسرائیل کا وجود عربوں کے لیے ایک ناسور بن گیا ہے۔“

﴿ص﴾

● [صَبْرٌ أَيُّوبَ]

صبر ایوب

صبر احمد صبر ایوب، و لم يمد يد المسألة إلى أحد۔  
 ”احمد نے صبر ایوب سے کام لیا اور کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلا یا۔“  
 ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں محبوب کیا صبر ایوب کیا گریہ یعقوب کیا

● [صَحِيفَةٌ سَوْدَاءُ]

اس کا نامہ اعمال سیاہ ہے، کالے کرتوت ہیں

شددت المحكمة حکمها علی المجرم لصحيفته السوداء۔

(مت: ۳۳۱)

”مجرم کے کالے کرتوت کی وجہ سے عدالت نے اس پر سخت فیصلہ دیا۔“

● [صِرَاعُ الْحَضَارَاتِ]

تہذیبوں کی کش مکش

كثير من الناس يؤمن بفكرة صراع الحضارات، وإن كنت

أظن أنها خاطئة۔

”بہت سے لوگ تہذیبوں کی کش مکش کے نظریے کو درست سمجھتے ہیں، اگرچہ

میرے خیال میں یہ ایک غلط نظریہ ہے۔“

تہذیبوں کی کش مکش کا نظریہ امریکی مصنف صموئیل ہیٹنگ ٹن نے پیش کیا ہے،

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ موجودہ دنیا میں تہذیبوں کی کش مکش بالآخر مسیحی تہذیب کی فتح پر

ختم ہوگی۔

● [صِفْرُ الْيَدَيْنِ]

خالی ہاتھ، یک بنی و دو گوش

عاد / رجع / خرج / جاء / ذهب صفر الیدين۔

عاد الطالب من سفره هذا صفر الیدين، و لم يتعلم شيئاً۔

”طالب علم اپنے اس سفر سے خالی ہاتھ واپس آ گیا اور کچھ بھی نہ سیکھا۔“

● [صَرْخَةٌ فِي وَادٍ]

نقار خانے میں طوطی کی آواز

المطالبة تطویر المنهج الدراسي في المدارس الإسلامية

الهندية ما هي إلا صرخة في واد، و لن يلتفت إليها احد۔

”ہندوستان کے اسلامی مدارس کے نصاب تعلیم کو نئے طرز پر مرتب کرنے کا

مطالبہ نقار خانے میں طوطی کی آواز کی طرح ہے، اس پر کوئی توجہ نہیں دے گا۔“

● [صِفْرٌ عَلَى الشَّمَالِ]

بے قیمت، بے اہمیت، بے وقعت

إن أمريكا تنظر إلى الدول العربية على أنها صفر على الشمال۔

”عرب ممالک کو امریکہ اس طرح دیکھتا ہے کہ جیسے وہ بالکل بے وقعت ہوں۔“

● [صَلَابَةُ الْعَوْدِ]

زبردست طاقت و قوت

صلابة العود من سمات الرجال، و لا تتحقق إلا بكثرة

تجارب الحياة۔

”زبردست طاقت و قوت یہ مردوں کی نشانی ہے، لیکن یہ زندگی کے کثیر تجربات

سے ہی حاصل ہوتی ہے۔“

﴿ض﴾

● [ضَارِبٌ إِلَى.....]

(رنگ) مائل بہ.....

للبحر لون أزرق ضارب إلى الخضرة۔ (مت: ۳۳۷)

”سمندر کا رنگ نیلا مائل بہ سبز ہوتا ہے۔“

● [ضَحْكَةٌ صَفْرَاءُ]

مکاری / منافقت / خیانت سے بھری مسکراہٹ

لهذا الرجل ضحكة صفراء مخيفة۔

”اس شخص کی مسکراہٹ خطرناک مکاری و منافقت سے بھری ہوئی ہے۔“

● [ضَرْبَتَانِ فِي الرَّأْسِ]

بہ یک وقت دو مشکلیں / مصیبتیں

زيادة استهلاك و اقله الإنتاج ضربتان في رأس الاقتصاد

المصري۔ (مت: ۳۳۵)

”زیادہ خرچ اور کم پیداوار؛ مصری معیشت کو بہ یک وقت ان دو مشکلات کا

سامنا ہے۔“

● [ضَوْءٌ فِي نِهَآيَةِ الْأَفْقِ]

امید کی ہلکی سی کرن

بالرغم من الظروف الصعبة للأمة الإسلامية إلا أن هناك

ضوءاً في نهاية الأفق يتمثل في الاتحاد العالم الإسلامي۔

”امت اسلامیہ کے مشکل حالات کے باوجود اُمید کی ایک کرن ہے جو عالم اسلام کے اتحاد میں ہی نظر آتی ہے۔“

● [ضيقُ الأفق]

تنگ نظر، تنگ دل

لا تكن ضيق الأفق، و استمع إلى آراء الآخرين بصدر رحب۔  
”اتنے تنگ دل مت بنو، کشادہ قلبی کے ساتھ دوسروں کی رائے بھی سنو!“

﴿ط﴾

● [طَرَفَةٌ عَيْنٍ]

پلک جھپکتے

كنت اقف مع أحمد على شاطئ البحر، ثم اختفى من أمامي في طرفة عين۔  
”میں احمد کے ساتھ دریا کے کنارے کھڑا تھا پھر وہ پلک جھپکتے میری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔“

● [طَهَارَةُ الْيَدِ]

امانت داری، شرافت

طهارة اليد هي السبيل الوحيد لاكتساب ثقة الناس۔  
”لوگوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے امانت داری اور شرافت ہی واحد راستہ ہے۔“

● [طَيُّ الْغَيْبِ]

نامعلوم، نظروں سے اوجھل

المستقبل في طي الغيب دائما.  
 ”مستقبل ہمیشہ نظروں سے اوجھل رہتا ہے۔“



### ● [عَالَةٌ عَلَى.....]

(کسی کا) محتاج، دست نگر، (کسی پر) تکیہ کرنے والا  
 لا أحب ان أعيش عالة على احد.  
 ”میں کسی کا دست نگر/محتاج ہو کر جینا نہیں چاہتا۔“

### ● [عَالِي الْكَعْبِ]

(اپنے میدان میں) منفرد و ممتاز

كان الإمام الغزالي عالي الكعب في ميدان الفلسفة و الكلام.  
 ”امام غزالی میدان فلسفہ اور علم کلام میں منفرد و ممتاز تھے۔“

### ● [عَبْرَ التَّارِيخِ]

پوری تاریخ میں / تاریخ کے ہر دور میں / کسی دور میں، ہر زمانے میں، کسی زمانے میں  
 لم يحدث عبر التاريخ ان اكره المسلمون غيرهم على

الدخول في الإسلام.

”پوری تاریخ میں / تاریخ کے کسی دور میں ایسا نہیں ہوا کہ مسلمانوں نے اسلام

لانے کے لیے کسی کو مجبور کیا ہو۔“

### ● [عَبْرَ الْقُرُونِ]

تمام صدیوں میں، صدیوں سے، ہر صدی میں

ظل الأزهر الشريف يخدم الإسلام و المسلمين عبر القرون۔  
 ”ازہر شریف صدیوں سے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرتا چلا آ رہا ہے۔“

● [عَصَا مُوسَى]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا

”عصا موسیٰ“ ایسی طاقت یا قوت کی تعبیر کے لیے مجازاً استعمال ہوتا ہے جس سے مشکل سے مشکل کام نہایت آسانی سے کیے جاسکیں۔ اردو میں اس معنی کی تعبیر کے لیے ”جادو کی چھڑی“ یا ”علاء الدین کا چراغ“ استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

”میرے پاس کوئی جادو کی چھڑی / علاء الدین کا چراغ تو ہے نہیں کہ میں راتوں رات یہ عمارت بنا کر کھڑی کر دوں۔“

یہاں ہم مثال دینے سے قصداً گریز کر رہے ہیں کہ ”عصا موسیٰ“ کا ترجمہ علاء الدین کا چراغ یا جادو کی چھڑی کرنا خلاف ادب معلوم ہوتا ہے۔

● [عَلَامَةُ اسْتِفْهَامٍ]

۱- سوالیہ نشان

۲- شکوک و شبہات، سوالات

هناك علامات استفهام كثيرة حول الأوضاع العربية۔  
 ”عرب ممالک کی (موجودہ) صورت حال کے سلسلے میں بہت سے شکوک و شبہات / سوالات ہیں۔“

● [عَلَى أَحْرَمٍ مِنَ الْجَمْرِ]

نہایت بے چینی کے ساتھ، نہایت اشتیاق کے عالم میں، شدید انتظار کے عالم میں  
 انتظرتك طول السنة على أحرم من الجمر۔

”بڑی بے چینی کے ساتھ سال بھر میں نے تمہارا انتظار کیا۔“

● [عَلَى أَهْبَةِ الاسْتِعْدَادِ]

مکمل تیاری میں، کیل کانٹے سے لیس

يجب أن نكون دائماً على أهبة الاستعداد للدفاع عن ديننا.

”اپنے دین کا دفاع کرنے کے لیے ہمیں ہمیشہ تیار رہنا چاہیے/ ہمیشہ کیل

کانٹے سے لیس رہنا چاہیے۔“

● [عَلَى بَابٍ / أَبْوَابٍ.....]

بہت قریب ہے، سر پر ہے، سامنے ہے (زمان یا مکان میں قرب دکھانے کے لیے)

القطار على أبواب المدينة.

”ریل شہر کے دروازے پر ہے یعنی ریل شہر پہنچنے ہی والی ہے/ شہر سے بالکل

قریب ہے۔“

الامتحان على الأبواب.

”امتحان سر پر ہیں/ سر پر کھڑے ہیں/ بہت قریب ہیں۔“

● [عَلَى جَنَاحِ السَّرْعَةِ]

بہت تیزی سے

سافرت إلى الهند على جناح السرعة.

”میں نے ہندوستان کا سفر بڑی تیزی سے طے کیا۔“

● [عَلَى حَدِّ تَعْبِيرِهِ / قَوْلِهِ]

بہ قول اس کے، اس کے مطابق

على حد تعبير أميركا المسلمون هم الذين قاموا

بالهجمات الانتحارية على نيويورك.

”امریکہ کے بہ قول/ کے مطابق نیویارک پر خودکش حملے مسلمانوں نے ہی

کیے تھے۔“

● [عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ]



ڈنگے کی چوٹ پر، کھلم کھلا، سب کے سامنے

لا تضطرنی إلی إهانتک علی رؤوس الأشهاد۔

”مجھے اس بات پر مجبور مت کرو کہ میں سب کے سامنے تمہاری توہین کروں۔“

تدعم الحكومة الفصائل المتطرفة علی رؤوس الأشهاد۔

”انتہا پسند جماعتوں کو حکومت کھلم کھلا سپورٹ کر رہی ہے۔“

● [عَلَى شَاكِلَتِهِ]

اس کے نقش قدم پر، اس کی طرز پر، اسی کی طرح

أحمد علی شاکلة استاذہ يلتزم بالقوانين۔

”احمد اپنے استاذ کے نقش قدم پر ہے قوانین کی پابندی کرتا ہے/قوانین کی

پابندی کرنے میں اپنے استاذ کے نقش قدم پر ہے۔“

● [عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنْهُ]

کسی حادثے یا خطرے کے بہت قریب / وہانے پر ہے، لگار پر ہے

قرآن کریم میں ہے:

وَ كُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا۔

(آل عمران: ۱۰۳)

”اور تم (دوزخ کی) آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس

نے (اللہ نے) تمہیں بچالیا۔“

أصبحت الولايات المتحدة علی شفا حفرة من الانھیار

الاقتصادی بعد أحداث ۱۱ سبتمبر۔

”۱۱ ستمبر کے حادثے کے بعد ریاست ہائے متحدہ امریکہ اقتصادی زوال کے

وہانے پر لگار پر ہے۔“

● [عَلَى طَرْفِي النَّقِيضِ]

بالکل الگ الگ، دو جہتوں/سمتوں میں، دوسروں پر (دو شخصوں کے درمیان زبردست اختلاف دکھانے کے لیے آتا ہے)

أحمد و خالد علی طرفی نقیض فیما يتعلق بقضية الانتخابات۔

”ایکشن کے معاملے کو لے کر احمد اور خالد دو الگ الگ سمتوں میں ہیں/ احمد اور خالد کی رائے میں زبردست اختلاف ہے۔“

● [عَلَى طُولِ الْخَطِّ]

مسلل، مستقل، بالاستمرار، برابر، لگاتار

إن أمريكا تؤيد إسرائيل على طول الخط۔  
”امریکہ برابر/مسلل اسرائیل کی تائید کیے جا رہا ہے۔“

● [عَلَى قَدَمٍ وَ سَاقٍ]

۱- جوں کاتوں، جیسا تھا ویسا ہی ہے

ما زالت قضية کشمیر قائمة علی قدم و ساق بعد مضي نصف القرن من استقلال الهند۔

”ہندوستان کی آزادی کے نصف صدی بعد بھی مسئلہ کشمیر جوں کاتوں قائم ہے۔“

۲- پوری توجہ/محنت/تن دہی/دل چسپی کے ساتھ

الاستعدادات للعام الدراسي الجديد تجري علی قدم و ساق۔  
”نئے تعلیمی سال کی تیاریاں پوری تن دہی اور دل چسپی سے جاری و ساری ہیں۔“

● [عَلَى مَا أَظْنَهُ]

میرے خیال سے، جہاں تک میں سمجھتا ہوں

تعتبر الهند - علی ما أظن - ثاني أكبر دولة في العالم من حيث عدد السكان۔

”جہاں تک میرا خیال ہے آبادی کے اعتبار سے ہندوستان دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے/ دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔“

[عَلَى مَرِّ الْعُصُورِ وَ الْأَزْمَانِ]

قدیم زمانے سے، تاریخ کے ہر دور میں

ظلت العلاقات بين مصر و الهند قائمة على مر العصور و

الأزمان.

”مصر اور ہندوستان کے تعلقات قدیم زمانے سے قائم ہیں۔“

● [عَلَى مَرِّ الْقُرُونِ]

دیکھیے: عبر القرون

● [عَلَى نِطَاقٍ وَاسِعٍ]

بڑے پیمانے پر

الحروب تنشر الخراب و الدمار على نطاق واسع.

”جنگیں بڑے پیمانے پر تباہی اور بربادی لاتی ہیں۔“

● [عَلَى وَ شُكٍّ.....]

عن قريب، قريب ہے کہ...

أنا على وشك السفر إلى الخارج.

”میں بیرون ملک کا سفر کرنے ہی والا ہوں/ عن قريب کرنے والا ہوں۔“

● [عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ]

زُوئے زمین پر

ليس على وجه الأرض من يحب الابن أكثر من والديه.

”زُوئے زمین پر کوئی ایسا نہیں جو اپنے بیٹے کو والدین سے زیادہ چاہتا ہو۔“

● [عَلَى وَجْهِ الْخُصُوصِ]

خاص کر، خاص طور سے، بالخصوص

أنت على وجه الخصوص ينبغي أن تجيد العربية لأنك متخصص في العلوم الإسلامية.

”چوں کہ تم علوم اسلامیہ میں اختصاص رکھتے ہو، لہذا خاص طور سے تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم عربی زبان میں مہارت حاصل کرو۔“

● [عِنْدَ أَطْرَافِ الْأَصَابِعِ]

نہایت آسان، سہل الحصول، ہتھیلی پر، قریب تر

الانترنت جعلت العالم عند أطراف الأصابع.

”انٹرنٹ نے دنیا کو ایسا کر دیا کہ گویا ہم دنیا کو ہتھیلی پر دیکھ رہے ہیں / انٹرنٹ

نے دنیا کے بارے میں معلومات کو نہایت سہل الحصول کر دیا ہے۔“

﴿ غ ﴾

● [غِرَامُ الْأَفَاعِي]

بہ ظاہر محبت مگر در پردہ نفرت و حسد

ما بين خالد و محمود كان غرام الأفاعي.

”خالد اور محمود کے درمیان بہ ظاہر محبت ہے، مگر در پردہ دونوں ایک دوسرے

سے حسد رکھتے ہیں۔“

اسی معنی میں اردو کی مثل ہے کہ ”بغل میں چھری، منہ میں رام رام“، ایسے آدمی کو

”مارا ستین“ بھی کہتے ہیں۔

● [غَلَطَةُ الْعُمَرِ]

زندگی کی سب سے بڑی غلطی، بہت بڑی بھول

كان رحيلك عن القاهرة غلطة عمرک، و لا أدري إن كنت  
تستطيع تصحيحها أم لا۔

”قاہرہ کو چھوڑنا تمھاری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی، مجھے پتا نہیں تم اس  
غلطی کا ازالہ کر پاؤ گے یا نہیں۔“

● [غَيْضٌ مِنْ فَيْضٍ]

مشتے نمونہ از خروارے بہت میں سے تھوڑا، دریا میں سے چلو

ما تفعله أمريكا بالعالم الإسلامي في شكل العراق ما هو  
إلا غيظ من فيض، و هناك المزيد۔

”عراقی جنگ کی شکل میں امریکہ عالم اسلام کے ساتھ جو کچھ کر رہا ہے یہ تو محض  
ایک چھوٹا سا نمونہ ہے، ابھی اور بہت کچھ باقی ہے۔“

﴿ف﴾

● [فَارِسُ الْحِلْبَةِ]

مرومیدان

كان ميرزا غالب فارس الحلبه في مجال الشعر الأردی۔  
”مرزا غالب اردو شاعری کے مرومیدان تھے۔“

● [فُرْصَةٌ ذَهَبِيَّةٌ]

زرّیں موقع، سنہری موقع، گولڈن چانس

وجود أحد من علماء الدين في بلدك يعتبر فرصة ذهبية لك۔

”علمائے دین میں سے کسی کا تمہارے شہر میں موجود ہونا تمہارے لیے ایک سنہری موقع ہے۔“

● [فُرْصَةُ الْعُمْرِ]

گزشتہ معنی میں ہے۔

سفرک إلی بلاد اللغة العربیة فرصة عمرک فلا تضعها۔

”عرب ممالک کا تمہارا سفر تمہارے لیے ایک گولڈن چانس ہے اس کو ضائع

مت کرو!“

● [فَضْلًا عَنِ ...]

چھ جائے کہ.....

لا أمتلک بیتاً لی فضلاً عن السیارة۔

”میرے پاس اپنا گھر نہیں ہے چھ جائے کہ کار ہو۔“

فارسی میں کہتے ہیں: ”تابہ..... چہ رسد۔“

یہ فارسی تعبیر اردو میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً:

إنی لا أجید اللغة الأردیة فضلاً عن العربیة۔

”میں ابھی ڈھنگ سے اردو نہیں جانتا ہوں تابہ عربی چہ رسد۔“

● [فَوْقَ الطَّاقَةِ]

طاقت سے باہر، بس سے باہر

العمل فی اکثر من جامعة أمر فوق طاقتی۔

”ایک سے زیادہ جامعات میں (بہ یک وقت) کام کرنا میری طاقت سے

باہر ہے۔“

● [فِي إِطَارِ ...]

..... کے دائرے میں، ..... کے تحت

عليك أن تدبر أمور حياتك في إطار ما هو متاح لك من  
الإمكانات۔

”جو مواقع تمھیں میسر ہیں انہیں کے دائرے میں تم اپنی زندگی کے معاملات  
طے کرو!“

● [في أعقاب....]

اس کے فوراً بعد

ارتفع سعر البترول في أعقاب حرب الخليج۔  
”خلیجی جنگ کے فوراً بعد پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔“

● [في ثوب جديد]

نئی آن بان کے ساتھ

ظہرت الهند بعد الاستقلال في ثوب جديد۔  
”آزاد ہونے کے بعد ہندوستان ایک نئی آن بان کے ساتھ ظاہر ہوا۔“

● [في جعبته]

ترکش میں

عموماً یہ تعبیر شہ نقصان، مکر اور فریب کے معاملات کے لیے آتی ہے۔ مثلاً:  
جاء وزير الخارجية الأمريكية إلى المنطقة و في جعبته  
أفكار جديدة۔ (مت ۴۷)  
”اپنے ترکش میں بہت سے نئے تیر لے کر امریکی وزیر خارجہ اس علاقے میں  
آئے۔“

لا يزال في جعبة أمريكا الكثير للعالم الإسلامي۔  
”ابھی امریکہ کے ترکش میں عالم اسلام کے لیے بہت کچھ ہے، یعنی عالم اسلام  
کو نقصان پہنچانے کا بہت سامان ہے۔“

● [فِي جُنْحِ اللَّيْلِ]

رات کی تاریکی میں، رات کے سائے میں

تسلل اللصوص إلى البلدة في جنح الليل، و استولوا على  
كثير من ممتلكات أهلها۔

”رات کی تاریکی میں چور شہر میں گھس آئے اور شہر والوں کے بہت سے سامان  
پر قبضہ کر لیا۔“

● [فِي حَدِّ ذَاتِهِ]

اپنے آپ میں، دراصل

اللغة الأردية في حد ذاتها لغة هندية۔  
”اُردو زبان دراصل ایک ہندوستانی زبان ہے۔“

● [فِي خَنْدَقٍ وَاحِدٍ]

ایک ہی کشتی کے سوار، ایک ہی مصیبت میں گرفتار

العالم الإسلامي كله في خندق واحد، و لا سبيل أمامه إلا  
الاتحاد۔

”پورا عالم اسلام ایک ہی کشتی کا سوار ہے، (لہذا) اس کے لیے سوائے متحد  
ہونے کے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔“

● [فِي ذِمَّةِ اللَّهِ]

انتقال کے خبر کی سرخی

العالم الجليل الشيخ متولي الشعراوي في ذمة الله۔  
”عظیم عالم دین حضرت شیخ متولی شعراوی انتقال فرما گئے۔“

● [فِي سَلَّةٍ وَاحِدَةٍ]

ایک ہی طرح کی، ایک ہی پھیلی کے چٹے بٹے



المشاكل كلها في سلة واحدة، ولا بد من معالجتها معا۔  
 ”تمام مشکلیں ایک ہی کی طرح کی ہیں، ان سب سے ایک ساتھ نبٹنا ضروری ہے۔“

● [في عقر داره]

اس کے گھر میں گھس کر

لقد أهانت أمريكا العالم العربي في عقر داره بغزوها  
 للعراق۔

”امریکا نے عراق پر حملے کے ذریعے عربوں کے گھر میں گھس کر ان کی اہانت  
 کی ہے۔“

● [في غمضة عين]

بہت تیزی سے، پلک جھپکتے، دیکھتے دیکھتے

أنهار المنزل في غمضة عين۔

”گھر دیکھتے دیکھتے ڈھے گیا/ گر گیا۔“

● [في قارب واحد]

ایک ہی کشتی کے سوار، ایک جیسی مصیبت میں گرفتار

ما يصيب بلداً عربياً يصيب البلاد العربية الأخرى، فنحن

جميعاً في قارب واحد۔ (مت: ۴۲۲)

”کسی عرب ملک کو جو نقصان پہنچتا ہے اس کا اثر دوسرے عرب ممالک کو بھی ہوتا

ہے کیوں کہ ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔“

● [في لمح البصر / البرق]

پلک جھپکتے میں

في لمح البصر هجمت على اللص و شللت حركته۔

”پلک جھپکتے میں میں نے چور پر حملہ کیا اور اس کو بے دست و پا کر دیا۔“

قرآن کریم میں ہے:

وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ - (القدر: ۵۰)  
 ”اور ہمارا حکم تو یک بارگی واقع ہو جاتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔“

● [فِيمَا أَعْتَقَدَ]

جہاں تک میں سمجھتا ہوں

المدارس الإسلامية الهندية. فيما اعتقد. أخذت طريقها  
 إلى الأمام.

”جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہندوستان کے مدارس اسلامیہ بھی اب ترقی کی راہ  
 پر گامزن ہو چکے ہیں۔“

● [فِي مَوْقِفٍ لَا يُحْسَدُ عَلَيْهِ]

برے حالوں میں

المسلمون الآن في موقف لا يحسدون عليه، خاصة بعد  
 احتلال أفغانستان و العراق.

”مسلمان اس وقت بہت برے حال میں ہیں، خاص کر افغانستان اور عراق پر  
 قبضے کے بعد۔“

● [فِي نِهَائِيَةِ الْمَطَافِ]

آخر کار، انجام کار

لأبداً إن ينتصر الحق في نهاية المطاف.

”آخر کار حق ہی کو فتح یاب ہونا ہے۔“

● [فِي هَذَا / بِهَذَا الصَّدَدِ]

اس معاملہ میں، اس مسئلہ میں، اسی سلسلے میں، اس بارے میں

و في هذا الصدد أود أن أتبه إلى أن الإسلام ليست له

علاقة مع الإرهاب۔

”اسی سلسلے میں میں آپ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ مذہب اسلام کا وہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“

## ﴿ق﴾

● [قَبْلَ فَوَاتِ الْأَوَانِ]

دیکھیے: بَعْدَ فَوَاتِ الْأَوَانِ

● [قَلْبُهُ أَبْيَضٌ]

اس کا دل حق و حسد سے پاک ہے، پاک باطن ہے

قلب أحمد أبيض و هو دائماً يحسن إلى الآخرين۔

”احمد کا دل صاف ہے / حق و حسد سے پاک ہے / وہ پاک طینت ہے اور ہمیشہ

دوسرے کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔“

● [قَلْبُهُ أَسْوَدٌ]

بہت گناہ گار، بہت برا آدمی، سیاہ قلب

هذا الرجل قلبه أسود، وإن كان وجهه لا ينبئ بذلك۔

”یہ شخص سیاہ قلب ہے اگرچہ اس کے چہرے سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے۔“

● [قَلْبُهُ حَدِيدٌ]

بہت بہادر ہے

الجندي قلبه حديد، و على استعداد دائماً لخوض المعارك۔

”سپاہی بہت بہادر ہے اور معرکے میں کودنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔“

## ● [قَمِيصُ عُثْمَانَ]

کوئی ایسا وسیلہ یا ذریعہ جو بہ ظاہر اچھا ہو، مگر بہ باطن اس سے مذموم مقاصد

مطلوب ہوں

ابن اثیر نے لکھا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خون آلود قمیص ہاتھ میں لے کر خطبہ دیا اور لوگوں کو حضرت عثمان کے قصاص کے مطالبے کے لیے آمادہ کیا، جب کہ اس سے در پردہ ان کا مقصد خلافت کا حصول تھا۔

(اکامل: ج ۳/ ص ۱۰۴/ ۹۸، بہ حوالہ مت: ۴۴۲)

اسی واقعہ سے متاثر ہو کر ”قمیص عثمان“ ایسے وسیلے کے لیے ایک اصطلاح بن گئی جس میں ظاہر کچھ ہو، مگر بہ باطن کچھ اور مقصود ہو۔ (دیکھیے: مقدمہ ص ۶۴)

الغرب جعل من صدام حسين و نظامه الديكتا توري

قیمص عثمان للسيطرة على العراق و منطقة الخليج العربي۔  
”مغرب نے صدام حسین اور ان کے ڈکٹیٹر شپ کے نظام کو عراق اور خلیج عربی پر قبضہ کرنے کا بہانہ بنایا۔“

## ● [قَيْدُ اَنْمَلَةٍ / شَعْرَةٍ]

ذره برابر، ایک انچ بھی

لَمْ يَتَّحَوْلْ عَنْ رَأْيِهِ قَيْدُ اَنْمَلَةٍ۔

”وہ اپنی رائے سے ایک انچ بھی نہیں ہلا۔“

## ● [قُطْبُ الرَّحَى]

کسی بات کا سب سے اہم پہلو

مسئلة الإمامة هي قطب الرحى في عقائد الشيعة۔

”مسئلہ امامت؛ یہی شیعوں کے عقائد کا سب سے اہم پہلو ہے۔“

﴿ ک ﴾

● [كَبْشَةُ فِدَاءٍ]

قربانی کا بکرا، بلی کا بکرا

صدام حسین ہو کیش الفداء الذي تقدم أمريكا إلى العالم لتخفي ما تدبره ضد المسلمين۔

”صدام حسین تو دراصل ایک قربانی کا بکرا ہیں جن کو امریکہ دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے، تاکہ مسلمانوں کے خلاف وہ جو سازش کر رہا ہے اس پر پردہ ڈال سکے۔“

● [كَذِبَةٌ بَيِّنَةٌ]

مصلحت آمیز جھوٹ، بے ضرر جھوٹ (اُردو میں ”سفید جھوٹ“ کا معنی ہے: مجھض جھوٹ)

أراد الولد أن ينجو من العقاب على الكذب فقال إنها كذبة

بيضاء يا أبي۔ (مت: ۲۴۸)

”لڑکے نے جھوٹ کی سزا سے بچنے کے لیے اپنے والد سے کہا کہ یہ تو بے

ضرر جھوٹ ہے۔“

● [كُلُّ مَنْ هَبَّ وَدَبَّ]

ہر ایرا غیرا

أصبح الدين حرفة من لا حرفة له، يتحدث عنه كل من

هَبَّ وَدَبَّ۔

”جس کا کوئی کام نہیں ہے اس نے دین کو پیشہ بنا لیا ہے اور دین کے بارے

میں ہر ایرا غیرا اپنی رائے پیش کر رہا ہے۔“

## ﴿ل﴾

## ● [لَا أَصْلَ لَهُ وَلَا فَضْلَ]

۱- اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، بے وزن ہے، بے اصل ہے  
ما تقوله أمريكا عنا لإرهاب لدى المسلمين لا أصل له ولا  
فضل، و هو مجرد افتراء۔

”مسلمانوں کی دہشت گردی کے بارے میں امریکہ جو کچھ بھی کہ رہا ہے اس  
کی کوئی حقیقت نہیں ہے، یہ محض افتراء ہے۔“

۲- عزت و شرافت اور حسب نسب کے اعتبار سے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے

ترفض العائلات تزويج بناتها بمن لا أصل له ولا فضل۔

(مت: ۲۵۷)

”خاندان ایسے لوگوں کے ساتھ اپنی بیٹیوں کی شادی سے انکار کر دیتے ہیں جن

کا کوئی حسب نسب نہ ہو۔“

## ● [لَا بَأْسَ بِهِ]

۱- مناسب ہے، ٹھیک ہے (کیفیت کے لیے)

هذا النوع من القماش لا بأس به۔

”یہ کپڑا مناسب ہے۔ یعنی اس میں کوئی عیب بھی نہیں ہے اور بہت عمدہ بھی

نہیں ہے۔“

۲- اچھا خاصہ (کمیت اور مقدار کے لیے)

حقوق التلميذ ۷۰٪ من المجموع، و هي نسبة لا بأس بها۔

(مت: ۲۵۸)

”طالب علم نے ۰۷۰ فی صد نمبر حاصل کیے، یہ اچھا خاصا تناسب ہے۔“

● [لا طائل من وراءه]

اس کا کوئی فائدہ نہیں

إن كنت غير مقتنع بما أقول فلا طائل من وراءه حتى وإن كنت على الحق۔

”جو کچھ میں کہ رہا ہوں اگر تم اس سے مطمئن نہیں ہو تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں، اگرچہ میں حق پر ہی کیوں نہ ہوں۔“

● [لا غبار عليه]

بے عیب ہے، بے غبار ہے، ٹھیک ہے

كلامك في الأوضاع الراهنة لا غبار عليه۔

”موجودہ حالات کے بارے میں تمہاری بات درست ہے/ٹھیک ہے/بے

غبار ہے۔“

● [لا في العير ولا في النفير]

بے اہمیت، بے وزن، کسی کھاتے میں نہیں، کسی قابل نہیں

كثير من الناس يدعون البطولة وهم لا في العير ولا في

النفير۔ (مت: ۴۶۱)

”بہت سے لوگ اپنی بہادری کی ڈینگیں مارتے ہیں، حالاں کہ وہ کسی قابل نہیں

ہوتے۔“

● [لا محل له من الاعراب]

بے موقع، بے محل، اس کے وجود کا کوئی جواز نہیں ہے

وجود الكوبري في هذه المنطقة لا محل له من الاعراب۔

(مت: ۴۶۲)

”اس علاقے میں اس پل کا کوئی موقع محل نہیں ہے۔“

إسرائيل جملة لا محل لها من الإعراب بين الدول العربية.  
”عرب ممالک کے درمیان اسرائیل کے وجود کا کوئی جواز نہیں ہے۔“

● [لَا نَاقَةَ لَهُ وَ لَا جَمَلٍ فِي .....]

(فلاں کام میں) اس کا کوئی فائدہ نہیں، کوئی لینا دینا نہیں

كم من الناس قد مات في الحرب، و لم تكن له فيها ناقة و

لا جمل۔

”جنگ میں کتنے لوگ مارے گئے، حالاں کہ جنگ سے ان کا کوئی لینا دینا

نہیں تھا۔“

● [لَبِنُ الْعُصْفُورِ]

عنقا، ہتھیلی پر سرسوں، وہ چیز جس کا حصول ناممکن ہو

آمالك كلبن بالعصفور لا يمكن تحقيقها۔

”تمھاری یہ آرزوئیں ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے مترادف ہیں، جن کا پورا ہونا

ممکن نہیں ہے۔“

● [لُغَةُ الْجَسَدِ]

باڈی لینگویج، ہاؤ بھاؤ

احتلت لغة الجسد مكانا بارزا في الدراسات اللغوية

الحديثة۔ (م: ۱۷۷۲)

”جدید لغوی تحقیقات میں باڈی لینگویج نے بھی ایک نمایاں مقام حاصل کر لیا ہے۔“

● [لَيْسَ لَهُ الْمَدَى]

اس کی کوئی حد نہیں

أمنياتك في المستقبل ليس لها المدى۔



”مستقبل کے بارے میں تمہاری تمناؤں کی بھی کوئی حد نہیں۔“

● [لَيْلَهَا كَنَهَارَهَا]

بہت واضح، صاف ستھرا، چمک دار (جس کی رات بھی دن کی طرح ہے)  
حدیث پاک میں ہے:

قد تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها  
بعدي إلا هالك۔

(سنن ابن ماجہ: باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين)

”میں تمہیں بہت واضح / چمک دار شریعت پر چھوڑ رہا ہوں (گویا جس  
کی رات بھی دن کی مانند ہے) میرے بعد اس سے جو بھی بہکے گا وہ ہلاک  
(گم راہ) ہوگا۔“



● [مِائَةٌ وَ ثَمَانُونَ دَرَجَةً]

ایک سو اسی ڈگری

۱- کوئی شخص اپنے سابقہ موقف سے بالکل مختلف موقف اختیار کر لے

العقيد القذافي تراجع عن موقفه حول البرنامج النووي  
مائة و ثمانين درجة۔

”کرنل قذافی اپنے ایٹمی پروگرام کے بارے میں ایک سو اسی ڈگری پیچھے ہٹ  
گئے (یعنی بالکل برعکس موقف اختیار کر لیا)۔“

۲- کسی معاملے میں زبردست اختلاف رائے ہوا

اختلفت الآراء في هذه القضية مائة وثمانين درجة۔

(م: ۳۸۴)

”اس مسئلے میں زبردست اختلاف رائے ہوا۔“

● [مُتْرَامِيَّةُ الْأَطْرَافِ]

کثیر الجہات، کثیر الحیثیات

شخصیة الإمام الغزالي كانت مترامية الأطراف في العلوم۔

”علوم و فنون میں امام غزالی کثیر الجہات شخصیت کے مالک تھے۔“

● [مَثْوَاهُ الْأَخِيرُ]

قبر، آخری ٹھکانہ

التراب هو المثوى الأخير للبشر مهما طال بهم العمر۔

”انسان کی عمر خواہ کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو آخر کار اس کا آخری ٹھکانا مٹی ہی ہے۔“

● [مَحَطُّ الْأَنْظَارِ]

مرکز نگاہ، مرکز توجہ

صار أحمد محط أنظار الطلاب و الأساتذة منذ فاز في

المسابقة الدولية لحفظ الحديث۔

”جب سے احمد حفظ حدیث کے عالمی مقابلے میں کامیاب ہوا ہے طلبہ اور

اساتذہ کا مرکز توجہ بن گیا ہے۔“

● [مِخْلَبُ قَطْ]

وسیلہ یا ذریعہ جو کسی کو ڈرانے کے لیے استعمال کیا جائے

أردو میں اس کو ”ہوا“ کہتے ہیں۔ مثلاً فلاں چیز کو ہوا بنا کر پیش کیا۔

أمريكا تستعمل إسرائيل كمخلب قط ضد العرب۔

(م: ۳۹۱)

”امریکہ عربوں کے خلاف اسرائیل کو ہوا بنا کر پیش کرتا ہے۔“

● [مَسْأَلَةُ حَيَاةٍ أَوْ مَوْتٍ]

زندگی و موت کا مسئلہ

قضية فلسطين بمثابة مسألة حياة أو موت بالنسبة لنا

جميعاً۔

”فلسطين کا معاملہ ہم سب کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔“

● [مَسْقَطُ الرَّأْسِ]

جائے پیدائش

يحن الإنسان إلى مسقط رأسه دائماً مهما طال به العمر

بعيداً عنه۔

”انسان ہمیشہ اپنی جائے پیدائش کا اشتیاق رکھتا ہے خواہ اس سے دور وہ کتنی ہی

عمر گزار لے۔“

● [مَشْدُودُ الْأَعْصَابِ]

حیران و پریشان، الجھن کا شکار

لا تناقش مع أحد و أنت مشدود الأعصاب، و إلا تتحول

المناقشة إلى مشادة۔

”جس وقت تم ذہنی الجھن کا شکار ہو ایسے وقت کسی سے بحث میں مت پڑو،

ورنہ بحث سخت کلامی/جھڑپ میں تبدیل ہو جائے گی۔“

● [مُعَلَّقُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ]

کہیں کا نہیں، نہ گھر کا نہ گھاٹ کا

لقد ترك الرجل زوجته معلقة بين السماء و الأرض، فلا

هو طلقها، ولا هو عاش معها۔

”اس آدمی نے اپنی بیوی کو کہیں کا نہ چھوڑا، نہ طلاق ہی دیتا ہے اور نہ اس کے

ساتھ رہتا ہے۔“

### ● [مُفْتَرِقُ الطَّرِيقِ]

ایسی صورت حال جہاں یہ طے کرنا مشکل ہو کہ کون سا راستہ اختیار کیا جائے، دورا ہا

أَصْبَحَتِ الْأُمَّةَ الْعَرَبِيَّةَ هَذِهِ الْأَيَّامِ فِي / عَلَى مُفْتَرِقِ الطَّرِيقِ،

أَمَّا أَنْ تَقِفَ مَعَ أَمْرِيكَ أَوْ مَعَ الْعِرَاقِ أَوْ أَنْ تَجْلِسَ مَشَاهِدَةً۔

”ان دنوں عرب ایک دورا ہے پر کھڑے ہیں، وہ امریکا کا ساتھ دیں یا عراق

کا، یا پھر محض تماشہ دیکھیں۔“

### ● [مِنْ الْآنِ فَصَاعِدًا]

اس وقت سے، آج کے بعد سے، آئندہ سے

اعتبر العلاقات بيني و بينك مقطوعة من الآن فصاعداً،

فلا تحاول الاتصال بي ثانية۔

”سمجھ لو کہ آج سے میرے اور تمہارے درمیان تعلقات منقطع ہیں، اب آئندہ

مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا۔“

### ● [مِنْ تَلْقَاءِ نَفْسِهِ]

اپنی طرف سے، من گھڑت

قرآن کریم میں ہے:

قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تَلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ اتَّبَعُ إِلَّا مَا

يُوحَى إِلَيَّ۔ (یونس: ۱۵)

”(اے نبی!) آپ کہہ دیں کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اسے (قرآن کو)

اپنی طرف سے بدل دوں، میں تو فقط اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری

طرف وحی کی جاتی ہے۔“

۲- خود بہ خود، اپنے آپ

قبل ان اتحدث إليه قام هو من تلقاء نفسه و اعتذر إلى۔  
”اس سے پہلے کہ میں اُس سے کچھ کہتا وہ خود بہ خود اُٹھا اور مجھ سے معذرت  
کر لی۔“

التقدم لا يحدث من تلقاء نفسه، بل لا بد من بذل جهد في  
سبيله۔ (مت: ۵۱۸)

”ترقی اپنے آپ نہیں ہو جاتی / اٹل جاتی، بل کہ اس کی خاطر جدوجہد کرنا ہوتی ہے۔“

● [مِنْ رَأْسِهِ إِلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ]

۱- سر سے پیر تک (گہری نظر سے جائزہ لینا)

نظر شرطي إلى اللص من رأسه إلى أخمص قدميه۔

(مت: ۵۱۹)

”پولس مین نے سر سے پیر تک چور کا جائزہ لیا۔“

۲- سراپا، سرتاپا (کسی وصف وغیرہ میں)

هذا الرجل كريم من رأسه إلى أخمص قدميه۔

”یہ شخص سراپا / سرتاپا کریم النفس ہے۔“

۳- روٹکار و نکٹا، بال بال

تورط خالد في المشاكل من رأسه إلى أخمص قدميه۔

”خالد کار و نکٹا روٹکار مصیبتوں میں پھنسا ہے / بال بال مشکلوں میں جکڑا ہوا ہے۔“

● [المنظارُ الأسود]

منفی نظر، تعصب کی عینک

لا تنظر إلى الحياة بمنظار أسود (بنظارة سوداء) فالحياة

جميلة و تستحق أن نحياها۔

”زندگی کو منفی نظر سے مت دیکھو، زندگی خوب صورت ہے اور اس بات کی مستحق ہے کہ اس کا لطف لیا جائے۔“

● [مِنْ كُلِّ صَوْبٍ وَحَدْبٍ]

دور و نزدیک سے، ہر چہار جانب سے، گوشے گوشے سے

يَأْتِي الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَكَّةَ الْمَكْرَمَةِ مِنْ كُلِّ حَدْبٍ وَ صَوْبٍ  
لِزِيَارَةِ بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ۔

”بیت اللہ کی زیارت کے لیے دنیا کے گوشے گوشے سے لوگ مکہ مکرمہ حاضر

ہوتے ہیں۔“

● [مِنْذُ نَعُومَةٍ أَظْفَارِهِ]

نچ پن سے

كان خالد ذكياً و مؤدباً منذ نعومة أظفاره۔

”خالد نچ پن ہی سے ذہین اور باادب تھا۔“

● [مِنْ وِزَاءِ سِتَارٍ]

پردے کے پیچھے چھپ کر، پیٹھ پیچھے سے

تعال نتحدث بشكل مباشر، و دعك من الحديث من وراء ستار۔

”آؤ! آئے سامنے بیٹھ کر بات کر لیں اور یہ پیٹھ پیچھے باتیں بنانا چھوڑو!“

● [مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ]

پیچھے سے (حملہ کرنا) غفلت میں، پیٹھ پیچھے سے

هذا جاري يمدحني في وجهي و يسئ إلي من وراء

ظھري۔

”یہ میرا پڑوسی میرے سامنے میری تعریف کرتا ہے اور پیٹھ پیچھے میرے ساتھ

بزائی کرتا ہے۔“

## ﴿ن﴾

● [نَاطِحَةُ / نَاطِحَاتُ السَّحَابِ]

فلک بوس (بہت اونچی عمارت، کئی منزلہ عمارت)

(Sky Scrappers)

کثرت ناطحات السحاب فی شتی مدن الہند۔  
 ”ہندوستان کے مختلف شہروں میں اب فلک بوس عمارتیں کثیر تعداد میں ہو

گئی ہیں۔“

● [نَصِيبُ الْأَسَدِ]

وافرحصہ، بڑا حصہ

حاز خالد نصيب الأسد في علوم الحديث۔

لہ نصیب الأسد فی علوم الحدیث۔

”علوم حدیث میں خالد کو وافر حصہ ملا ہے۔“

● [نُقْطَةُ التَّحَوُّلِ]

Turning Point

كان سفري إلى الأزهر الشريف نقطة تحول كبرى في

حیاتی۔

”ازہر شریف کا میرا سفر گویا میری زندگی کا ایک اہم ٹرننگ پوائنٹ ہے۔“

● [نُقْطَةُ فِي الْبَحْرِ]

ایک قطرہ، بہت تھوڑا سا، اونٹ کے منہ میں زیرہ

كل ما حصله البشر من معرفة هو مجرد نقطة في بحر۔  
 ”انسان نے جو کچھ بھی علم و معرفت حاصل کی ہے وہ تو محض ایک قطرہ ہے۔“

[نَوْمٌ أَهْلُ الْكَهْفِ]

گہری نیند، گھوڑے بیچ کر سونا

حاولت كثيراً أن أوقظه، و لكنه كان ينام نوم أهل الكهف۔  
 ”میں نے اس کو بیدار کرنے کی بہت کوشش کی، مگر وہ بہت گہری نیند میں تھا۔“



● [هَرَجَ مَرَج]

افراتفری، اضطراب

عند ما أطلقت الشرطة الغازات المسيلة للدموع ساد  
 الجمع هرج و مرج، و تفرق الناس بعدها۔  
 ”جب پولس نے آنسو گیس کے گولے چھوڑے تو بھیڑ میں افراتفری مچ گئی اور  
 اس کے بعد مجمع منتشر ہو گیا۔“

● [هَمْزَةٌ وَصَل]

دولوگوں کے درمیان صلح کروانے والا آدمی

الرجل الصالح يكون همزة وصل بين المتخاصمين۔  
 ”نیک آدمی دو لڑائی کرنے والوں کے درمیان ہمزة وصل کا کردار ادا کرتا ہے/  
 صلح کرواتا ہے۔“





● [وَاسِعُ الْأَفْقِ]

وسیع النظر، بلند نظر، کشادہ قلب

إن محموداً واسع الأفق، و لكن مع ذلك يضيق صدره بما  
يقوله الآخرون أحياناً۔

”یوں تو محمود وسیع النظر ہے، مگر کبھی کبھی وہ دوسروں کی باتوں پر تنگ دل ہو

جاتا ہے۔“

● [وَاسِعُ الصَّدْرِ]

کشادہ قلب

كن واسع الصدر حتى يحبك الناس۔

”کشادہ قلب بنو تا کہ لوگ تم سے محبت کریں۔“

● [وَجْهًا لِيُوجِهَ]

آسنے سامنے، منہ در منہ

فلما تحدثت إليه وجهاً لوجه لم يستطع أن ينكر ما قال في

حقى، و اعترف بخطئه۔

”جب میں نے اس سے آسنے سامنے بات کی تو وہ میرے بارے میں کہی ہوئی

باتوں سے انکار نہیں کر سکا اور اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا۔“

● [وَجْهَانِ لِعُمْلَةٍ وَاحِدَةٍ]

ایک ہی سکہ کے دو رخ، ان دونوں میں کوئی فرق نہیں

الإسلام و الحب و جهان لعنلة واحدة۔  
 ”وین اسلام اور محبت یہ ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔“  
 یعنی یہ جدا نہیں ہو سکتے، جہاں اسلام ہوگا وہاں محبت بھی ہوگی

● [وَسَامٌ عَلَى صَدْرٍ.....]  
 (فلاں کے لیے) قابل فخر

خدمة للغة العربية وسام على صدري سأفخر به طالما  
 بقيتُ حياً۔

”عربی زبان و ادب کی خدمت میرے لیے قابل فخر ہے، جب تک زندگی ہے  
 اس پر فخر کرتا رہوں گا۔“

● [وَصَمَّةٌ عَارٍ]

(فلاں کے لیے) باعث شرمندگی، باعث عار، بدنماداغ

ما فعله بعض المتطرفين الهندوس بهدمهم المسجد  
 البابري عام ۱۹۹۱م يعد وصمة عار في جبين الهند۔

”بعض انتہا پسند ہندوؤں نے ۱۹۹۱ء میں بابری مسجد کے انہدام کی صورت میں  
 جو کچھ کیا وہ ہندوستان کی پیشانی پر ایک بدنماداغ ہے/ ہندوستان کے لیے باعث شرم  
 و عار ہے۔“



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

أما بعد،

فهذا كتاب جديد في نوعه، فريد في موضوعه، جمع بين دفتيه قدراً كبيراً من "العبارات الاصطلاحية" العربية مترجمة إلى اللغة الأردنية بما يقابلها من "محاورات" أحياناً، وبما يشرحها من الألفاظ أحياناً أخرى، وهذه "العبارات الاصطلاحية" العربية مشمولة بجمل عربية تطبيقية تبين كيفية استخدامها، والمعنى الذي يمكن أن تؤديه، وهو كما ترى كتاب على قدر كبير من الأهمية، وخاصة لدارسي اللغة العربية من غير أهلها، وربما لم يفطن أحد من قبل إلى فكرة هذا الكتاب، وإن كانت بعض مادته متفرقة في بعض الكتب والبحوث، لكن إخراجها في كتاب، وبهذا الشكل المنهجي المنظم، هو بالتأكيد مما يحمد لمؤلف الكتاب.

و "العبارات الاصطلاحية" أداة هامة وخطيرة من أدوات التعبير في أية لغة من اللغات، وتكمن أهميتها في أننا نستطيع من خلالها أن نضفي على ما نقول قوة وجمالاً، وأن نستغني عن كثير من التطويل والإطناب الذي يصيب المستمع أو القارئ بالملل، ولكن بشرط أن نحسن استخدامها، وأن نتجنب التكلف في إيرادها. أما خطورتها فتكمن في أن "التعبيرات الاصطلاحية" تحتل معنيين؛ المعنى الحقيقي أو القريب، وهو المعنى الذي يكسر ألفاظ "التعبير الاصطلاحية" من الخارج، ويستطيع فهمه من لديه إلمام بسيط باللغة، ولكن هذا المعنى غير مقصود في "التعبير"، والمعنى المجازي أو البعيد، وهو المعنى

الذی یکمن فی داخل "التعبیر الاصطلاحی" ککل، و هو المقصود فی التعبير، و يفهمه أهل اللغة بما یسمى بالحس اللغوی، بینما لا يفهمه من غیر أهل اللغة إلا من درسها جيداً، و مارسها بین أهلها ردهاً من الزمن، و یربط بین المعنی الحقیقی أو القریب من جانب، و المعنی المجازي أو البعید "للتعبیر الاصطلاحی" من جانب آخر خیط دقیق یخلق قدراً من التشارک، و هنا مکمن الخطورة فی استخدام "التعبیرات الاصطلاحیة" فالخطأ فی استخدامها قد یقلب المعنی رأساً علی عقب، و یعود بالضعف علی الأسلوب التعبیری الذ اردنا له أن یکون قویاً بـ "التعبیر الاصطلاحی" الذ اردناه.

و من هنا نستطیع أن ندرك مدى أهمية هذا العمل الذ بین أيدينا، سواء علی مستوى أهل الأردیة الذین یدرسون العربیة، أو حتی علی مستوى أهل العربیة الذین یدرسون الأردیة أيضاً، كما نستطیع أن ندرك مدى الجهد الذ بذله المؤلف الأخ / أسید الحق محمد عاصم القادری فی جمع هذا الجزء الطیب من "التعبیرات الاصطلاحیة" العربیة و ترتیبه و تنظیمه و ترجمته و شرحه و إيراد أمثلة تطبیقیة علیه، و لهذا أسعدنی كثيراً أن یطلب منی المؤلف أن أقوم بمراجعة الكتاب و التقديم له نظراً لأهمية الموضوع من جانب، و لحاجة دارسی العربیة من غیر أهلها إلیه من جانب آخر، و أدعو الله أن یکون هذا العمل مفیداً بقدر ما بذل فیہ من جهد.

هذا و قد أسعدنی التعرف إلی مؤلف الكتاب الأخ / أسید الحق محمد عاصم القادری الهندی الذ یتمی إلی مدینة "بدايون" من إقليم "أترپردیش"، و هی المدینة التي أنجبت کثیرین من كبار العلماء و الشعراء و الأدباء الذین یفخر بهم مسلمو شبه القارة الهند و پاکستانیة،

و نتوقع - إن شاء اللہ - أن ينضم الأخ/أسيد الحق محمد عاصم القادري إلى صفوف هؤلاء العلماء، خاصة و أنه تخرج في قسم التفسير من كلية أصول الدين بجامعة الأزهر الشريف، و حصل على "إجازة الإفتاء" من "دار الإفتاء المصرية" بعد دراسة تخصصية متعمقة على مدار عام كامل، و ربما كان أسيد الحق من بين شعراء "بدايون" المرموقين أيضاً، إذ نما إلى علمي أنه يكتب الشعر، و ينتمي إلى إقليم ربما كانت اللغة الأردنية فيه بمثابة اللغة الأم لأهله، و هو إقليم "أقر بوديش" سابق الذكر. و إن كنت لم أقرأ للأخ أسيد الحق شيئاً من إبداعه الشعر، فإن ذلك يعود إلى حداثة تعرفنا إلى بعضنا البعض من خلال صديقنا العزيز الأخ/حافظ محمد منير الباكستاني، و الذي حصل مؤخراً على درجة "الماجستير" من معهد البحوث و الدراسات العربية بجامعة الدول العربية بالقاهرة.

و أخيراً المؤلف الكتاب تمنيات طيبة، و للمسلمين في الهند التحية و السلام عليكم ورحمة اللہ و بركاته،

دا/إبراهيم محمد إبراهيم

رئيس قسم اللغة الأردنية

كلية الدراسات الإنسانية

جامعة الأزهر - فرع البنات

القاهرة - مصر

يوليو ٢٠٠٤م



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين حمدا دائما طيبا مباركا فيه ملء  
السموات و ملء الأرض و ما بينهما كما ينبغي لجلال وجهه و عظيم  
سلطانه، و الصلاة و السلام على سيدنا محمد و على اله و أصحابه و  
من و الاله.

وبعد:

فإن هذا الكتاب الذّ بين أيدينا كتاب مهم و مفيد، حيث جمع  
مؤلفه فيه قدراً كبيراً من العبارات الإصطلاحية العربية، و ترجمها إلى  
اللغة الأردية دون كلل و ملل، فأتى بالجواهر الثمينة المفيدة، و بذل  
كثيراً من الجهد في جمع هذه التعبيرات الإصطلاحية و ترتيبها و  
فهمها ثم ترجمتها و نقلها إلى اللغة الأردية مع ما في الترجمة من  
مشاق و متاعب.

و الحق فإن مؤلف الكتاب الأخ/ أسيد الحق محمد عاصم  
القادري قد جلس أمامي في دار الإفتاء ليتعلم دروسا في اللغة العربية  
تكون عوناً و سنده في فهم القرآن الكريم و قد استفاد من كثير مما  
كنت أتناوله بالشرح و التفسير لمسائل النحو و الصرف و اللغة و  
الإنشاء و لا شك أن في ذلك عظيم الفائدة لكل من يدرس العلوم  
الإسلامية و يدرسها.

و من خلال تعاملتي مع الأخ أسيد الحق رأيت فيه إقبالا عظيماً  
على العلم النافع الجيد و هذا شأن أمثاله ممن يتعلمون علوم التفسير

و الحدیث و الفقه رغبة في اكمال أدواتهم وسعة إطلاعهم و قلة أخطائهم.

أدعو الله تعالى للأخ الكريم / أسيد الحق أن يكون كتابه هذا خطوة على الطريق، و أن ينتفع به و بعلمه في كل مكان و زمان. مع خالص أمنياتي الطيبة، و دعواتي الصادقة.

عصام عيد فهمي أبو غريبة

أستاذ بقسم النحو و الصرف و العروض

بكلية دار العلوم جامعة القاهرة

٢٠٠٨ / ١٢ / ٢٥



## مصنف ایک نظر میں

نام :	أسید الحق محمد عاصم قادری عثمانی
پیدائش :	مولوی محلہ بدایوں (یوپی)، ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ / ۶ مئی ۱۹۷۵ء
والد گرامی :	حضرت شیخ عبدالحمید محمد سالم قادری
جد محترم :	حضرت مفتی عبدالقدیر قادری بدایونی ابن تاج الفحول مولانا عبد القادر قادری بدایونی ابن مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی

## تعلیم:

- حفظ قرآن
- فاضل درس نظامی
- الاجازة العالیة، شعبہ تفسیر و علوم قرآن، جامعۃ الازہر الشریف، مصر
- تخصص فی الافقاء، دار الافقاء المصریة، قاہرہ، مصر
- ایم اے علوم اسلامیہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی
- مشاغل:
- تدریس ● تبلیغ ● تحقیق ● تصنیف
- خادم التدریس مدرسہ عالیہ قادریہ، بدایوں
- ڈائریکٹر الازہر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، بدایوں



## قلمی خدمات:

تقریباً پچاس سے زیادہ مقالات و مضامین ہندو پاک کے مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔

## تالیفات:

① حدیث افتراقِ امت؛ تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں

② قرآن کریم کی سائنسی تفسیر؛ ایک تنقیدی مطالعہ

③ احادیث قدسیہ: اردو، ہندی، انگلش، گجراتی

④ اسلام، جہاد اور دہشت گردی

⑤ اسلام اور خدمتِ خلق

⑥ عربی محاورات

⑦ تحقیق و تفہیم: مجموعہ مقالات

⑧ خامہ تلاشی: تنقیدی مضامین

⑨ اسلام ایک تعارف: انگلش، ہنری، مراٹھی

⑩ خیر آبادیات

## ترتیب و تقدیم:

① تذکرہ ماجد

② خطباتِ صدارت: مولانا مفتی عبدالقدیر قادری بدایونی

③ مثنوی غوثیہ: مولانا مفتی عبدالقدیر قادری بدایونی

④ علومِ حدیث

⑤ مولانا فیض احمد بدایونی: پروفیسر محمد ایوب قادری

⑥ ملتِ اسلامیہ کا ماضی، حال، مستقبل: مولانا حکیم عبدالقیوم قادری بدایونی

⑦ رگارشاتِ محبت احمد: مولانا محبت احمد قادری بدایونی

- باقیات ہادی: مولانا محمد عبد الہادی القادری بدایونی
- احوال و مقامات: مولانا محمد عبد الہادی القادری بدایونی
- مولود منظوم مع انتخاب نعت و مناقب: مولانا فضل رسول بدایونی
- مفتی لطف بدایونی؛ شخصیت اور شاعری
- ترجمہ، تخریج، تحقیق (عربی سے):
- مناصحة فی تحقیق مسائل المصافحة: مولانا عبد القادر بدایونی
- الکلام السدید فی تحریر الاسانید: مولانا عبد القادر بدایونی
- ترجمہ، تخریج، تحقیق (فارسی سے):
- اِحراق حق: مولانا فضل رسول بدایونی
- اکمال فی بحث شد الرحال: مولانا فضل رسول بدایونی
- حرز معظم: مولانا فضل رسول بدایونی
- اختلافی مسائل پر تاریخی فتویٰ: مولانا فضل رسول بدایونی
- مکاتیب فضل رسول: مولانا فضل رسول بدایونی
- رد و انقض: مولانا عبد القادر بدایونی
- تحفہ فیض: مولانا عبد القادر بدایونی
- تسہیل و تخریج:
- عقیدہ شفاعت: مولانا فضل رسول بدایونی اردو، ہندی، گجراتی
- طوابع الانوار (تذکرہ فضل رسول): مولانا انوار الحق عثمانی بدایونی
- فصل الخطاب: مولانا فضل رسول بدایونی



صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان

## ادارہ کی قابل مطالعہ کتب

240	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مفتی محمد ہاشم خان العطاری	مطلع القمرین فی ابانہ سبقة العمرین افضلیت ابو بکر و عمر (تقدیم و تحقیق و تخریج و تحشیہ)	-۱
110	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	تعلیقاتِ رضا (ارشاد الساری پر اعلیٰ حضرت کے حواشی)	-۲
40	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مولانا محمد منزل رضا قادری عطاری	الهدایة المبارکة فی خلق الملائکة فرشتوں کی پیدائش (تحقیق و تخریج و تحشیہ مع ترجمہ عربی عبارات)	-۳
100	مولانا مفتی شریف الحق امجدی	اسلام اور چاند کا سفر	-۴
160	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	احکام تعویذات مع تعویذات کا ثبوت	-۵
40	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	احکام عمامہ مع سبز عمامہ کا ثبوت	-۶
40	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	احکام داڑھی مع وجوب داڑھی پر دلائل	-۷
40	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	احکام لقمہ مع احادیث سے لقمہ کا ثبوت	-۸
70	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	احکام میلاد النبی ﷺ مع افعال میلاد کا ثبوت	-۹
70	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	حکومت رسول اللہ ﷺ کی	-۱۰
200	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	تلخیص فتاویٰ رضویہ (جلد ۵)	-۱۱
240	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	تلخیص فتاویٰ رضویہ (جلد ۶)	-۱۲
240	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	تلخیص فتاویٰ رضویہ (جلد ۷)	-۱۳
220	مفتی محمد ہاشم خان العطاری	تلخیص فتاویٰ رضویہ (جلد ۸)	-۱۴
220	مولانا اسیر الحق محمد عاصم قادری	عربی محاورات مع ترجمہ و تعبیرات	-۱۵
90	مفتی محمد اطہر عطار الہدنی	موبائل فون شریعت کے آئینے میں	-۱۶
60	مفتی محمد انس رضا العطاری	مزار اور مندر میں فرق	-۱۷

